4 SHAN-E-SIDDHARTH
URDU DAILY SIDDHARTH NAGAR
Saturday 27 June 2020
روزنامہ "شان سدھارتھ" کا خصوصی ضمیمہ بہ موقع عرس تاج الشریعہ علیہ الرحمہ
شان سدھارتھ SHAN-E-SIDDHARTH

اداریہ

تاج الشریعہ: جہان علوم ومعارف

فروری کا مہینہ تھا، سردی اپنے اختتام کی جانب رواں دواں تھی، فضا میں ہلکی ہلکی دھند خوش گوار موسم کی نوید لے کر آرہی تھی، لوگ دھیمی دھیمی دھوپ کا مزہ لے رہے تھے، ماحول پر ایک عجیب سا رنگ چڑھ رہا تھا، اتنے میں آیتے من آیات اللہ معجزہ من معجزات رسول اللہ، عظیم البرکت، مجدد دین وملت، امام عشق ومحبت، حامی سنت، ماحی بدعت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے خانوادے سے ایک گل سرسبد کے تولد کی نوید جاں فزا آئی، جس کے حسن وجمال سے آنکھیں خیرہ ہورہی تھیں، کشادہ پیشانی ابروے خم دار، متوسط ناک، رخسار پر جیسے چاندنی کا غازہ مل دیا گیا ہو۔

بالائے سرش زہوش مندی ... می تافت ستارۂ بلندی

ہر طرف خوشی کے نغمے بکھر رہے تھے، قطب الاقطاب، تاج دار اہل سنت، جانشین اعلیٰ حضرت، سرکار مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لبہائے ناز پر تبسم مچل رہا تھا اور کیوں نہ ہو آج ان کے یہاں ایسے نواسے کی جلوہ گری ہوئی تھی جس کی ضوفشانی سے پورا عالم عرب وعجم منور ہونے والا تھا جس کی ضیا پاش کرنوں سے ظلمت کدوں کا خاتمہ ہونے والا تھا اس ہونہار شہزادے کا اصلی نام محمد اسمٰعیل رضا اور عرفی نام محمد اختر رضا رکھا گیا، محمد کے نام پر عقیقہ ہوا، جس کو آج دنیا "وارث علوم اعلیٰ حضرت"، "جانشین مفتی اعظم ہند"، "فخر ازہر"، "قاضی القضاۃ فی الہند"، "تاج الشریعہ" اور "علامہ ازہری میاں" (علیہ الرحمہ) کے نام نامی اسم گرامی سے جانتی اور پہچانتی ہے۔

جب آپ کی عمر شریف ۴؍ سال ۴؍ مہینہ ۴؍ دن کی ہوئی تو سرکار مفتی اعظم ہند نے علما طلبہ کی دعوت فرمائی اور اس کل کی بسم اللہ خوانی کرائی، دھیرے دھیرے وہ نومولود پودا ایک شجر سایہ دار کی صورت اختیار کر رہا تھا، شباب کی دہلیز پر قدم رکھتے رکھتے سب کے دلوں پر اپنا علمی دبدبہ قائم کر چکا تھا۔

علوم عقلیہ ونقلیہ سے فراغت کے بعد دنیائے اسلام کی مشہور ومعروف یونی ورسٹی جامعہ ازہر مصر سے فارغ اور صرف فارغ التحصیل ہی نہیں بلکہ ایسے فارغ التحصیل ہوئے تھے جس پر جامعہ کو خود ناز تھا، وہ وہاں بھی اپنا سکہ جما چکے تھے، آخر وہ دن بھی آیا کہ جامعہ ازہر کے ارباب حل وعقد نے "فخر ازہر" کے ایوارڈ سے بھی نوازا، وہاں سے آپ کی تشریف آوری کے بعد جوں جوں آپ کی عمر شریف آگے بڑھتی گئی آپ کے علم وعرفان، اسرار خود آگاہی، اخلاق وکردار، تبحر علمی اور بردباری روز بروز اضافہ ہوتا گیا، آخر ایک دن دنیا نے تسلیم کر ہی لیا کہ واقعی حضور تاج الشریعہ وارث علوم اعلیٰ حضرت ہیں۔

اخلاق وکردار کا عالم یہ تھا کہ چلتے تو سر جھکائے ہوئے آہستہ آہستہ بولتے تو اس طرح ٹھہر ٹھہر کر کہ مفہوم اچھی طرح واضح ہوجائے، معمولی کپڑے زیب تن فرماتے، ہلکے رنگ کا عمامہ سر پر سجاتے، پیغام اعلیٰ حضرت کو عام کرنے میں حتی المقدور کوشاں رہتے، سکوت فرماتے تو جیسے ایک راز سربستہ ہو، کلام کرتے تو جیسے علم وحکمت کے آبدار موتی جھڑ رہے ہوں، شریعت پر آنچ آنے کی بات آتی تو قہر وجلال کے شعلہ جوالہ اور اپنا جو محل خطر ہوتا تو صبر واستقامت کا جبل شامخ اور عجز وانکساری کا پیکر جمیل نظر آتی جن کی درس گاہ سفر وحضر میں جاری رہتی، لاینحل مسائل کی عقدہ کشائی کے لیے علما کی جماعت ہالہ کیے رہتی جیسے شمع کو پروانوں نے گھیر لیا ہو۔

آپ کثیر التصانیف مصنف بھی ہیں، آپ کے چند مصنفات بطور نمونہ درج ذیل ہیں: "شرعی فیصلہ"، "ٹی وی ویڈیو کا آپریشن"، "حضرت ابراہیم کے والد تارح تھے نہ آزر"، "آثار قیامت"، "فضیلت صدیق اکبر"، "ازہار الفتاوی" اور "حاشیہ بخاری شریف" بنام "تعلیقات ازہری"۔

اللہ نے زبان پر ایسی قدرت عطا فرمائی کہ آپ بے شمار زبانوں پر عبور رکھتے تھے، عالم اسلام کا دورہ فرماتے وقت کبھی فارس میں تو فارسی میں گفتگو فرما رہے ہیں، برطانیہ انگلینڈ جیسے ملکوں میں آپ کی انگریزی بول چال نے وہاں کے پیدائشی افراد کو ہکا بکا کر دیا، اہل عرب آپ کی عربی پر مہارت تامہ دیکھ کر حیران وشش در رہ گئے مزید عربی پر عبور اس قدر تھا کہ فی البدیہہ اشعار فرماتے اور ادا ہوتا تو آپ کی مادری زبان ہی ہو۔

جس سمت آگئے ہیں سکے بٹھا دیے ہیں

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے تاعین حیات **"الحب فی اللہ والبغض فی اللہ"** کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اپنے اہل خانہ، کروڑوں مریدین، معتقدین، متوسلین نیز تمام وابستگان سلسلہ کو اسی کے سایہ تلے رہ کر زندگی گزارنے کا تاکیدی درس دیا۔ ان کی ضیا پاش کرنوں سے پورا عالم منور ہو چکا۔

آخر وہ دن بھی آگیا کہ جس دن اسلام کے اس مقدس شہزادے، مجدد اعظم کی آنکھوں کے تارے، مفتی اعظم کے جگر پارے، مفسر اعظم کے راج دلارے، اہل سنت کی کشتی کے کھیون ہارے، ہم غریبانِ اہل سنت کے سہارے، علم وعرفان کے بحر ناپیدا کنار، عشق کے پیکر جمیل، یقین محکم کی آہنی دیوار اور صبر واستقامت کے کوہ ہمالہ نے ۶؍ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰؍ جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ مبارکہ بوقت مغرب، اذان کا جواب دیتے دیتے واصل بحق ہوگیا۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)۔

آپ کے سانحہ ارتحال کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پوری دنیا میں پھیل گئی، جو جہاں سنا وہیں دم بخود ہو کر رہ گیا، لوگ جوق در جوق بریلی شریف کی جانب روانہ ہوگئے، وارفتگان تاج الشریعہ کا حال قابل داد دید تھا، ہر ایک کی خواہش تھی کہ اے کاش! اسے کم سے کم ایک جھلک بھری کی ہی زیارت نصیب ہو جائے، بریلی شریف کی سرزمین اپنی تمام تر تنگیوں کے باوجود بھی تاحد نگاہ وسیع وعریض ہو چکی تھی، تاحد نگاہ انسانی سروں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا جا رہا تھا، اللہ اکبر انسانوں کا وہ سیلاب کہ ماضی قریب میں ایسا نظارہ چشم فلک کو بھی میسر نہیں ہوا ہوگا، ان کلومیٹر مربع آمد ورفت کا راستہ بند کر دیا گیا تھا، ہر کوئی جنازے کو کاندھا دینے کے لیے بے چین وبے قرار تھا، ہر شخص جنازہ کی طرف اپنے قدم آگے بڑھا رہا تھا

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

اعلان کے مطابق دن کے ساڑھے دس اور گیارہ کے درمیان آپ کی نماز جنازہ آپ کے ولی عہد جانشین علامہ مفتی محمد عسجد رضا خان مدظلہ النورانی کی اقتدا میں ادا کی گئی، وہ بھی بغیر لاؤڈ اسپیکر کے! اللہ اکبر! اللہ آخری مرحلے میں بھی شرع کا حکم نہ جانے دیا۔ سبحان اللہ حضور تاج الشریعہ کی حیات ان کا علم، علم وعمل، زہد وتقویٰ اور فکر وتدبر کے آفتاب اتنی افق پر ایک شام کے وقت غروب ہو گیا۔

ہزاروں حسرتیں ہوں گی اسے ... امیر کارواں تھا جو

برکاتی پیغام! عالم اسلام کے نام

بہ سلسلۂ خصوصی ضمیمہ "شان سدھارتھ" بہ موقع دوسرا سالانہ عرس مقدس مرشدی تاج الشریعہ

شہزادۂ احسن العلماء، رفیق ملت سید نجیب حیدر برکاتی نوری سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ

جانشین مفتی اعظم، نبیرۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری قدس سرہ کے دوسرے سالانہ عرس کے موقع پر ضمیمے کی اشاعت یقیناً ان سے عقیدت اور ان کی بیش بہا دینی وملی خدمات کا اعتراف ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہم یقینی طور پر علوم اعلیٰ حضرت کا مظہر اتم تصور کر سکتے ہیں، جنھوں نے اپنی پوری زندگی مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمات میں صرف کی، حضرت قبلہ کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ مذہب مہذب اسلام اور مسلک ومشرب کے حوالے سے امتیازی تصلب کے حامل تھے۔ جس کی وجہ سے وہ سنیت کا ایک اہم ستون تصور کیے جاتے ہیں۔ بلاشبہ انھوں نے سواد اعظم اہل سنت کو ایک فکری مزاج سے آشنا کرایا۔ جس میں حمیت دین، سنتوں کی پاس داری اور ایمان وعقیدے کے تحفظ کو اولیت حاصل تھی۔ خانوادۂ برکاتیہ مارہرہ شریف سے ازہری میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فطری محبت تھی جو ان کے آبا واجداد سے ان کے سینے میں منتقل ہوئی۔ فقیر کے والد ماجد حضور احسن العلماء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دلی وابستگی اور عمیق عقیدت ونیاز مندی کا رشتہ رکھتے تھے جس کا برملا اظہار انھوں نے حضور احسن العلماء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شان میں لکھی ہوئی مناقب میں کیا ہے۔ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ان کی تعلیمات اور فرمودات سے ایک زمانہ مستفیض ہو رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے فیضان تصرف سے ان کے مریدین ومتوسلین کو فیض یاب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

ھدیۂ تبریک وآفرین

دعاگو ودعاجو: پیر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری "خلیفۂ مجاز بریلی شریف

پاک وہند کے اردو اخبارات میں روزنامہ "شان سدھارتھ" کی اپنی ایک شان ہے۔ اس کے مدیر اعلیٰ ابرار احمد، ایڈوائزر مولانا ازہر القادری اور نمائندے مولانا فیاض احمد مصباحی کی کاوشوں سے اسلاف شناسی کے حوالے سے اس کے خصوصی ضمیمے شہرت عام حاصل کر چکے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے 169ویں یوم ولادت پر اس کے ضمیمہ نے دنیائے رضویات میں ایک دھوم مچادی ہے۔ اب خانوادہ رضویہ کے فرد فرید وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم حضرت تاج الشریعہ الشاہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری برکاتی بریلوی الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر روزنامہ شان سدھارتھ کا ایک خصوصی ضمیمہ شائع کر کے ہماری ضیافت طبع کے لئے حاضر کیا جارہا ہے۔ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذات میں ایک تحریک، ایک تاریخ، ایک انجمن اور ایک ادارہ سے کم نہ تھے۔ آپ کی ساری زندگی جذبہ حب رسول کی سرشاری میں بسر ہوئی۔ حق گوئی وبیباکی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ کے نماز جنازہ کے مناظر چشم فلک نے پاک وہند میں شاید پہلی بار دیکھے ہوں۔ ضرورت ہے کہ آپ کی حیات وخدمات، تصنیفات وتالیفات کو جدید تقاضوں کے مطابق از سر نو سامنے لایا جائے۔ آپ کے فتاویٰ کو تخریج وتحقیق کے ساتھ شائع کیا جائے اور آپ کے خطبات کو سلک مروارید کی طرح یکجا کر کے صفحہ قرطاس پر لایا جائے۔ الحمد للہ علی احسانہ، تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے عرس سراپا قدس پر روزنامہ شان سدھارتھ کا خصوصی ضمیمہ شائع ہو کر سامنے آچکا ہے۔ اس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئی ہیں۔ یہ خصوصی ضمیمہ شائع کرنے پر فقیر ابرار احمد، مولانا ازہر القادری اور مولانا فیاض احمد مصباحی کی خدمت میں ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہے، انہیں تحسین وآفرین کہتا ہے۔ اللہ کرے "ذوق ضمیمہ" اور زیادہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس ضمیمہ کے تمام معاونین، اور قارئین کو دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

"یہ عمل قابل صد مبارک باد ھے"

مؤرخ اسلام ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی، شیخ الحدیث جامعہ شمس العلوم گھوسی، مؤیوپی

لیل ونہار کی ہزار ہا گردشوں کے بعد بزم عشق میں کوئی دانائے راز دروں ہستی شمع فروزاں بن کر رونق بزم ہوتی ہے۔ جس کی جلوہ باریوں سے آفاق منور ہوتے ہیں۔

انھیں باکمال عبقری شخصیتوں میں خانوادۂ امام احمد رضا کے چشم وچراغ تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ جن کے وجود سے چمنستان سنیت میں تازہ بہار آئی اور نکہت ونور سے ساری فضا روشن ومعطر ہوگئی۔ انتہائی مسرت کی بات ہے کہ روزنامہ شان سدھارتھ کا خصوصی ضمیمہ عرس تاج الشریعہ کے موقع سے شائع ہو رہا ہے بلاشبہ یہ مستحسن اقدام "نام نیک رفتگاں" کو باقی رکھنے، عظیم محسن سنیت کی یاد کو زندہ وپائندہ کرنے کی مبارک ومسعود کوشش ہے۔ یہ عمل قابل صد مبارک باد ہے۔

مجھے کیا فکر ہو اختر مرے یاور ہیں وہ یاور ... بلاؤں کو جو میری خود گرفتار بلا کر دیں

جذبات قلبی اور پیغام بہ سلسلۂ خصوصی ضمیمہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم

("نوجوان محقق"، "صدر جمہوریہ ہند" ایوارڈ یافتہ) شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی

بیسویں صدی کے نصف آخر اور اکیسویں صدی کی ربع اول میں ہندوستان کی جس نامی گرامی شخصیت نے پورے عالم اسلام میں اپنی علمی، فکری اور دینی ومذہبی صلاحیتوں سے اپنی ایک جداگانہ شناخت بنائی وہ کوئی اور نہیں بلکہ امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے خانوادہ کا وہ چشم وچراغ ہے جسے دنیائے سنیت میں تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری سے جانا جاتا ہے۔ آپ کی ذات بابرکات علمی، دینی، روحانی اور سماجی ہر اعتبار سے قابل تقلید ہے۔ خانوادہ رضا کے وارث وامین ہونے کی حیثیت سے "تحفظ دین وایمان" کا جو عظیم الشان کارنامہ آپ نے انجام دیا ہے وہ صدیوں یاد رکھا جائے گا۔ اس دور پرفتن میں کسی کی پروا کئے بغیر آپ نے اس چراغ کو بجھنے دینا تو دور کی بات اور اس کی لو کو مدھم بھی نہ ہونے دیا جسے امام احمد رضا فاضل بریلوی نے لادینیت کے خلاف جلایا اور مفتی اعظم ہند نے جسے روشن وتابناک رکھا۔ اس کے لیے آپ نے نہ صرف کتابیں لکھیں بلکہ رشد وہدایت کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں پہنچ کر حقانیت وصداقت کا پرچم بلند کیا۔ بلاشبہ آپ بیک وقت محدث، فقیہ، ادیب، مصنف، مفکر، مبلغ، شاعر اور پیکر جرأت وہمت، جبل عزیمت واستقامت، صاحب رشد وہدایت رہبر شریعت، پیر طریقت رہرو راہ حقیقت اور صاحب معرفت تھے، المختصر یہ کہ قحط الرجال کے اس دور میں آپ کی ذات گرامی کسی نعمت عظمیٰ سے کم نہ تھی۔ میں مبارک باد دیتا ہوں روزنامہ شان سدھارتھ، سدھارتھ نگر کے جملہ کارکنان بطور خاص مولانا فیاض احمد برکاتی، مولانا ازہر القادری، محترم ابرار احمد اور دیگر رفقائے کار کو جنھوں نے امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں قادری کے یوم ولادت کی مناسبت سے خصوصی اشاعت اور اس کی مقبولیت کے بعد اسی خانوادہ کے دوسرے چشم وچراغ "حضرت تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں ازہری" کے یوم وصال کی مناسبت سے روزنامہ شان سدھارتھ کی خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اسے بھی اس روزنامے کی دوسری خصوصی اشاعتوں کی طرح مقبول عام ومحبوب خاص بنائے آمین یارب العالمین۔

مبارک باد، بہ موقع اشاعت "خصوصی ضمیمہ" روزنامہ شان سدھارتھ، تاج الشریعہ!

اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کے عکس جمیل

مفتی اعظم ہالینڈ مفتی محمد شفیق الرحمن عزیزی مصباحی: زینت منصب افتا وقضا، مجلس علمائے نیدرلینڈ، کنوینر ورلڈ اسلامک مشن یورپ

برصغیر ہندوپاک میں جن علمائے ربانیین نے مذہب اہل سنت کا تحفظ فرمایا ان میں فقیہ فقید المثال مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی ذات اقدس منفرد ویگانہ روزگار ہے، آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے ہر باطل فتنے کی سرکوبی فرما کر اہل سنت کو محفوظ فرمایا خانوادہ رضا میں وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم شبیہ حجۃ الاسلام حضرت تاج الشریعہ علامہ اختر رضا ازہری میاں علیہ الرحمہ اپنی مثال آپ تھے رب کریم نے اپنے کرم سے آپ کو نابغہ روزگار بنایا تھا ایسے جامع الصفات مجمع الکمالات کہ رب کی فیاضیوں سے علم وفن، فضل وکرم، صلاح وتقوی، حزم واحتیاط اور تصلب فی الدین کے ابر گوہر بار تھے، فقہ حنفی کے ایسے نکتہ داں بڑے بڑے فقیہان زمانہ آپ کے سامنے دوران بحث طفل مکتب نظر آتے تھے، جس کا مشاہدہ اس فقیر بے نوا نے فقہی سیمناروں میں کئی بار کیا۔ بحث کے وقت ایسا لگتا کہ اب اس کا کوئی جواب نہیں مگر سبحان اللہ حضور تاج الشریعہ جب لب کشا ہوتے تو ایک مختصر جزیہ سے ساری بحث کا رخ ہی بدل جاتا تھا، میری یہ خوش نصیبی اور فیروز بختی کہ ۱۹۸۵ اور ۱۹۸۶ میں دوران قیام ممبئی آپ کی بارگاہ میں حاضری کا بہت موقع نصیب ہوا، بارگاہ عالیہ میں شرف نیاز کے وقت نبیرہ صدر الشریعہ حضرت مفتی محمود اختر القادری بھی ہوتے تھے از راہ کرم بہت سے امور سنیت کے لیے ہدایت فرماتے، فقہ کی جزئیات کے لیے امہات الکتب کے مطالعہ خصوصاً فتاوی رضویہ کو ہمیشہ پڑھنے کا حکم فرماتے تھے، حضور مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ محمد عبد العلیم صدیقی نور اللہ مرقدہ کی تبلیغی خدمات کا ذکر جمیل بہت محبت سے فرماتے، دار العلوم علیمیہ جمداشاہی کے لیے دعائیں فرماتے، معین العلماء حضرت مولانا معین الحق علیمی رحمہ اللہ بھی کبھی ساتھ ہوتے، ان سے حضرت علیمی رحمۃ اللہ بانی علیمیہ کی قربانیوں اور تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ سے ان کی نسبتوں پہ اپنی خوشی کا اظہار فرماتے تھے۔

میں صمیم قلب سے شان سدھارتھ کے جملہ اعوان وانصار خصوصاً ادیب لبیب علامہ ازہر القادری زید مجدہ اور علامہ فیاض احمد برکاتی مصباحی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ حضور تاج الشریعہ کے دوسرے سالانہ عرس کے موقع پر خصوصی ضمیمہ شائع کر رہے ہیں، مولیٰ شرف قبولیت بخشے۔ **آمین!**

کلمات دعا بہ سلسلۂ خصوصی ضمیمہ

مفتی محمد انور علی رضوی بہرائچ ثم بریلوی، استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

یہ جان کر بے حد خوشی ومسرت ہے کہ مولانا ازہر القادری وارث علوم رضا اور جانشین مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری قدس سرہ کے دوسرے عرس سالانہ پر حضرت والا کی ذات والا صفات پر روزنامہ شان سدھارتھ کا خصوصی ضمیمہ شائع کر رہے ہیں۔ یقیناً آپ کی ذات بحر العلوم کی حیثیت رکھتی تھی، عربی، اردو اور انگریزی میں آپ کی تصنیفات تقریباً ۷۵؍ ہیں جو آپ کی تبحر علمی کی گواہ ہیں۔ آپ جامع علوم ومعارف تھے۔ مرجع علمائے اہل سنت اور عوام خواص کے مرکز عقیدت تھے۔ پوری دنیا سے مشکل ترین سوالات آتے اور آپ ان کے اطمینان بخش اور محقق ومدلل جوابات دیتے تھے۔ آپ کے چہرۂ انور کو دیکھ کر خدا کی یاد آتی تھی۔ شرعی احکام ومسائل میں آپ نے کبھی کسی کی رعایت نہیں کی، حق گوئی وبے باکی آپ کی شان تھی۔ دنیا کی کوئی طاقت کبھی آپ کو مرعوب وخوف زدہ نہیں کر سکی، آپ کی ذات آیت الٰہی اور معجزۂ رسالت پناہی تھی۔ برصغیر ہندوپاک میں تعلیمات رضا ہی میں ایمان وعقیدے کی حفاظت ہے، بلاشبہ آپ جماعت اہل سنت کے سپہ سالار تھے۔ دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اہل سنت کو ان کے روحانی فیضان سے سدا مالا مال کرے۔ **آمین!**

دعائیہ کلمات بہ سلسلۂ خصوصی ضمیمہ

خلیفۂ تاج الشریعہ مفتی محمد اختر حسین قادری

خادم: افتا ودرس دار العلوم علیمیہ جمداشاہی بستی، قاضی شریعت ضلع سنت کبیر نگر یوپی

عالم اسلام کی مقبول ترین شخصیت اور برصغیر کے علاوہ دیگر براعظموں پر بھی اپنے فضل وکمال اور طہارت وپاکیزگی کی انمٹ نقوش چھوڑ جانے والی نادر ونایاب ذات امام الوقت تاج الشریعہ علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کا عرس مقدس قریب ہے۔

سوئے در حبیب کھنچا جا رہا ھے دل
دیوانگی وشوق کا موسم قریب ھے

یہ بات باعث مسرت ہے کہ اخذ فیض وبرکات کے اس مناسب تر موقع پر اخبار "شان سدھاتھ" کے ارباب حل وعقد نے اس "مینارۂ نور" کی تجلیات سے قوم وملت اور نسل نو کو تابندگی بخشنے کا عزم کیا ہے اور "تاج الشریعہ خصوصی ضمیمہ" نکال کر اس عبقری ہستی کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ اختیار کیا ہے۔ دین بیزاری، صلح کلیت پسند، آزاد خیالی لاقانونیت، بے دینی، الحاد وبدعقیدگی مع اس تعفن زدہ ماحول کو ایسی شخصیات کے کردار وعمل کی خوش بو سے معطر کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اور ان کی خدمات کو اجاگر کر کے امت مسلمہ کو فائدہ پہنچانے کی سعادت حاصل کرنا اپنی زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ قوم حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دارین کی سرخروئی حاصل کرے اور اخبار کے اراکین ومعاونین اور قارئین کو مذہب ومسلک سے اور مضبوط وابستگی نصیب ہو۔

حضرت تاج الشریعہ پر خصوصی ضمیمہ شایع کرنے پر ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں

اسیر مفتی اعظم ھند، الحاج محمد سعید نوری جنرل سیکرٹری رضا اکیڈمی ممبئی

مولانا محمد ظفر الدین برکاتی نے بتایا کہ ۶ ذی قعدہ مطابق ۲۸؍ جون کو بروز اتوار حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے دوسرے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر روزنامہ "شان سدھارتھ" اتر پردیش ایک خصوصی ضمیمہ کے ذریعے خراج عقیدت پیش کرنے جا رہا ہے اور محترم مولانا ازہر القادری کی خواہش ہے کہ رضا اکیڈمی ممبئی کی جانب سے بھی تاثراتی کلمات حاصل ہو جائیں تو بہتر ہوگا، میں اسیر مفتی اعظم ہند محمد سعید نوری ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے رضا اکیڈمی ممبئی کی جانب سے روزنامہ شان سدھارتھ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور پھر ایک خوب صورت معیاری اردو اخبار نکالنے پر نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں کیونکہ یہ خدمت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے دس نکاتی منصوبہ بندی پر عمل کی ایک خوش آئند مثال ہے، میں دعا کرتا ہوں کہ یہ روزنامہ بہت جلد قومی اخبار بن جائے اور ملک وملت کی آواز بن کر شہرت ومقبولیت کی معراج حاصل کرے۔ **آمین!**

"۔۔۔مگر میرا اختر طلوع ھو رھا ھے"

ازہر القادری

خادم التدریس جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹہنا پوسٹ کھنڈسری ضلع سدھارتھ نگر یوپی

وہ پندرہویں صدی میں عالم اسلام کی ایک محبوب ترین شخصیت تھی۔۔۔ اس کو اللہ نے ان تمام خوبیوں سے نواز رکھا تھا۔۔۔ جو ایک خدا ترس، حسین صورت، پاک سیرت، نیک طینت ہستی میں ہونی چاہیے۔۔۔ ظاہری حسن ایسا لاجواب کہ جو دیکھتا بس دیکھتا ہی رہ جاتا۔۔۔ عالمانہ جاہ وجلال اتنا پرکشش کہ پوری دنیا کے اہل علم خصوصاً پیچیدہ مسائل میں اس کی طرف رجوع کرتے۔۔۔ اور۔۔۔ اس کی علمی تحقیق کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے۔۔۔ وہ نہ صرف ایک عالم دین تھا۔۔۔ بلکہ اپنے آپ میں اہل سنت کا امیر کارواں، سپہ سالار اور بے شمار علوم وفنون کا جامع تھا۔ وہ نابغۂ روزگار اور ان علمائے اسلام میں سے ایک تھا۔۔۔ جو گوناگوں خوبیوں اور کمالات کے جامع ہوتے ہیں۔۔۔ اس کو اللہ رب العزت نے بے شمار محاسن وکمالات سے مالا مال فرمایا تھا۔۔۔ خاندانی وجاہت وشرافت، پاکیزہ اخلاق وکردار، بحث وتحقیق کی اعلیٰ بصیرت، زبردست علمی استحضار اور فنی صلاحیت، فصاحت بیان اور بلاغت لسان پر حد درجہ قدرت، فقہ وافتا میں غیر معمولی مہارت وحذاقت جیسی صفات فاضلہ سے مزین کیا تھا۔۔۔ درس وتدریس، تحریر وتقریر، تصنیف وتالیف، انشا پردازی، دعوت وارشاد، بحث ومناظرہ میں اس کی ہمہ گیری وجامعیت خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اخلاق وکردار کا عالم یہ تھا کہ چلتا تو سر جھکائے ہوئے آہستہ آہستہ۔۔۔ بولتا تو اس طرح ٹھہر ٹھہر کر کہ مفہوم اچھی طرح واضح ہو جائے۔۔۔ معمولی کپڑے زیب تن فرماتا، ہلکے رنگ کا عمامہ سر پر سجاتا۔۔۔ پیغام مسلک ومذہب کو عام کرنے میں حتی المقدور کوشاں رہتا۔۔۔ سکوت اختیار کرتا تو جیسے ایک راز سربستہ ہو۔۔۔ کلام کرتا تو جیسے علم وحکمت کے آبدار موتی جھڑ رہے ہوں۔۔۔ شریعت پر آنچ آنے کی بات آتی تو قہر وجلال کے شعلۂ جوالہ اور اپنا جو محل خطر ہوتا تو صبر واستقامت کا جبل شامخ اور عجز وانکساری کا پیکر جمیل نظر آتا۔۔۔ جس کی درس گاہ سفر وحضر میں جاری رہتی۔۔۔ لاینحل مسائل کی عقدہ کشائی کے لیے علما کی جماعت ہالہ کیے رہتی جیسے شمع کو پروانوں نے گھیر لیا ہو۔۔۔ اللہ نے زبان پر ایسی قدرت عطا فرمائی کہ اسے بے شمار زبانوں پر عبور حاصل تھا۔۔۔ عالم اسلام کا دورہ کرتے وقت کبھی فارس میں ہے تو فارسی میں گفتگو کر رہا ہے۔۔۔ برطانیہ انگلینڈ جیسے ملکوں میں اس کی انگریزی بول چال نے وہاں کے پیدائشی افراد کو ہکا بکا کر دیا۔۔۔ اہل عرب اس کی عربی پر مہارت تامہ دیکھ کر حیران وشش در رہ گئے۔۔۔ مزید عربی پر عبور اس قدر تھا کہ فی البدیہہ اشعار کہتا اور لگتا تو اس کی مادری زبان تھی ہی! وہ کوئی معمولی شخصیت کا مالک نہیں تھا۔۔۔ بلکہ افضل واعلیٰ خانوادے کا ایک چشم وچراغ۔۔۔ معرفت وطریقت کی بین الاقوامی سطح کی شہرت یافتہ خانقاہ کا مرشد برحق۔۔۔ اور۔۔۔ علم وعمل شخصیات کے علمی وعملی اقدار کا سچا امین۔۔۔ اور۔۔۔ پکا جانشین تھا۔۔۔ بلاشبہ وہ اللہ کا محبوب وبرگزیدہ بندہ ولی کامل۔۔۔ اور۔۔۔ آیت کریمہ: **ان اللذین آمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا (القرآن)**۔۔۔ **ترجمہ** (بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کر دے گا)۔۔۔ کا صحیح مصداق تھا۔۔۔ مشکاۃ شریف میں: "حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔۔۔ "اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے۔۔۔ اور۔۔۔ فرماتا ہے کہ فلاں میرا محبوب ہے۔۔۔ تو تم بھی اس سے محبت کرو۔۔۔ تو حضرت جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔۔۔ پھر حضرت جبریل آسمان والوں میں ندا کرتے ہیں [illegible]

کثیر المعلومات۔۔۔ دقیق النظر۔۔۔ عظیم المرتبت۔۔۔ صاحب طرز مصنف۔۔۔ فی البدیہہ شاعر۔۔۔ باکمال سخن ور۔۔۔ صاحب رعب ووجاہت۔۔۔ صدر العلماء۔۔۔ شیخ العلماء۔۔۔ ممتاز العلماء۔۔۔ قدوۃ العلماء۔۔۔ افضل الکملاء۔۔۔ مرجع الفضلاء۔۔۔ خیر الاذکیاء۔۔۔ فقیہ اسلام۔۔۔ مفکر اسلام۔۔۔ فقیہ اعظم۔۔۔ رئیس الفقہاء۔۔۔ سراج السالکین۔۔۔ قدوۃ الواصلین۔۔۔ نور العارفین۔۔۔ شمس العابدین۔۔۔ قمر الساجدین۔۔۔ صدر المفتین۔۔۔ سند المحققین۔۔۔ ملک المحدثین۔۔۔ راس المفکرین۔۔۔ اعظم المشائخ فی العصر۔۔۔ پیر کامل۔۔۔ مرشد برحق۔۔۔ عارف باللہ۔۔۔ فنا فی الرسول۔۔۔ شخصیت کا نام ہے۔۔۔ **"محمد اختر رضا خان"**۔۔۔ جو۔۔۔ **"تاج الشریعہ"**۔۔۔ کے خطاب سے مشہور۔۔۔ اور۔۔۔ **"ازہری میاں"**۔۔۔ کے لقب سے معروف ہے اس مرد مجاہد کو پوری دنیا بالخصوص عالم اسلام میں لاجواب وبے مثال قبول عام حاصل ہوا۔۔۔ یقیناً بارگاہ خداوند قدوس میں مقبول ومحبوب ہونے کا واضح وبین ثبوت ہے۔۔۔ اسی بے پناہ مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر غلام زرقانی تحریر فرماتے ہیں: "شخصیت کی سحر طرازی بہت مشہور ہے تاہم میری آنکھوں نے آج تک حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے زیادہ کسی کے ارد گرد پروانوں کا اس قدر ہجوم نہیں دیکھا۔ جس علاقے سے موصوف کے گزرنے کی خبر ہو جاتی وہاں کے لوگ گھنٹوں ایک جھلک دیکھنے کے لیے بیتاب ہو جاتے۔ دست بوسی کی مہلت نہ مل سکتی تو جسم نازک سے لگے ہوئے کپڑے کو ہی چھو کر بوسہ دے لیتے۔ حلقۂ ارادت میں داخلے کے لیے مجمع عام کے سامنے کسی حاضر باش کو تمہید باندھنے کی ضرورت نہ تھی بلکہ لوگ نہ صرف ایک جھلک دیکھ کر، بلکہ تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے نام سے ان قدردانوں ہو گئے تھے کہ خود ہی دیر تک حلقۂ ارادت میں داخلے کے وقت کا بے چینی سے انتظار کرتے رہتے لیکن ایک بار میں کثرت ازدحام کا یہ عالم تھا کہ لمبی لمبی ری لائی جاتی اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ یہاں وہاں سے اسی کا کونہ تھام لیتے اور یوں تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی غلامی میں آ جانے پر فخر کیا کرتے۔ عقیدت مندوں کی بھیڑ جب عروج پر پہنچتی اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں دھکم دھکا ہوتا تو حاشیہ نشینوں کو غصہ بھی آتا اور خوشی بھی ہوتی، غصہ اس بات پر کہ لوگ اپنے مرکز عقیدت کے تحفظ وصیانت کی بھی پروا نہیں کر رہے ہیں اور خوشی اس بات پر ہوتی کہ تاج الشریعہ کی عوامی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ لوگ ایک جھلک دیکھنے کے لیے اپنے آپ کو تکلیف دہ صورت حال کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے ہیں۔" آج کنویں کے مینڈک تاج الشریعہ پر نہ جانے کیسی کیسی چھینٹا کشی کرتے ہیں! لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جامعہ ازہر ٹاپ کرنے کی خوشی میں آپ کے والد گرامی حضور مفسر اعظم ہند نے کہا تھا۔۔۔ **"میں غروب ہو رہا ہوں، مگر میرا اختر طلوع ہو رہا ہے"**۔۔۔ حاسدو!۔۔۔ ایک ولی کامل کی زبان فیض ترجمان سے نکلا ہوا تیر کیا اب تک تمہارے سینوں میں پیوست نہیں ہوا؟۔۔۔ اب تک تمہارے کلیجے چھلنی نہیں ہوئے؟؟۔۔۔ عالم گیر شہرت، جہانگیر سطوت اور بے پناہ عزت ومقبولیت اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی تمہاری آنکھوں کی بصارت کا دامن اب بھی تار تار نہیں ہوا؟؟؟۔۔۔ بریلی کے اس حشر نما دن کے بعد بھی تمہیں کسی دنیاوی میدان محشر کا انتظار ہے؟؟؟؟۔۔۔ اس اختر برج رفعت کی طلعت کی قصیدہ خوانی میں کیسے کیسے لوگوں نے [illegible]

اختر قادری خلد میں چل دیا ... حاسدین رضا دیکھتے رہ گئے

انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں

مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری رضی اللہ عنہ

اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں۔ یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ اب تم اس کام کو انجام دو۔ میں تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ لوگوں سے مخاطب ہو کر مفتی اعظم نے فرمایا: آپ لوگ اب اختر میاں سلمہ سے رجوع کریں انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں۔ (مفتی اعظم اور ان کے خلفا، ص: ۱۵۹، اسلامک ریسرچ سینٹر، بریلی شریف / ماخوذ از مقالہ مولانا عطاء النبی حسینی، مصباحی، ابوالعلائی "حضور تاج الشریعہ! اپنے خاندان کی نظر میں")

چمنستان اعلی حضرت امام اہل سنت کے گل خوشتر

ریحان ملت حضرت مفتی محمد ریحان رضا خان رحمانی میاں علیہ الرحمہ

گلستان رضویت کے مہکتے پھول، چمنستان اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے گل خوشتر مولانا محمد اختر رضا خاں صاحب ابن حضرت مفسر اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عرصہ دراز کے بعد جامع ازہر مصر سے فارغ التحصیل ہو کر ۱۷؍ نومبر ۱۹۶۶ء کی صبح کو بہار افزائے گلشن بریلی ہوئے۔ بریلی کے جنکشن اسٹیشن پر متعلقین ومتوسلین واہل خاندان، علمائے کرام وطلبہ دار العلوم کے علاوہ معتقدین حضرات نے (جن میں بیرون جات خصوصاً کانپور کے احباب بھی موجود تھے) حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی کی سرپرستی میں پرتپاک اور شاندار استقبال اور صاحبزادے موصوف کو خوش رنگ پھولوں کے گجروں اور ہاروں کی پیش کش سے اپنے والہانہ جذبات وخلوص اور عقیدت کا اظہار کیا۔ (ماہ نامہ اعلیٰ حضرت 2018 کا تاج الشریعہ نمبر، ص: ۶ / ماخوذ از مقالہ مولانا عطاء النبی، حسینی، مصباحی، ابوالعلائی "حضور تاج الشریعہ! اپنے خاندان کی نظر میں")

حضرت والا کا خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ سے پانچ پشتوں کا تعلق تھا

امین ملت پروفیسر سید امین میاں قادری برکاتی سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ

حضرت والا کا خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ سے پانچ پشتوں کا تعلق تھا۔ والد ماجد حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ نے ازہری میاں کو جملہ سلاسل طریقت کی خلافت واجازت سے نوازا تھا۔ (جہان تاج الشریعہ، ص: ۴۶)

"بریلی شریف کے چپہ چپہ پر سر ہی سر نظر آتے تھے۔"

رفیق ملت سید نجیب حیدر نوری برکاتی مارہرہ شریف

"کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضور تاج الشریعہ کے جنازے میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ کا مجمع تھا، میں کہتا ہوں کہ ارے میاں! اتنی تعداد میں تو صرف ان کے حاسدین وہاں آئے تھے، اس کے علاوہ جو تعداد تھی وہ شمار میں نہیں آئی، بے شمار تعداد تھی، کوئی تعداد کو گن نہیں سکتا، بریلی شریف کے چپہ چپہ پر سر ہی سر نظر آتے تھے۔" (کلمات بیان: رفیق ملت شہزادۂ حضور احسن العلماء سید نجیب حیدر برکاتی نوری سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ، بہ موقع عرس سیدنا شاہ فضل اللہ قادری قدس سرہ، کالپی شریف، ۲۹؍ جولائی ۲۰۱۸ء)

۔۔۔یقیناً وہ تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے

شیخ الاسلام سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی آستانہ عالیہ محدث اعظم ہند کچھوچھہ مقدسہ

ازہری صاحب نے دین وسنیت اور رشد وہدایت کی جو خدمات انجام دی ہیں یقیناً وہ تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ازہری صاحب کے ذریعہ دین وسنیت کی راہ میں کی گئی ہر چھوٹی بڑی خدمات قبول فرمائے۔ (جہان تاج الشریعہ، ص: ۴۹)

خاندان اعلی حضرت کی ہی نہیں بلکہ وہ سنیت کی آبرو تھے

شہزادہ ریحان ملت حضرت مولانا سبحان رضا خان سبحانی میاں سجادہ نشین خانقاہ رضویہ، بریلی شریف

ہمارے چچا جان کا وصال بلاشبہ پوری دنیائے سنیت کا ایک عظیم خسارہ ہے۔ ان کے وصال سے ہر سنی کو دلی صدمہ پہنچا۔ پوری دنیائے سنیت کا ہر خطہ سوگوار ہو گیا۔ خاندان اعلیٰ حضرت ہی کو ان کے جانے کا غم نہیں بلکہ اہل سنت وجماعت کے ہر فرد کو دکھ ہے۔ عالم سنیت کے درد وکرب اور غم واضطراب کو الفاظ کا جامہ پہنانا نہایت مشکل ہے۔ بلاشبہ وہ ہمارے خاندانی بزرگوں کے علم وفضل کی نشانی تھے۔ خاندان اعلیٰ حضرت کی ہی نہیں بلکہ وہ سنیت کی آبرو تھے۔ اس کی آن، بان اور شان تھے۔ (ماہ نامہ اعلیٰ حضرت ۲۰۱۸ کا

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan. +92 334 3247192

تاج الشریعہ علیہ الرحمہ خاندان علما و مشائخ کے چشم و چراغ

خلیفۂ بدر ملت مفتی انوار احمد قادری سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الغوثیہ کھجرانہ اندور ایم پی

بلبل بستان مدینہ، وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم ہند، بدر الطریقہ، تاج الشریعہ، حضرت مولانا مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمہ کی شخصیت پرکشش اور چہرہ پرضیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت تاج الشریعہ کی ذات مبارکہ پر قلوب و اذہان کی تسخیر اور عیون و البصار کی محبوبیت و مقبولیت کی نوری چادر ڈال رکھی تھی کہ چہرۂ زیبا پر نظر پڑتے ہی دیکھنے والا دیکھتا ہی رہتا اور یہ کہنے پر مجبور ہوتا ؎ ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سا کہیں جسے

حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ علم و عمل، تقویٰ و طہارت، خلوص و للہیت واستقامت علی الدین وخشیت الٰہی وعشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام و اہل بیت عظام و اولیا ذوی الاحترام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عقیدت میں اسلاف کی یادگار اور حسن صورت و سیرت کے پیکر جمیل اور اہل سنت و جماعت کی آبرو اور وقار تھے وہ ایسے حق گو عالم دین، مفتی شرع متین اور شیخ طریقت تھے کہ اس دور میں دور دور تک ان کا کوئی مماثل نظر نہیں آتا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے — بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

(جہان تاج الشریعہ، ص:۸۸)

تأثرات قلبی

تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے!

خلیفہ تاج الشریعہ و امین شریعت، ابوالحسنین سید آل رسول

عبدالقادر جیلانی قادری

(بانی و سرپرست جیلانی مشن، ممبئی)

اللہ رب العزت کے کچھ بندے ایسے بھی آتے ہیں جو بظاہر ہم سے رخصت ہو جاتے ہیں، لیکن ان کی روحانیت ہمارے ساتھ ہوتی ہے، ان کا فیض جاری و ساری رہتا ہے۔ ماضی میں ایسی بہت سی ہستیاں گزری ہیں جن کو دنیا سے رخصت ہوئے عرصہ بیت گیا، صدیاں گزر گئیں، مگر ان کی یادیں اب بھی ہماری تسکین کا سامان ہیں، دیکھیں ذکر غوث و خواجہ و رضا کی بزم میں آج بھی عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روحانی اور قلبی سکون کا سامان کر رہی ہیں۔ دو سال کا عرصہ گزرا، شہر محبت، مرکز عقیدت بریلی شریف کی سرزمین پر نبیرہ اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم، شہزادہ حضور مفسر اعظم حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری علیہ الرحمہ ہم غربائے اہل سنت کو داغ مفارقت دے کر دار بقا کی طرف کوچ فرما گئے۔ ع

اب انہیں ڈھونڈو چراغ رخ زیبا لے کر

آپ کے وصال کی خبر آن کی آن ساری دنیائے اسلام کو سوگوار کر گئی، لوگ خبر سنتے ہی جوق در جوق جسے جیسے موقع ملا سوار ہو کر بریلی شریف پہنچنے کی کوشش کرتا۔ آپ کا وصال صرف خانوادہ رضویات ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے عالم اسلام، عرب و عجم شرق و غرب سے علما، مشائخ، عصری و دینی دانش وروں کی طرف سے خانوادہ اعلیٰ حضرت، مریدین، متعلقین و متوسلین حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کو تعزیتی پیغامات موصول ہونے لگے، جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ فقیر قادری کی خواہش پر عزیزم ابوسنان عتیق الرحمٰن سلمہ المنان نے ان پیغامات کی جمع و ترتیب کا کام کیا، عربی پیغامات کو مفتی احمد رضا نورانی (ممبئی) نے اردو قالب میں ڈھالا۔ اور فقیر نے اس کی اشاعت جیلانی مشن ممبئی سے کی اور عرس تاج الشریعہ کے موقع پر علما و مشائخ کو تحفتاً پیش کیا گیا۔ فالحمد للہ! کہنے کا مقصد یہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ بھی ان ہی نفوس قدسیہ میں سے ہیں جنہیں دیکھو تو خدا یاد آ جائے، جن کی یادوں کے نقوش مٹتے نہیں۔ جن کا ذکر حلاوت روحانی کا سبب بنتا ہے۔ جن کے دیکھنے کو لاکھوں ترستے تھے، جن کی ایک جھلک کے لاکھوں دیوانے تھے۔ اب وہ ہم میں نہیں مگر ان کے کام، ان کی نصیحتیں، وصیتیں ان کے علمی سرمائے ہماری رہنمائی کر رہی ہیں، اور ہمیں مسلک اعلیٰ حضرت پر ثابت قدمی کا درس دے رہی ہیں۔ اپنے اکابر و بزرگوں کی یادوں کو تازہ رکھنا، ان کے مشن کو فروغ دینا، ان کی تعلیمات کو پھیلانا یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ یہ زندہ قوموں کی نشانی ہے۔ قابل مبارک باد ہیں مولانا ازہر القادری جو روزنامہ شان سدھارتھ نگر کا خصوصی ضمیمہ سیدی سرکار حضور تاج الشریعہ سے منسوب کر خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ اللہ پاک موصوف کو اس میں کامیابی عطا فرمائے، اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

عقیدۂ ختم نبوت اور تاج الشریعہ

پیر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری
"خلیفۂ مجاز بریلی شریف"

امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1340ھ / 1921ء) کی اعتقادی اور نظریاتی خدمات جلیلہ سے عالم اسلام بخوبی آگاہ ہے۔ آپ کے دادا جان حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1362ھ / 1943ء) نے 1315ھ / 1898ء میں " الصارم الربانی علی اسراف القادیانی" لکھ کر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کی دنیائے ارضی پر دوبارہ تشریف آوری قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کر کے مرزا قادیانی آنجہانی کے مکر و فریب کو طشت از بام فرما دیا۔ آپ کے نانا مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1402ھ / 1981ء) نے "تصحیح یقین بر ختم نبیین" ...

... مختصر ختم نبوت کا ایک محافظ جب دنیا سے گیا تو سب دیکھتے ہی رہ گئے۔ اور یہ کہنے پر مجبور ہو گئے: عاشق کا جنازہ ہے ... ذرا دھوم سے نکلے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب پر بھی اپنا فضل و کرم فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

سرپرست اعلیٰ "الخاتم" انٹرنیشنل۔ مدیر اعلیٰ الحقیقہ۔ ادارہ فروغ افکار رضا و ختم نبوت اکیڈمی برہان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 43710 (۲۴/ جون ۲۰۲۰ء، بروز بدھ بوقت ۳:۳۰ ظہر)

حضور تاج الشریعہ

نبیرۂ اعلیٰ حضرت ابوالفیض
علامہ محمد توصیف رضا خان قادری
نائب سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ برکاتیہ ریحانیہ بریلی شریف

تاج الشریعہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، آپ خانوادۂ رضویہ کے ایک درنایاب تھے۔ آپ کی عظمت و رفعت کا شہرہ ہر چہار جانب ہے۔ آپ کے فیضان علم نے ایک جہان کو روشن کیا۔

سرخیل علمائے شریعت

علامہ یٰس اختر مصباحی، دارالقلم دہلی

اس دور قحط الرجال میں چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی ایسی شخصیتیں شاذ و نادر ہی مل پاتی ہیں، جن پر نظر ٹھہر سکے اور دل جن کی طرف مائل ہوں۔ مشہور و معروف دینی و علمی مراکز اور قدیم خانقاہوں کے بیشتر وارثوں کا حال بھی کچھ ابتر ہی نظر آ رہا ہے۔ جہاں نسبت ماضی یعنی ذکر و بیان ماضی ہی پر سارا دار و مدار ہے۔ وہی ان کے لیے سامان افتخار ہے اور روبہ زوال ہی نہیں، بلکہ نے حال ہے۔ اسلاف کرام کی عظمت و شوکت کا ذکر و بیان ہی، ان کے لیے گویا سب کچھ ہے۔ اخلاف کا کام، بس اتنا ہے کہ وہ، اپنے آبا و اجداد کا گن گان کرتے رہیں اور ان کے نام پر قوم و ملت سے خراج وصول کرتے رہیں۔ یہ کلیہ نہیں مگر، عام حالات کچھ اسی قسم کے ہیں، جنہیں دیکھ سن کر حساس و باشعور افراد کف افسوس ملنے کے سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

تاج الشریعہ! ایک مقبول ترین شخصیت

شہزادۂ قائد ملت ڈاکٹر غلام زرقانی قادری امریکہ

"شخصیت کی سحر طرازی بہت مشہور ہے، تاہم میری آنکھوں نے آج تک حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے زیادہ کسی کے ارد گرد پروانوں کا اس قدر ہجوم نہیں دیکھا۔ جس علاقے سے موصوف کے گزرنے کی خبر ہو جاتی وہاں کے لوگ گھنٹوں ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب ہو جاتے۔ دست بوسی کی مہلت نہ مل سکے تو جسم نازک سے لگے ہوئے کپڑے کو ہی چھو کر بوسہ دے لیتے۔ حلقۂ ارادت میں داخلے کے لیے مجمع عام کے سامنے کسی حاضر باش کو تمہید باندھنے کی ضرورت نہ تھی بلکہ لوگ نہ صرف ایک جھلک دیکھ کر، بلکہ تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے نام سے اس قدر مانوس ہو گئے تھے کہ خود ہی دیر تک حلقۂ ارادت میں داخلے کے وقت کا بے چینی سے انتظار کرتے رہتے۔ ایک ایک بار میں کثرت ازدحام کا یہ عالم تھا کہ لمبی لمبی رسی لائی جاتی اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ یہاں وہاں سے رسی کا کونہ تھام لیتے اور یوں تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی غلامی میں آ جانے پر فخر کیا کرتے۔ عقیدت مندوں کی بھیڑ جب عروج پر پہنچتی اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں دھکم دھکا ہوتا، تو حاشیہ نشینوں کو غصہ بھی آتا اور خوشی بھی ہوتی۔ غصہ اس بات پر کہ لوگ اپنے مرکز عقیدت کے تحفظ و صیانت کی بھی پرواہ نہیں کر رہے ہیں، اور خوشی اس بات پر ہوتی کہ تاج الشریعہ کی عوامی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ لوگ ایک جھلک دیکھنے کے لیے اپنے آپ کو تکلیف دہ صورت حال کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے ہیں"۔ (سال نامہ خزائن العرفان، رضا نگر متھنا)

سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضوی کو جتنا فروغ ان کی ذات سے ہوا

نبیرہ اعلیٰ حضرت حضرت مولانا محمد احسن رضا خان مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ رضویہ

احکام شریعت جاری کرنے میں حضرت تاج الشریعہ اپنے اور پرائے کی تمیز نہیں کرتے تھے۔ شرعی حکم کے دائرے میں جو کوئی بھی آتا وہ بے باک انداز اور حق گوئی کے ساتھ حکم شرع واضح و جاری فرما دیتے۔ کوئی ناراض ہو تو ہوا کرے، کوئی برا کہے تو کہا کرے، کوئی نکتہ چینی کرے تو کیا کرے مگر انہیں کسی کی کوئی پروا نہ ہوئی شریعت کے احکام کے سلسلہ میں ان کا موقف بالکل اٹل ہوتا۔ حق گوئی میں اپنے بزرگوں کی عظیم نشانی تھے۔ ان کے دامن علم و معرفت نے ہم سب کو ڈھانپ رکھا تھا۔ مذہب و مسلک اور فقہ و فتاویٰ کے سلسلہ میں کوئی بھی مشکل گھڑی آتی اس کا وہ ڈٹ کر مقابلہ بھی کرتے، ضرورت پڑنے پر دنداں شکن جواب بھی دیتے۔ عقائد اہل سنت، اسلاف امت خاص کر ہمارے مشائخ سلسلہ اور مشائخ خانوادہ کی ذات کو نشانۂ تنقید و طعن بنانے والوں کا وہ تحریری و تقریری مسکت جواب دیتے۔ ان کا علم و حکمت ہمارے اجداد کرام کے علوم و معرفت کا سچا آئینہ دار تھا۔ درس و تدریس ہو یا تصنیف و تالیف، رشد و ہدایت ہو کہ فقہ و فتاویٰ وہ ہر میدان میں اہل سنت کے بے باک ترجمان تھے۔ مذہب احناف کے ناشر و موید تھے۔ سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کو جتنا فروغ ان کی ذات سے ہوا اس کی مثال نہیں ملتی۔ (ماہ نامہ اعلیٰ حضرت ۲۰۱۸ کا تاج الشریعہ نمبر، ص:۱۰/ ماخوذ از مقالہ مولانا عطاء النبی حسینی، مصباحی، ابوالعلائی "حضور تاج الشریعہ! اپنے خاندان کی نظر میں")

اہل خاندان کو اس بات پر ناز ہے

جانشین حضور امین شریعت حضرت مفتی محمد سلمان رضا خان مدظلہ العالی

اہل خاندان کو اس بات پر ناز ہے کہ حضور تاج الشریعہ جیسی عظیم شخصیت کا فیض ہم نے حاصل کیا۔ جن کے تقویٰ و طہارت کی مثال پیش کی جاتی ہیں حضور مفتی اعظم کے وصال کے بعد سے حضور تاج الشریعہ کی مرکزی قیادت میں اہل سنت مختلف جہتوں سے اشاعت دین و سنیت کے لیے مصروف عمل تھے۔ والد گرامی حضور امین شریعت علامہ مفتی محمد سبطین رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد میں حضور تاج الشریعہ کے سایۂ عاطفت میں سکون ملا کرتا تھا کہ ان کا سایہ ہم اہل سنت پر قائم و دائم ہے۔ (سہ ماہی امین شریعت کا تصانیف تاج الشریعہ نمبر، ص:۲۱/ ماخوذ از مقالہ مولانا عطاء النبی، حسینی، مصباحی، ابوالعلائی "حضور تاج الشریعہ! اپنے خاندان کی نظر میں")

ازہری میاں ایک پرہیزگار عالم دین اور مقبول عام تھے

معین المشائخ علامہ سید معین اشرف اشرفی کچھوچھوی (معین میاں)
سربراہ اعلیٰ جامعہ قادریہ اشرفیہ چھوٹا سونا پور ممبئی

علامہ ازہری میاں علیہ الرحمہ ایک پرہیزگار عالم دین اور مقبول عام تھے۔ آپ کے دینی کارناموں کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ آپ عوام الناس میں کافی مقبول تھے۔ خدمت دین اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتے تھے۔ عربی دانی میں آپ کو کافی عبور حاصل تھا۔ (جہان تاج الشریعہ، ص:۵۹)

اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کی بے باک حق بیانی وراثت میں ملی تھی

''صدر جمہوریہ ہند'' ایوارڈ یافتہ پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم مصباحی
شعبۂ علوم اسلامی ہمدرد یونیورسٹی نئی دہلی

اندرا گاندھی کے زمانے میں نس بندی کے حوالے سے حکومت ہند کی مرکزی پالیسی کے خلاف نس بندی حرام ہے، حرام ہے کا فتویٰ دینے والے عالم دین مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا نوری بریلوی کے جانشین تھے تاج الشریعہ علامہ ازہری میاں۔ اعلیٰ حضرت کی علمی وراثت، مفتی اعظم ہند کے فقہ و حق بیانی اور خانوادۂ رضا بریلی کی آخری مذہبی علمی یادگار تھے۔ حضرت علامہ ازہری میاں جنہیں اسلامی حکم اور شرعی موقف بیان کرنے میں اپنے دونوں خدا ترس بزرگ علمائے دین مخلصین اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کی بے باک حق بیانی وراثت میں ملی تھی۔ علامہ ازہری میاں کی علمی شخصیت، پیری مریدی کی شہرت و مقبولیت میں گم ہو گئی، حالاں کہ ان کے علم و فضل اور فقہ و فتاویٰ کے علمائے زمانہ معترف ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی زبان کو سمجھنے والے ہی آج کل ناپید ہیں جبکہ ازہری میاں نے فتاویٰ رضویہ جلد اول کا عربی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور کئی عربی کتابیں عربی زبان میں لکھی ہیں۔ (جہان تاج الشریعہ، ص:۴۷)

اپنے حضرت مفتی اعظم ہند کی خلقاً و خلقاً صورت و سیرتاً سچی تصویر تھے

چشم و چراغ خاندان رضویت حضرت مولانا محمد ارسلان رضا خان مدظلہ العالی

سیرت مفتی اعظم کا عملی زندگی میں مشاہدہ کرنا ہو تو حضور تاج الشریعہ کی زندگی کو ملاحظہ کریں، یقیناً ہمارے حضرت، اپنے حضرت مفتی اعظم ہند کی خلقاً و خلقاً صورت و سیرتاً سچی تصویر تھے، وہ کون سی ایسی صفت تھی جس میں ہمارے حضرت، اپنے حضرت کے عکس مظہر نہ ہوں؟ تقویٰ و طہارت، زہد و قناعت، شرافت و کرامت، مجاہدہ و ریاضت، اصابت و استقامت، ذکاوت و فراست، صورت و سیرت کی کون سی ایسی شاہ راہ ہے جہاں ہمارے حضرت اپنے حضرت کے نقش قدم پر نہ چلے ہوں؟ الولد سر لابیہ کی اسی بے داغ تفسیر آسانی سے دیکھنے کو نہیں ملتی، فقہ و افتاء میں مفتی اعظم کے راز سربستہ، رشد و ہدایت میں مفتی اعظم کے سر مکنون، صورت و سیرت میں مفتی اعظم کے عکس و مظہر الغرض مفتی اعظم کے ہر اطوار و اعتبار سے ہے جانشین و قائم مقام ہیں۔ (ماہ نامہ اعلیٰ حضرت 2018 کا تاج الشریعہ نمبر، ص: ۱۲/ ماخوذ از مقالہ مولانا عطاء النبی، حسینی، مصباحی، ابوالعلائی "حضور تاج الشریعہ! اپنے خاندان کی نظر میں")

کون تاج الشریعہ؟؟؟

ادیب شہیر علامہ قاری عبدالرحمن خان قادری
استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

وہ جسے فقیہ کامل، جانشین رضا و نوری، فخر ازہر، مہمان کعبہ، مقبول بارگاہ رسالت، کروڑوں مسلمانوں کا پیر کامل اور لاکھوں حفاظ و قرا و علما و مفتیان کا مرشد برحق کہیے ۔۔۔ وہ جس نے مسلک اعلیٰ حضرت کے مقابلے میں ہر دولت، ہر شخصیت، ہر اقتدار اور ہر پیش کش کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا ۔۔۔ وہ جس کی تمام کتابوں میں اعلیٰ حضرت کی کتابوں کا انداز اور اعلیٰ حضرت کی ''فقاہت'' کا عکس جمیل نظر آتا ہے ۔۔۔ وہ جس نے ۱۵/ اگست (یوم آزادی) کے موقع پر حکومت اتر پردیش کے جبری فرمان کے خلاف زبانی فتویٰ دے کر ثابت کر دیا کہ اگر قانون ہند قانون شرع سے متصادم ہے تو وہ قابل عمل نہیں۔ حق ہے ؎

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی — اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

وہ جس نے ڈاکٹروں کی تاکید بسیار کے باوجود آنکھوں کی پرواہ نہیں کی بلکہ کتب بینی اور کتب نویسی ...

... نہیں کی اور نہ ہی کسی دنیوی خطرے کو خاطر میں لائے، وہ اگر مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ حاضر ہوتے تو وہاں بھی علما کا انبوہ کثیر انہیں گھیر لیتا اور اکتساب فیض کرتا، سفر و حضر میں جو مقبولیت عامہ ان کی نظر آئی وہ بڑی سے بڑی شخصیت کی نظر نہیں آتی ۔۔۔ وہ جس کی شاعری میں مفتی اعظم کا رنگ حسین، حجۃ الاسلام کے عروض کی جھلک اور اعلیٰ حضرت کی بلاغت کے جلوے نظر آتے ہیں ۔۔۔ وہ جس کا وصال حالت وضو میں اذان مغرب کے وقت کلمات اذان دہراتے وقت ہوا ۔۔۔ وہ جس کے جلوس جنازہ میں سوگ واروں کی تعداد کا تعین کرنا بڑے بڑے صحافیوں اور دانش مندوں کے لیے مشکل ہو گیا، اور لوگ کہہ اٹھے کہ ''تاج الشریعہ کے جلوس جنازہ میں ماضی کے تمام ریکارڈ توڑ دیے'' ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

عربی زبان و ادب سے حضور تاج الشریعہ کی وابستگی اور اس کے محرکات

تحریر ۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر انوار احمد خان بغدادی، پرنسپل دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی، یوپی انڈیا

ماضی قریب کی ایک علمی اور روحانی شخصیت، بریلی کے ایک قدآور اور ذی استعداد عالم ربانی، اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم علیہما الرحمہ کے سچے جانشین، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی الشاہ اختر رضا خان ازہری علیہ رحمۃ الباری کو عربی زبان و ادب سے خصوصی لگاؤ اور شغف تھا، جس پر آپ کی نعتیہ شاعری کا مجموعہ اور آپ کی عربی کتابیں شاہد عدل ہیں، آپ کی زبان گرچہ کلاسکل تھی مگر سلیس اور نہایت شگفتہ تھی، دقیق اشارے اور لطیف رموز سے لبریز علمی اسلوب تحریر کے مالک تھے۔ پہلی بار تفصیل کے ساتھ آپ سے ملاقات کا شرف فقیر کو اس وقت ...

تھے کہ ہندوستان میں ایک بہت بڑے طبقے کے نزدیک عالم عرب اسلامی آئیڈیل مانے جاتے ہیں، اور غالباً یہی تصور کارفرما تھا جب حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت نے اللہ عزوجل اور رسول اللہ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے خلاف اپنے فتوے پر علمائے حرمین شریفین سے تصدیقات حاصل کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ ظاہر ہے کہ اس مہم کی تکمیل میں عربی زبان و ادب کا کردار کلیدی اور بہت اہم ہے۔

(ج) جماعت اہل سنت ہی وہ جماعت حقہ ہے جو قرآن و حدیث کا ترجمان ہے اور صحابہ کرام ...

... المشاهد العظيم لملكوت السموات والأرض المختص برؤية ربه الكريم وآله سفن النجا، نجوم الاهتداء، ومن تبعهم باحسان إلى يوم الجزاء) عربی زبان و ادب کی چاشنی سے آشنا شخص ان کلمات سے اس بات کا اندازہ بخوبی لگا سکتا ہے، کہ محرر کو زبان پر مکمل دسترس ہی نہیں بلکہ تعبیرات پر ملکہ بھی حاصل ہے۔ مذکورہ بالا سطروں سے اس بات کا اندازہ لگانا بہت آسان ہو جاتا ہے کہ حضرت تاج شریعت عربی زبان و ادب کے سچے امین و وارث تھے، جس کے محرکات دینی اور عقدی تھے، جو درج ذیل ہیں:

(الف) حضرت تاج الشریعہ ایک سچے عاشق رسول تھے، اس لیے عربی زبان سے لگاؤ اور محبت فطری تھی، علاوہ ازیں اس مقدس زبان کو قرآن، اور جنت کی زبان ہونے کا بھی شرف حاصل ہے، یہی وہ دینی محرکات ہیں جن کی وجہ سے ہر دین دار شخص اس زبان سے محبت کرتا ہے، اسے حاصل کرنے کی تگ و دو میں رہتا ہے۔

(ب) حضرت تاج الشریعہ کی نظر میں عالم عرب کی اہمیت مسلم تھی، آپ اچھی طرح جانتے ... اور دوسروں کو اس کی طرف راغب بھی کرتے رہے جیسا کہ ایک بار مجھ سے فرمایا کہ عالم عرب سے تعلقات، بہت ضروری ہیں آپ اس سمت خصوصی دھیان دیں۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت نے فروعی اختلافات کے باوجود عالم عرب میں اہل سنت و جماعت کے نمائندوں سے رابطے پیدا کیے، کئی ایک معزز شخصیتوں کو اجازت و خلافت سے بھی نوازا، بریلی شریف دعوت دے کر بلوایا اور انہیں اعزاز و اکرام بھی دیا، یہ سب کچھ حضرت نے جماعتی ضرورت کے پیش نظر کیا، جس سے جہاں آپ کی دینی خدمت کی سراہنا ہوتی ہے وہیں آپ کی وسعت ظرفی اور آفاق نظری کا بھی پتا چلتا ہے، ہم آپ کی اس آفاقیت کو سلام کرتے ہوئے وابستگان حضور تاج الشریعہ کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ حضرت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس عظیم منارہ فکر و نظر کی حفاظت ضرور کریں۔ اللہ رب العزت ہم سب کو اخلاص کے ساتھ دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین، بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

''فریاد روحانی'' اور اس کی معنویت

(مفتی محمد شمشاد حسین رضوی بدایوں)

بغیر کسی تردد اور شک و شبہ کے ...... یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ ''حضور تاج الشریعہ'' ... فریاد قلب و روح سے کی جاتی ہے تو اس کا کرشمہ ہی عجیب و غریب قسم کا ہوا کرتا ہے ...... کہ ادھر فریاد کی جاتی ہے اور ادھر قبول ہو جاتی ہے ؎ اقبال نے کہا ہے

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
...

تاج الشریعہ کچھ یادیں! کچھ باتیں!

ڈاکٹر فضل الرحمن شرر مصباحی سابق پروفیسر طبیہ کالج دہلی

یادش بخیر! کوئی اڑتیس برس پہلے جب حضرت مولانا سید مظفر حسین کچھوچھوی دوبارہ بہرائچ لوک سبھا حلقہ سے ممبر منتخب ہوئے تو انہیں دہلی میں عارضی قیام کیلئے گول مارکیٹ کے ڈی آئی زید ...

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan. +92 334 3247192

حضور تاج الشریعہ اور الجامعۃ الاشرفیہ

مولانا مبارک حسین مصباحی
استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ایڈیٹر ماہ نامہ "اشرفیہ"

یہ کوئی 1934ء کی بات ہے کہ مرکزِ اہلِ سنت بریلی شریف سے جلالۃ العلم حضور حافظِ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی کو بحیثیت خادم دین وسنیت مبارک پور بھیجا گیا، اس وقت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم ایک مکتب کی حیثیت رکھتا تھا، آپ نے اس مکتب کو دار العلوم اور پھر جامعہ اشرفیہ میں بدل دیا، یہ پورا سفر پلک جھپکتے ہی نہیں ہوگیا، بلکہ اس پر کچھوچھا مقدسہ، مارہرہ مطہرہ اور بریلی شریف اور دیگر خانقاہوں کے فیوض و برکات تھے، آج بھی ہیں اور ان شاء اللہ آئندہ بھی رہیں گے۔ اس وقت ہمارا روئے سخن یہ ہے کہ جانشین حضور مفتیِ اعظم ہند قاضی القضاۃ حضرت علامہ شاہ محمد اختر رضا قادری ازہری قدس سرہ کے بھی بے پناہ فیوض وبرکات رہے۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے عقیدت مندانہ رشتے اپنے مرکز سے آج بھی ہیں۔ حضور تاج الشریعہ قدس سرہ کا وصال: 7 ذوقعدہ 1439ھ مطابق 20 جولائی 2018ء میں ہوا۔ آپ کے وصال کی اندوہناک خبر سے ہند اور بیرون ہند صفِ ماتم بچھ گئی۔ آپ کی مقبولیت تو آپ کی حیات ہی میں شہرہ آفاق تھی، جس شہر میں قدم رکھ دیتے تھے، اس پورے صوبے اور علاقے میں خوشبو پھیل جاتی تھی۔ آپ علوم وفنون کے بحرِ ذخار اور شعر وادب کے منفرد المثال دبستان تھے۔ جب آپ عربی میں تکلم فرماتے اور کوئی تحریر لکھتے تو ایسا لگتا تھا کہ عجمی نہیں بلکہ عربی ہیں۔ آپ بلاشبہہ وارثِ علوم اعلیٰ حضرت اور تقویٰ شعاری میں سرکار مفتیِ اعظم ہند کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے آپ سرپرست تھے، آپ اپنی زبان وقلم سے بارہا اس کا ذکر فرماتے تھے۔ حضور حافظِ ملت نور اللہ مرقدہ کا ذکر خیر بھی بڑے والہانہ انداز میں فرماتے تھے۔ حضور حافظ ملت کے عرس کے مواقع پر بھی آپ کی آمد ہوئی ہے۔ مجلسِ شرعی جامعہ اشرفیہ کے بھی آپ سرپرست تھے۔ فیصل بورڈ مجلسِ شرعی کے بھی رکنِ اعلیٰ تھے، ہم نے بارہا مجلسِ شرعی میں آپ کی زیارت کی ہے۔ اگر مبارک پور کے قرب وجوار میں تشریف لاتے تو مبارک پور جامعہ اشرفیہ بھی جلوہ گر ہوتے تھے۔ اہلِ اشرفیہ بھی بڑی عقیدت ومحبت سے آپ اور آپ کے رفیقوں سے مسلسل رابطے میں رہتے۔ گھنٹوں انتظار کیا جاتا، جامعہ اشرفیہ کے طلبہ لائن لگا کر نعروں کی گونج میں آپ کا خیر مقدم کرتے۔ جامعہ اشرفیہ کے اساتذۂ کرام کا ایک بڑا طبقہ آپ سے سلسلۂ بیعت کا شرف رکھتا ہے، جب کہ چند اساتذہ خلافت واجازت کی سعادت بھی رکھتے ہیں۔ عقیدت مند تو تمام اساتذہ اور طلبہ ہیں، اللہ تعالیٰ اس عقیدت وارادت کی عمر دراز فرمائے۔ آمین۔

یاد آوری اور دعا گوئی کا ایک یادگار واقعہ:

سرِ دست ہمیں لکھنا یہ ہے کہ راقم مبارک حسین مصباحی بھی ان سے حد درجہ عقیدت ومحبت رکھتا ہے۔ ان کے وصال پر ملال کے موقع پر ہم نے جامعہ اشرفیہ کے ترجمان ماہ نامہ اشرفیہ مبارک پور میں آٹھ صفحات پر مشتمل اداریہ بھی تحریر کیا تھا اور اس شمارے میں جامعہ اشرفیہ کے بزرگوں اور دیگر اساطین اہلِ سنت کی نگارشات بھی شائع کی تھیں اور بفضلہ تعالیٰ یہ نورانی سلسلہ متعدد ماہ تک جاری رہا۔ اس میں ہم نے بہت کچھ اپنی عقیدت کیشیوں کی داستان سپردِ قلم کی تھی۔ اس وقت ہمیں یہ عرض کرنا ہے کہ چند برس قبل بریلی شریف سے اپنے وطن شاہ آباد ضلع رام پور جاتے ہوئے ہمارا انتہائی خطرناک ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا، خیر یہ ایک تفصیل طلب موضوع ہے۔ ہوا یہ کہ دو تین ماہ کے بعد ہم جامعہ اشرفیہ مبارک پور حاضر ہوگئے، بزرگوں اور احباب نے دعائیں دیتے ہوئے خوشیوں کا اظہار فرمایا۔ محبِ گرامی وقار حضرت مولانا محمد طفیل احمد مصباحی سابق نائب مدیر ماہ نامہ اشرفیہ مبارک پور، بریلی شریف تشریف لے گئے، نماز وفاتحہ سے فراغت کے بعد برادر گرامی حضرت مولانا مفتی عاشق حسین کشمیری دام ظلہ العالی سے ملاقات ہوگئی، وہ بڑے تپاک سے ملے، انھوں نے فرمایا: آپ پہلے کھانا کھا لیجیے، جب کھانے سے فارغ ہوگئے تو انھوں نے فرمایا کہ اب آپ آرام کر لیجیے۔ حضرت مولانا محمد طفیل احمد مصباحی نے دریافت کیا کہ آپ کیا کریں گے؟ انھوں نے جواب عنایت فرمایا کہ میں حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کے پاس بیٹھوں گا، وہاں فتاویٰ رضویہ کا عربی ترجمہ ہو رہا ہے۔ آپ نے بھی فرمایا کہ حضور ...

خلافت واجازت اور سندِ حدیث

تاج علمائے شریعت، بخششوں والے علمی خاندان کی آخری نشانی

مولانا محمد ظفر الدین برکاتی ایڈیٹر ماہ نامہ کنز الایمان دہلی شریف

محب گرامی مولانا ازہر القادری نے بتایا کہ تاج علمائے شریعت حضرت مفتی محمد اختر رضا خان ازہری بریلوی کے دوسرے سالانہ عرس کے موقع پر معیاری اردو روز نامہ "شان سدھارتھ" اتر پردیش ایک خصوصی ضمیمہ شایع کرنے جا رہا ہے جس میں کم زور اہل سنت دہلی شریف کی حاضری لازم ہے اور خوش خبری سنائی کہ ہمارا ایک معیاری تعارفی مضمون پہلے سے ان کے پاس دستیاب ہے جسے وہ ضمیمہ میں شامل کرنے جا رہے ہیں لیکن "دوستانہ کلمات خیر مقدم" سے دست برداری برداشت نہیں، اس لئے "تعارف نگاران تاج الشریعہ" کی "عرسی بزم ازہر" میں کم زور اہل سنت اب شاداں وفرحاں شریک ہے۔

ہم علم وفضل کی تسلیم وحیثیت اور فقہ وفتاویٰ کی شہرت ومقبولیت کے اعتبار سے خانوادہ رضا بریلوی کو اک خوش نصیب گھرانہ سمجھتے ہیں اور بخششوں بھری عاشقانہ شاعری اور نعت گوئی کے لحاظ سے اس سے کہیں زیادہ خوش نصیب سمجھتے ہیں، تاج علمائے شریعت حضرت مفتی محمد اختر رضا خان ازہری قادری بریلوی اسی خوش نصیب گھرانہ کے آخری علمی چشم وچراغ تھے، ذاتی طور پر حضرت ازہری میاں ایک عظیم عالم دین تھے اور فقیہ ومفتی بھی، سواد اعظم اہل سنت وجماعت کی دو عالمگیر دعوتی تحریکوں دعوت اسلامی اور سنی دعوت اسلامی پر عجیب وغریب تبصرہ کے علاوہ ہمیں حضرت ازہری میاں کی کسی بات اور فیصلہ وفتوی پر کوئی اعتراض نہیں کیوں کہ ہر عالم دین اور مفتی وفقیہ اپنے علم وتحقیق اور مطالعہ ومشاہدہ کی بنیاد پر ہی کوئی فیصلہ دیتا ہے اور فتوی جاری کرتا ہے اور سچی بات یہ ہے کہ سفر کی مصروفیات اور آخری حیات میں قدرتی معذوری کے باوجود حضرت ازہری میاں نے جتنا علمی وتصنیفی کام کیا ہے، وہ انہی کا حصہ ہے جس کا صدقہ ہمیں مل جائے، وہی ہماری خوش قسمتی ہوگی۔ حضرت ازہری میاں کا تذکرہ ہوتے ہی ہمارے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ کاش حضرت کا مزار، جامعۃ الرضا کے صحن میں ہوتا تو آج یہ تعلیمی ادارہ ایک دینی عصری دانش گاہ بننے کے قریب ہوتا کیونکہ سبھی اہل ثروت اور ملک وملت کے خیر خواہ مریدین ومعتقدین کی نظر میں یہ ادارہ برابر ترقیاتی توجہ کا مرکز ہوتا لیکن وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے ...

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی فقہی بصیرت اور فتاویٰ ازہریہ ایک تحقیقی مطالعہ

... الہند، مرجع الفتاویٰ، مقتدائے اہل سنت، فخر ازہر، شیخ طریقت، مرشد کامل، مرد حق آگاہ، غواص بحر شریعت ومعرفت، وارث علوم اعلیٰ حضرت، مظہر حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم، سیدنا، سندنا، مرشدنا، تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمہ شمالی ہندوستان کے مشہور علمی خانوادہ مہبط علم ودانش، مرکز معرفت وشریعت اور مخزن رشد وہدایت خانوادہ رضا کے چشم وچراغ، سچے جانشین اور علمی یادگار تھے۔

تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ترجمہ نگاری، المعتقد المنتقد کی روشنی میں

تحریر: مولانا فیاض احمد برکاتی مصباحی، شراوستی، جامعہ اہلسنت نور العلوم عتیقیہ، مہراجگنج بازار ترائی ضلع بلرامپور (یوپی)

تاج الشریعہ فقیہ اسلام قاضی القضاۃ فی الہند علامہ الشاہ اختر رضا خان ازہری (1439ھ) علیہ الرحمہ والرضوان پندرہویں صدی کی ان اسلامی بزرگ شخصیات میں سے ایک ہیں جن کے نام اور کام سے اہل اسلام کا ہر پڑھا لکھا طبقہ متعارف ہے ...

تاج الشریعہ! جہانِ علوم وفنون

(مفتی) عبد المالک مصباحی، بانی دارین اکیڈمی، جمشید پور۔

علامہ محمد اسماعیل عرف اختر رضا خاں ازہری ۲۳ نومبر ۱۹۴۳ء کو ہندوستان کے مشہور علمی خانوادہ محلہ سوداگران بریلی یو.پی میں پیدا ہوئے۔ ہندوستانی دینی درس گاہوں میں مروجہ علوم سے فراغت کے بعد بیس سال کی عمر میں ۱۹۶۳ء میں عالم اسلام کی شہرۂ آفاق درس گاہ جامعہ ازہر مصر میں "کلیہ اصول الدین" میں داخلہ لے کر ۱۹۶۶ء میں جامعہ ازہر کا امتیازی ایوارڈ اس وقت کے مصری صدر جمال عبد الناصر کے ہاتھوں حاصل کیا۔ ۱۹۶۷ء میں دار العلوم منظر اسلام بریلی سے تدریس کا کام شروع کیا ...

جو تم کو دیکھ چکا ہو وہ اور کیا دیکھے

الشیخ نفیس احمد قادری
جامعہ ازہر قاہرہ مصر

نمونۂ سلف خلف وارث علوم امام احمد رضا حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا وصال ہوئے آج دو سال ہونے جا رہا ہے ...

عالم اسلام کو عرس تاج الشریعہ مبارک ہو

مفتی محمد ابو طالب نوری فیضی دار العلوم نور العلوم کٹھی سلطان پور یوپی

فقیہ اسلام تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خان ازہری قادری بریلوی 1943 عیسوی میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبیرہ حضور مفسر اعظم ہند علامہ ابراہیم رضا خان کے گھر پیدا ہوئے ...

... اپنے نانا جان اور والد ماجد کو یکتائے زمانہ پایا آپ کی تعلیم بریلی شریف جامعہ ازہر مصر میں ہوئی دوران تعلیم بھی آپ امتیازی نمبروں سے پاس ہوتے رہے فراغت کے بعد 1967ء میں اپنے مادر علمی جامعہ منظر اسلام بریلی شریف میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا چند ہی سالوں کے بعد آپ کو جامعہ کا صدر مدرس اور شیخ الحدیث بنا دیا گیا آپ نے اپنی ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی نبھایا اور جامعہ کی شہرت ومقبولیت میں چار چاند لگا دیئے جب مصروفیتوں کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا اور درس وتدریس کا مشغلہ مستقل جاری رکھنا ممکن نہ رہا تو آپ نے اپنے دولت کدہ بیت الرضا میں مخصوص اوقات میں درس وتدریس کی محفل سجائی اس حلقہ درس میں تینوں جامعات منظر اسلام اور مظہر اسلام اور جامعہ نوریہ کے طلبہ کی بڑی تعداد جمع ہوگی اور خوب فیض اٹھایا حضرت تاج الشریعہ عصر حاضر کے ان برگزیدہ علمائے دین مفسرین ومحدثین فقہا ومتکلمین مفتیان شرع متین میں ممتاز حیثیت کے حامل تھے جن کے وجود مسعود سے بیشمار مخلوق خدا مستفیض ہو رہی تھی حضرت تاج الشریعہ کی ذات گرامی عطیہ خداوندی تھی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم تمام مسلمانان اہلسنت کو حضور تاج الشریعہ کے فیض وبرکات سے مالا مال فرمائے آمین۔

حضور تاج الشریعہ اپنے خاندان کی نظر میں

مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابو العلائی جامعۃ المدینہ فیضان رضا، بریلی شریف

کسی بھی شخصیت کے تعارف کے لیے جہاں اہل فکر وشعور، ارباب علم ودانش اور اصحاب بصیرت وقیادت کے تاثرات اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اس سے کہیں زیادہ اس شخصیت کے بارے میں اردگرد رہنے والے اور افراد خانہ کے تاثرات کی اہمیت ہوتی ہے کیوں کہ مثل مشہور ہے کہ "گھر کی مرغی دال برابر" لیکن اگر گھر کی شخصیت کو گھر کے افراد ہی ...

کہکشاں کی انجمن میں جیسے ہو ماہ تمام

مفتی محمد رابع نورانی
بدری استاذ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف وسجادہ نشین آستانہ حضور بدر ملت علیہ الرحمہ بڑھیا سدھارتھ نگر (یوپی)

چمنستان اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا کے گل سرسبد حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ کی شخصیت دنیائے اسلام کے لئے محتاج تعارف نہیں، آپ کی شخصیت بڑی ہمہ جہت وہمہ گیر تھی، اپنے عہد اور ملک بلکہ کہہ لیجئے کہ پورے عالم اسلام پر آپ نے اپنے کارناموں کے گہرے نقوش چھوڑے ...

www.muftiakhtarrazakhan.com

7 SHAN-E-SIDDHARTH
URDU DAILY SIDDHARTH NAGAR
Saturday 27 June 2020
روزنامہ "شان سدھارتھ" کا خصوصی ضمیمہ بموقع عرس تاج الشریعہ علیہ الرحمہ
شان سدھارتھ
SHAN-E-SIDDHARTH

حسن یوسف سے تھا جن کو حصہ ملا

فدائے تاج الشریعہ ابو الخطیب
مولانا محمد صادق اشرف قادری رضوی
مسند نشین: خانقاہ اہل سنت قادریہ
برکاتیہ رضویہ اورنگی شریف، پاکستان

عزیزو! ہمارے مرشد کریم قبلہ من، محب العلم والسنن، نائب نانائے حسنین وحسن رضی اللہ عنہما مرشد کریم حضور تاج الشریعہ الامام محمد اختر رضا خان الازہری رضی المولی تعالیٰ عنہ بالرضا السرمدی پر صفراوی عمامہ بہت جچتا تھا۔

حسن یوسف سے تھا جن کو حصہ ملا
ان کی پیاری ملاحت پہ لاکھوں سلام

ولادت حضور تاج الشریعہ: مرشد کریم علیہ الرحمۃ اللہ الرحیم حضور حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد حامد رضا خان علیہ الرحمہ کے وصال مبارک کے چھ ماہ بعد 1362ھ میں پیدا ہوئے آپ کو حضور حجۃ الاسلام کے حسن کا مظہر کہا جاتا ہے حضور حجۃ الاسلام کے چہرہ زیبا کی زیارت کرکے بہت سے ہندو غیر مسلم ایمان لے آئے

حجۃ الاسلام وہ حامد رضا بابائے من
تم کو بن دیکھے ہماری زندگی اچھی نہیں

والد ماجد حضور تاج الشریعہ: آپ کے والد گرامی حضور مفسر اعظم ہند مادر زاد ولی اور ہم زبان اعلیٰ حضرت تھے آپ کے والد گرامی نے میں اپنی ظاہری حیات میں دوران طالب علمی اپنی جانشینی اور لوگوں کے مجمع میں عبا ودستار بندی فرمادی تھی علالت کی وجہ کر آپ کو بولنے میں دقت ہوتی تھی لیکن کلمہ شریف درود اسم اعظم بلا تکلف صاف پڑھتے خدام وحاضر باش لوگ عرض گزار ہوتے۔ عنقریب میرا اختر طلوع ہونے والا ہے، حضور! بیان فرمائیں۔تقریر کریں۔بڑے سنجیدہ لہجے میں ارشاد فرماتے نہیں اب بولنے کی اجازت نہیں۔عنقریب میرا اختر طلوع ہونے والا ہے جو باطل پر رجما للشیطین بن کر نازل ہوگا اہل حق اس کے گرد جمع ہوں گے میں اس جا سے غروب ہو جاؤں گا: حضور مفسر اعظم جانتے تھے کہ اب میری طبعیت ایسی ہے کہ میں وصل مولی سے سرشار ہونے والا ہوں مگر پھر بھی حضرت علامہ عبدالتواب مصری رضوی علیہ الرحمہ کی گزارش پر اپنے جانشین اور لائق وفاق فرزند کو دنیا کی عظیم یونیورسٹی جامعہ ازہر بھیجا وہاں کے اساتذہ منظر اسلام میں فراغت پانے والے اس خاندان رضویہ کی آبرو کی ذکاوت وذہانت کو دیکھ کر خوش اور حیران ہو جاتے، آپ کے ساتھی مولانا شمیم اشرف قادری رضوی ازہری قبلہ کے والد کا انتقال ہو گیا انھوں نے حضور مفسر اعظم کے حضور خط لکھا پڑھ کر ہمدیدہ فرمایا: اختر میاں کے ساتھ بھی ایسا ہو گا وہ یہاں نہیں ہوں گے اور میرا انتقال ہو جائے گا۔حسن بھی فدا ہے جن پر: پی آئی بی کالونی میں ایک بار مرشد کریم کی زیارت کے لیے حاضر تھا حضرت مغرب کے بعد تشریف لاتے تھے گاڑی سے اترے اترتے وقت بھی تیمن کا خیال رکھا سبحان اللہ، اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے دو پلی بریلی شریف والی ٹوپی پہنی ہوئی تھی حضرت نے فرمایا عمامہ شریف کہاں ہیں لاو، پیش کی گئی اسی وقت قبلہ رو ہو کر باندھ لیا اور پیلا جبہ پہن کر عالمانہ جلال صوفیانہ جمال کے ساتھ صوفے پہ بیٹھ گئے اللہ اللہ کیا حسن تھا کیا رونق تھی۔

آپ چہرہ دکھلیں تو دیکھتے رہ جایں گیں
نور سے پر نور وہ گلفام ہے، اختر رضا

میں ہاتھ باندھے اشکوں کی سوغات لیے دیدار کرتا رہا اور ہاں دیدار مرشد برحق عبادت سمجھ کر کرتا رہا قال النبی ؟ النظر الی وجہ العالم عبادۃ،

ان کا چہرہ دیکھنا بھی ہے عبادت میں شمار، عاشقو!۔!
انعام ہے، اکرام ہے اختر رضا

کنز العمال کتاب الفضائل میں حدیث شریف ہے جب غزوہ بدر کے دن مسلمانوں کی نصرت کے لیے سید الملائکہ جبرائیل امین علیہ السلام فرشتوں کی فوج لیکر اترے تھے سید الملائکہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام پیلے (yellow) رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے حضرت سیدنا زبیر بن عوام (المتوفی: ۳۶ھ) رضی المولی المنعام کی صورت میں تھے (کنز العمال، کتاب الفضائل فضائل الصحابہ الزبیر بن العوام: الحدیث: 36622 الجز: ۱۳ صفحہ: 90 دار الکتب العلمیہ بیروت) ملک شام کے ایک عظیم عالم دین حضور پرنور تاج الشریعہ کی زیارت کے لیے ان کے اعزاز میں سجی محفل میں آئے، وہاں طریقہ یہ ہوتا ہے جان محفل کو ایک ممتاز جگہ بیٹھاتے ہیں مہمان علما ان کے سامنے کرسی پر موجود ہوتے ہیں باری باری سب کو مائک پیش کی جاتی ہے کہ چیف گیسٹ کے لیے تعارفی اصلاحی تحسینی یا تنقیدی کمنٹس دیں۔ایک عالم دین جن کا نام ابھی ذہن میں نہیں آ رہا مجھے یہ واقعہ برادر طریقت علامہ عامر اخلاق الشامی الرضوی نے سنایا ۲۰۱۴ میں غالبا سنایا تھا جب وہ شامی بزرگ آئے تو تھوڑی دیر حضرت کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے پھر مرشد کریم حضور تاج الشریعہ کے پاس گئے گھٹنوں کے بل زمین پہ بیٹھے حضور تاج الشریعہ کے قدموں کو بوسہ دیا مصافحہ کرکے اپنی نشست پہ آ گئے روتے ہوئے، دیدار مرشد کریم کرنے لگے جب ان کی خدمت میں تاثرات کے لیے مائک پیش کی گئی تو روتے ہوئے فرمایا۔میں نے حدیث شریف میں پڑھا تھا جبریل علیہ السلام پیلا عمامہ باندھے ہوئے بدر کے دن اترے تھے میں حدیث شریف پڑھ کر سوچتا تھا کہ غزوہ بدر کے دن فرشتوں کے سردار جبرائیل امین علیہ السلام انسانی روپ میں صفرا (پیلا) عمامہ باندھے کیسے لگ رہے ہونگے۔آج جب احمد رضا خان الہندی کے پوتے کو دیکھا تو بے ساختہ دل نے گواہی دی جب امام اختر رضا الہندی اتنے خوبصورت لگ رہے ہیں تو جبرائیل کتنے خوبصورت لگتے ہونگے۔۔۔(مفہومی ترجمہ)

کس سے دوں مثال کہ وہ بے مثال ہیں
اختر رضا تو ساقی کوثر کے ناب ہیں

قدر والے جانتے ہیں عز وشان مرشدی: مدینہ منورہ زادھا اللہ تعالیٰ شرفا وتکریما میں ایک معروف بزرگ ہیں شیخ حبیب زین اہل مدینہ ان کے ابدال وقت اور غوث زماں ہونے کا اقرار و اعلان کرتے ہیں، بہت وجیہ اور بافیض ولی ہیں ایک دن مرتبہ رات 2 بجے کے وقت حضور پرنور تاج الشریعہ گنبد خضرا علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے حاضری دے کر واپس اپنے آرام گاہ تشریف لیجا رہے تھے اور شیخ حبیب زین صاحب بارگاہ مصطفیٰ ؟ میں حاضری کیلیے حاضر ہو رہے تھے جب شیخ حبیب زین حفظہ اللہ ؟ کی نگاہ حضور تاج الشریعہ پہ پڑی تو شیخ مچل گئے اور حضور تاج الشریعہ کی طرف بے تابی سے بڑھے اور حضور تاج الشریعہ کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دے دیا اور مرشد برحق حضور پرنور تاج الشریعہ کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور تاج الشریعہ سے عرض گزار ہوئے، یا شیخ۔ مجھے اپنی خلافت واجازت سے نوازدیں

مرشد برحق کا عاشق جہاں رہے: برادر طریقت مولانا سید زمان علی جعفری رضوی سلمہ المولی العلی نے رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ کی 27ویں شب کو ایک ملاقات میں بتایا جو اس واقعہ کے خود چشم دید گواہ ہیں کہ حضور پرنور تاج الشریعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قیام جدہ میں تھا آپ حجامت بنوا رہے تھے ایک بزرگ (جن کا نام اس وقت ذہن میں نہیں) آئے وہ جدہ میں بڑے معروف بزرگ تھے لوگوں سے کم ملتے بہت کم ہی گفتگو فرماتے حضور پرنور مرشد کریم تاج الشریعہ کی خدمت میں کچھ دیر حضرت کو دیکھتے رہے پھر آپ کے تراشیدہ بال اٹھائے پانی میں گھولا اور پی لیا اس کے بعد فرمانے لگے یہ وہ ہیں جن کا عاشق دور رہے یا قریب محروم نہیں رہے گا۔

قبر سے حشر تک چین سے رہو گے: مجھے اچھی طرح یاد جب میرے کریم مرشد ۲۰۱۴ میں پاکستان کے آخری دورہ فرمایا تھا برادر طریقت علامہ یونس شاکر قادری رضوی صاحب نے التجا کی حضور کچھ نصیحت فرمایے۔بلغم کی وجہ کر آواز پھسل جاتی تھی بیت ٹھہر ٹھہر کر بدقت کلام فرماتے تھے لیکن اس دن میرے کریم مرشد کا عالمانہ جلال صوفیانہ جمال اور مضبوط ایمان کی تابانی ان کی چہرے سے ظاہر تھی۔ان نصاح میں سے ایک جملہ یہ بھی ہے "سنی کی یاری سنی کی رشتے داری اسی سے ہے جو مصطفیٰ کا ہے جو مصطفیٰ کا نہیں وہ خون کا بھی رشتے دار ہے تو خدا کی قسم سنی کا اس سے کوئی تعلق نہیں، مسلک اعلیٰ حضرت ہی مسلک اہلسنت ہے اگر یہ مسلک سلامت لے کر جاو گے تو قبر سے لیکر حشر تک ہر جگہ چین سے رہو گے"

حکمت سے بھرپور انداز: ہمارے ایک مخلص وکرم ابو القاسم ضیائی الرضوی حفظہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں: کہ شام میں علما کی ایک انجمن میں سوال وجواب کا سلسلہ تھا کچھ ناعاقبت اندیشوں نے فساد برپا کرنے کی نیت سے حضور پرنور تاج الشریعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے ابن تیمیہ کے بابت سوال کیا کہ آپ اسے کیا سمجھتے ہیں۔اللہ! اللہ! کیا شان فراست مومنانہ اور اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر من نور اللہ، کا ثبوت ظاہر ہوا، ارشاد فرمایا: میں اپنے طرف سے کیا کہوں میں نے تو ابن تیمیہ کو دیکھا بھی نہیں ہے نا وہ میرے شہر کے باسی تھے البتہ انہی کے شہر سے تعلق رکھنے والے ان کے زمانے میں موجود علمائے کرام کے اقوال اس کے بابت آپ کے سامنے رکھتا ہوں پھر علمائے امت کے اقوال بیان کر کے اس کے عقائد و نظریات کارد کرنا شروع کر دیا

جن کی ہیبت سے ہے نجد میں زلزلہ
اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

جانشین حضور صدر الشریعہ سلطان المحدثین حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی رضوی دام ظلہ علینا بالفوز الجلی کے ان دعاوں پر یہ مضمون روکتا ہوں جو انھوں نے تدفین کے بعد رقت انگیز آخری مرکزی دعا فرمائی تھی: حضور تاج الشریعہ کے فیضان کو عام سے عام تر فرما ہمیشہ عام رکھ۔یااللہ: جو ان کو دستگیری کیلیے پکارے تو اس دستگیری کیلیے پکارے تو اس کی دستگیری فرما اس کی حاجت روائی مشکل کشائی فریاد رسی فرما

اختر قادری خلد میں چل دیے
ان کی پیاری سکونت پہ لاکھوں سلام

☆☆☆

مسلکِ اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو

ابوسنان عتیق الرحمٰن رضوی، مالیگاؤں

اسلاف شناسی، بزرگوں کے تذکرے، مشائخ کا ذکر اخلاف کے لیے مشعل راہ ہیں۔ان کی حیات طیبہ کے تابندہ نقوش ہر دور وزمانے کے لیے قابل عمل اور راہبر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ماضی قریب میں جن بزرگوں نے اپنے علم وفضل، تقویٰ وطہارت اور روحانیت سے اسلام کی بے لوث خدمات انجام دی ہیں ان میں مرشد کریم حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ کی ذات گرامی بھی محتاج تعارف نہیں، آپ کے علمی ورثے سے آج بھی تشنگان علم ومعرفت سیرابی حاصل کر رہے ہیں۔ خانوادہ رضویہ کا یہ درخشندہ آفتاب عالم اسلام میں اپنی علمی شعاعوں کو بکھیرتا ہوا، ذی قعدہ ہجری ر۲۰ جولائی ءکو ذکر خدا میں مشغول سفر خلد کو چل دیا۔

مَن مَاتَ یَقُولُ اللہ
ذَاکَ الخَالِدُ مَحیَاہ
(حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ)

یہ ایک ایسا ناقابل تلافی نقصان تھا، جس کا افسوس نہ صرف خانوادہ امام اہل سنت، برصغیر کے علما ومشائخ کو تھا بلکہ دنیا بھر سے مشائخین عظام نے اپنے غم، اس نعمت کے اٹھ جانے پر افسوس اور آپ کے وصال سے ہونے والے علمی، روحانی خلاء کے مستقبل قریب میں پُر نہ ہونے کا اظہار کیا۔آپ کے جلوس جنازہ کا منظر کون بھول سکتا ہے؟ سروں کے سمندر محاورے کا نظارہ ہم نے ماتھے کی آنکھوں سے کیا۔صورت ایسی پیاری پیاری آج بھی تصور میں جگ مگ جگ مگ کرتی ہے، نورانی سراپا جو بلا مبالغہ ہزاروں دلوں کی دھڑکن تھا، جس کے دیدار کی ایک جھلک پانے کے لیے لوگ میلوں سفر کر کر کے آتے، جہاں آپ کی آمد ہوتی عاشقان رسول کا سیلاب امنڈ جاتا۔وہ اب ہم میں نہیں، مگر آپ کی تعلیمات، ارشادات، مواعظ عالیہ آج بھی ہماری رہنمائی کر رہے ہیں۔

مسلکِ اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو
زندگی دی گئی ہے اسی کے لیے

آپ کے وصال پر ہزاروں علما، مشائخ، اداروں، تنظیموں نے اظہار افسوس اور تعزیتی پیغامات اور تعزیتی نشستوں کا اہتمام کیا، عرس چہلم پر درجنوں اخبارات ورسائل نے خصوصی نمبرات اور ضمیموں کی صورت میں آپ کو خراج عقیدت پیش کیا۔آپ کی حیات وخدمات کے حوالے متعدد کتب، رسائل منصۂ شہود پر آئے۔پہلے عرس پر اس میں مزید اضافہ ہوا۔اور اب بھی اپنے اس عظیم محسن، قائد ورہبر کو خراج عقیدت پیش کیا جا رہا ہے۔اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

عزیز مکرم حضرت مولانا کلام احمد ازہر القادری صاحب اپنے اخبار۔شان سدھارتھ نگر۔کا خصوصی ضمیمہ دوسرے عرس تاج الشریعہ کی مناسبت سے شائع کر رہے ہیں۔کثرت کار کے سبب نئے مضمون کے ساتھ آپ کی ہم رکابی سے محروم رہا، مگر سیدی حضور تاج الشریعہ کی بارگاہ میں خراج عقیدت کے بطور یہ چند سطریں ارسال ہیں، اس نیت سے کہ فیضان تاج الشریعہ سے مستفیض ہو جاوں۔اللہ پاک آپ کی اس کاوش کو قبول ومنظور فرمائے، اور ہم سب پر فیضان حضور تاج الشریعہ کی قائم ودائم فرمائے۔آمین: بجاہ النبی الامین، وبحق الغوث الاعظم محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تاج الشریعہ کی نعتیہ شاعری

مولانا محمد احسان شمسی علیگ (پرنسپل) "العزیز کانونٹ اسکول" گھوسی مئو

نعت نگاری فی نفسہ ایک مہتم بالشان صنف شاعری ہے، اس افتخار کا بنیادی سبب اس صنف شاعری کا سید الانبیا خاتم پیغمبراں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہونا ہے، شاعر دربار رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے لے کر آج تک ہزاروں شعرانے رحمت کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گلہائے نعت پیش کیے ہیں انہیں شعرا میں خانوادہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے چشم وچراغ حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ بھی ہیں، آپ کو جہاں اپنے خاندان، بالخصوص اعلیٰ حضرت سے دیگر کمالات ورثہ میں ملے ہیں وہیں موزونی طبع، خوش کلامی، شعر گوئی اور شاعرانہ ذوق بھی ورثہ میں ملا ہے، آپ کی نعتیہ شاعری امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے کلام کی گہرائی وگیرائی، استاد زمن کی رنگینی وروانی، حجۃ الاسلام کی فصاحت وبلاغت اور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی سادگی وخلوص کا عکس جمیل نظر آتی ہے، آپ کی شاعری معنویت، پیکر تراشی، سرشاری وشیفتگی، حلاوت وملاحت، جذب وکیف اور سوز وگداز کا نادر نمونہ ہے، سوز دروں اور ادبی کیف وسرور ہر ہر مصرعے سے عیاں ہے، صداقت افکار، رفعت تخیل، شائستگی مضامین ایسی خصوصیات ہیں جو آپ کے نعتیہ کلام کو چار چاند لگاتی ہیں، آپ نے اپنی نعتوں میں فضائل نبوت، عشق رسالت، احکام رسول کی متابعت، سیرت طیبہ کا اتباع، نیز مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق، خاک مدینہ میں ملنے کی آرزو، در جاناں پر جان کا نذرانہ پیش کرنے کی خواہش، بے ثباتی دنیا کا ذکر، وسیلہ شفاعت، وصل محبوب کی تڑپ اور غم جاناں کی کسک جیسے اہم موضوعات کی ترجمانی کی ہے، تاج الشریعہ کی شاعری صوفیانہ آہنگ کی عکاسی اور حال دل کی ترجمانی کرنے میں جمالیاتی طرز اظہار لیے ہوئے ہے، غزلیہ انداز میں تقدیسی شاعری کرتے ہوئے آپ نے بڑی ادیبانہ مہارت اور عالمانہ ہنر مندی کا مظاہرہ کیا ہے، کہیں بھی لب ولہجہ بوجھل محسوس نہیں ہوتا اور نہ ہی شریعت مطہرہ کے تقاضوں کے برعکس کوئی مضمون آپ کے کلام میں نظر آتا ہے، محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں والہانہ وارفتگی کے ساتھ ساتھ نغمگی وموسیقیت، سلاست وصفائی، ترکیب سازی اور سوز دروں جیسے اہم ترین جوہر آپ کے کلام میں پنہاں ہیں، جسے پڑھ کر اہل نقد ونظر یقینا داد وتحسین کے لیے مجبور ہو جائیں گے -

جس کی تنہائی میں وہ شمع شبستانی ہے ☆☆ رشک صد بزم ہے اس رند خرابات کی رات
شام تنہائی بنے اشک ہزاراں انجمن ☆☆ یاد جاناں دل میں یوں دھوم مچائے خیر سے

تاج الشریعہ کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے یہ مختصر تحریر صرف عشاق تاج الشریعہ میں اپنا نام درج کرانے کی غرض سے لکھی گئی ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مصنف تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا فیضان علم ہم پر جاری فرمائے -آمین

نازاں تھی جن پہ مفتی اعظم ذات پاک

مولانا محمد شعیب رضا نظامی فیضی نظامی گورکھ پوری
دار العلوم امام احمد رضا بندیشر پور، اسکا بازار، سدھارتھ نگر

اللہ رب العزت نے خانوادہ رضا (بریلی شریف) کو جن فضائل وکمالات سے نوازا ہے وہ جگ ظاہر ہے، اس خانوادہ کی سب سے بڑی خوبی عشق رسول میں سرشار ہونا اور اسوۂ رسول پہ کچھ اس طرح کار بند ہونا ہے کہ دنیا ہزار مخالفت کے باوجود ان کے قصیدے پڑھنے پر مجبور ہو جائے۔بات اس وقت کی ہے جب حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ بریلی شریف سے عالمی شہرت یافتہ یونیورسٹی "الجامعۃ الازہر" قاہرہ (مصر) بغرض تعلیم تشریف لے گئے، چوں کہ الجامعۃ الازہر صرف اور صرف دینی دانش گاہ نہیں بلکہ عصری علوم وفنون کا مرکز ہے، ساتھ ہی وہاں مختلف خطوں اور مختلف عادات واطوار اور مختلف نظریات کے مالک طلبہ رہتے ہیں۔ان کے درمیان اپنے نظریے پہ قائم رہنا بڑا دشوار کام ہوتا ہے لیکن جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو آپ کے طرز عمل پہ اس کا کوئی اثر نہ پڑا۔بلکہ جیسے آپ اپنے یہاں رہ کر شعائر شریعت کے پابند تھے ویسا ہی وہاں بھی رہے، اور جب امتیازی نمبروں سے پاس ہو کر اپنے وطن لوٹے تو خود حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان نے اسٹیشن جا کر آپ کا استقبال کیا اور دعائیں دیتے ہوئے فرمایا کہ یونیورسٹیوں کی ہوا آپ کو نہ لگی ورنہ تو بہت سارے لوگ وہاں جا کر اپنا حلیہ ہی بدل لیتے ہیں۔

تاج الشریعہ! جامع محاسن وکمالات

مولانا کمال احمد علیمی

ہندوستان میں امام احمد رضا محدث بریلوی کا نام چاند وسورج کی طرح درخشندہ وتابندہ ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان ساری صلاحیتوں کا مالک بنایا تھا، جو مسائل ووقائع کو حل کرنے کے لیے درکار ہوتی ہیں، آپ چودہویں صدی کے مجدد تھے، اجتہادی شان کے مالک تھے، آپ کے بعد آپ کے خاندان میں اللہ تعالیٰ نے عظیم ہستیوں کو پیدا فرمایا، انھیں میں سے ایک عظیم ہستی تاج الشریعہ حضرت علامہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری کی ذات والاصفات ہے۔رب کریم نے آپ کو اپنے دور کا امام بنایا تھا آپ کو ان تمام اوصاف وکمالات کا حامل بنایا تھا جو امام وقت کے لیے ضروری ہیں، آپ مفسر، محدث، فقیہ، مفتی، متکلم، اور بہت کچھ تھے۔(**جہان تاج الشریعہ، ص:۴۰۰**)

تاج الشریعہ اور حاشیہ صحیح بخاری

تحریر: مولانا محمد سلمان رضا خان حنفی قادری جامعی ازہری استاذ جامعہ اسلامیہ روناہی، ایودھیا (فیض آباد) یوپی

وارث علوم اعلیٰ حضرت، تاج الشریعہ، بدر الطریقہ، حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری حنفی ازہری رحمۃ اللہ علیہ عبادت وریاضت، تقوی وطہارت اور تصلب فی الدین میں یکتائے زمانہ تھے، آپ غزالی دوراں بھی تھے اور رازی دہر بھی، فقیہ عصر بھی تھے اور محدث زماں بھی، آپ کی ہمہ جہت شخصیت علوم ومعارف کا بحر بیکراں تھی۔میری کیا بساط کہ آپ کے کمالات ومحاسن، فضائل وخصائل، اور اوصاف حمیدہ کو حوالہ قرطاس کروں، بس نذر عقیدت کے طور پر یہ چند سطور حاضر ہیں۔مرشد گرامی وقار حضور تاج الشریعہ نور اللہ مرقدہ نہ صرف فقہ اسلامی کے اسرار ورموز پر گہری نظر رکھتے تھے بلکہ حدیث، علم حدیث، اسماء الرجال، اور جرح وتعدیل میں بھی ید طولی رکھتے تھے جس پر آپ کی تصانیف عالیہ برہان ساطع ہیں، ہم یہاں "حاشیہ بخاری" کے حوالہ سے چند جھلکیاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: جرح وتعدیل میں مہارت: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الاذان، باب کم بین الاذان والاقامۃ" میں دو حدیثوں کی تخریج کی ہے، جن سے حضرات شوافع استدلال کرتے ہیں کہ: "نماز مغرب سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا مندوب ہے"۔جب کہ حضرات احناف، موالک اور بہت سے اسلاف اس کا انکار کرتے ہیں۔اس باب کے تحت حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے نہایت علمی، فنی اور تحقیقی گفتگو کی ہے، اور سند حدیث پر ایسا محدثانہ ومحققانہ کلام کیا ہے، جسے پڑھ کر دل عش عش کرنے لگتا ہے۔چناں چہ ایک حدیث ہے جس میں صراحت ہے کہ "نماز مغرب سے پہلے کوئی نماز نہیں ہے"۔اس کو امام دارقطنی نے "سنن"، امام بیہقی نے "سنن کبری" اور امام بزار نے "مسند" میں تخریج کی ہے۔اس کی سند میں ایک راوی "حیان بن عبید اللہ عدوی" ہیں، جن کے بارے میں امام بزار فرماتے ہیں: "ھو رجل مشھور من اھل البصرۃ، لا باس بہ۔" (یہ مشہور راوی ہیں، بصری ہیں، ان کی روایت میں کوئی حرج نہیں) امام بیہقی فرماتے ہیں: "اخطأ فیہ حیان بن عبید اللہ فی الاسناد والمتن جمیعا" (حیان بن عبید اللہ نے سند اور متن دونوں میں غلطی کی ہے) اور ابن الجوزی "موضوعات" میں ذکر کرنے کے بعد "فلاس" کا یہ قول نقل کرتے ہیں: "کان حیان ھذا کذابا۔" (یہ حیان کذاب تھا) اس پر حضور ازہری میاں رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: "امام بزار کا حیان بن عبید اللہ عدوی کے بارے میں یہ کہنا کہ: "یہ مشہور راوی ہیں، ان کی روایت میں کوئی حرج نہیں" اس قول سے کم از کم اتنا تو ضرور سمجھ میں آتا ہے کہ یہ راوی امام بزار کے نزدیک ثقہ ہے۔اور دارقطنی کے حاشیہ میں ہے کہ: علامہ ہیثمی نے "مجمع الزوائد" میں ان کے بارے میں فرمایا: "لکنہ اختلط، وذکرہ ابن عدی فی الضعفاء۔" (لیکن آخیر عمر میں اختلاط کے شکار ہو گئے تھے، اور ان کو ابن عدی نے "الضعفاء" میں ذکر کیا ہے)۔رہ گیا ابن الجوزی کا ان کے حق میں "فلاس" کا قول نقل کرنا تو معلوم ہونا چاہیے کہ: فلاس نے جس کو کذاب کہا ہے وہ "حیان بن عبد اللہ، ابو جبلہ دارمی" ہے، اور یہ "حیان بن عبید اللہ، ابو زہیر بصری" ہیں۔ان دونوں کو علامہ ذہبی نے "میزان الاعتدال" میں ذکر کیا ہے، اور بصری کے ترجمہ میں لکھا ہے: "قال البخاری: ذکر الصلت عنہ الاختلاط، وقال ابو حاتم: صدوق، وقال اسحاق بن راھویہ: کان رجل صدوق، وذکرہ ابن حبان فی الثقات، وقال ابن حزم: مجھول، فلم یصب۔" (یعنی امام بخاری نے فرمایا: صلت نے ان کے اختلاط کو بیان کیا، اور ابو حاتم واسحاق بن راہویہ نے "صدوق" کہا، اور ابن حبان نے "ثقات" میں ذکر کیا، اور ابن حزم نے "مجہول" کہا تو اس نے غلطی کی۔) (ترجمہ از "تعلیقات زاہرہ" ملخصا ص:) امام بیہقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا جواب بہت تفصیلی ہے، یہاں پر اس کی گنجائش نہیں ہے۔طرق حدیث پر آپ کی باریک نظر: صحیح بخاری پر علامہ احمد علی محدث سہارنپوری نے بڑی دقت نظر سے حاشیہ آرائی کی ہے، تاہم بعض مقامات پر کوتاہیاں راہ پا گئی ہیں، جیسے کہ امام بخاری نے "باب العلم قبل القول والعمل" کے تحت حدیث: "من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین، وانما العلم بالتعلم" کو درج فرمایا ہے۔اس کے دوسرے جز کے بارے میں محدث سہارنپوری نے علامہ کرمانی کا قول نقل کیا: "وہذا یحتمل ان یکون من کلام البخاری" (ہو سکتا ہے کہ یہ: امام بخاری کا قول ہو) اور بغیر کسی تبصرہ کے اس کو باقی رکھا، جس پر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے ان کا علمی محاسبہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا: "یہ کہنا کہ: "یہ امام بخاری کا قول ہو سکتا ہے" صحیح نہیں؛ کیوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے، جس کو علامہ ہیثمی نے "مجمع الزوائد" میں ذکر کیا ہے۔اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے "فتح الباری" میں فرمایا کہ: اس کو ابن ابی عاصم اور طبرانی نے اس لفظ "یا ایھا الناس تعلموا، انما العلم بالتعلم، والفقہ بالتفقہ، من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین" کے ساتھ تخریج کی ہے۔اور سند حسن ہے، لیکن اس سند میں ابہام ہے جو دوسری سند سے مروی ہونے کی وجہ دور ہو جاتا ہے۔اسی طرح امام بزار نے عبد اللہ بن مسعود سے موقوفا اور ابو نعیم اصفہانی نے مرفوعا روایت کی ہے۔اور اس باب میں حضرت ابو درداء وغیرہ سے بھی مروی ہے۔لہٰذا اُن لوگوں کے کلام سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے جنھوں نے اسے امام بخاری کا قول قرار دیا ہے۔(ترجمہ از "تعلیقات زاہرہ" ص:) محدث سہارنپوری کا فکری تعاقب: علامہ احمد علی سہارنپوری نے "باب کراھیۃ التطاول علی الرقیق وقولہ عبدی وامتی" پر طویل حاشیہ نگاری کے بعد اخیر میں لکھا ہے: "فعلی ہذا لا ینبغی التسمیۃ بعبد الرسول وعبد النبی ونحو ذلک مما یضاف العبد الی غیر اللہ تعالیٰ۔" (صحیح بخاری ر، حاشیہ:) یعنی عبد الرسول اور عبد النبی نام رکھنا مناسب نہیں ہے، ایسے ہی ہر وہ نام جس میں لفظ "عبد" کی اضافت غیر اللہ کی طرف ہو، مناسب نہیں ہے۔اس پر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ محدث سہارنپوری کا تعاقب کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: "افصح المحشی عن توھبہ ھنا حیث منع التسمیۃ بعبد الرسول وعبد النبی وکان من الواجب علیہ ان یجیب عن الآیات والاحادیث التی ورد فیھا اضافۃ العبد الی غیر اللہ تعالیٰ وسبحانہ۔" (تعلیقات زاہرہ، ص:) یعنی محشی نے یہاں پر اپنی وہابیت کو ظاہر کر دیا، جب کہ عبد الرسول اور عبد النبی نام رکھنے کو منع کیا، اور ان پر واجب وضروری تھا کہ وہ ان آیات واحادیث کی توجیہ وتاویل کرتے جن میں "عبد" کی اضافت غیر اللہ کی جانب ہے۔(مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا) اس کے بعد حضور ازہری میاں علیہ الرحمہ نے بہت تفصیلی کلام کیا ہے، اور آیات واحادیث کی روشنی میں اس مسئلہ کو خوب خوب اجاگر فرمایا ہے، جس سے تمام شکوک وشبہات زائل ہو جاتے ہیں۔ظاہر ہے کہ یہ چند سطور آپ کی عبقری شخصیت پر روشنی تو بہت دور، آپ کی ہمہ جہت شخصیت کے کسی ایک پہلو کی کما حقہ عکاسی بھی نہیں کر سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے فیضان علمی وروحانی سے ہم سب کو شاد کام فرمائے۔**آمین**۔

کیسے منائیں عرس تاج الشریعہ ...؟

قمر غنی عثمانی قادری چشتی صدر تحریک فروغ اسلام دہلی
غلام مصطفیٰ نعیمی، جنرل سکریٹری تحریک فروغ اسلام دہلی

مدارس کے ساتھ مالی تعاون کرکے "صاحب عرس" کی خوشنودی حاصل کریں۔6 ذیقعدہ مطابق 28 جون کو دوسرا عرس تاج الشریعہ منعقد کیا جائے گا، اگر لاک ڈاون نہ ہوتا تو لاکھوں کی تعداد میں مریدین وعقیدت مند شریک عرس ہوتے، مگر لاک ڈاون کی وجہ سے جانشین تاج الشریعہ مخدوم گرامی حضرت علامہ عسجد رضا خاں قادری صاحب قبلہ کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے "جملہ عوام اہلسنت ومحبان تاج الشریعہ اپنے اپنے گھروں وعلاقوں میں عرس کا اہتمام کریں اور پروگرام آن لائن سنیں۔" حضور تاج الشریعہ فروغ علم کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے، یہی وجہ ہے کہ آپ جس ادارے میں تشریف لے گئے اس کے لیے دعائیں بھی کیں اور اپنے عقیدت مندوں کو اس ادارے کی طرف توجہ بھی دلائی اس طرح وہ ادارہ ترقی کرتا گیا۔آج بڑی تعداد ان اداروں کی ہے جن کے پاس پہلے بہت محدود وسائل تھے مگر حضرت کے قدم رنجہ فرمانے کے بعد خوب وسائل میسر آئے، تاج الشریعہ اکثر فرماتے تھے "ہر وہ ادارہ جو مسلک اعلیٰ حضرت کا کام کرتا ہے وہ ہمارا ہے۔" حضرت کے اس جملے میں کسی سلسلے کی قید تھی نہ کسی خاص علاقے کی، قید تھی تو صرف فکر اعلیٰ حضرت کی!! لاک ڈاون کے سبب پرائیویٹ مدارس کے مالی حالات کافی تشویشناک ہیں، ایسے حالات میں ان اداروں کو مضبوط کرنا ہی اپنے مرشد وممدوح کی بارگاہ میں سچا خراج عقیدت ہوگا۔جن عقیدت مندوں کا اس بار عرس تاج الشریعہ پر حاضری کا ارادہ تھا لیکن وہ لاک ڈاون کے سبب حاضر نہیں ہو پا رہے ان سے ہم تحریک فروغ اسلام کی جانب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے مرشد وممدوح کے ایصال ثواب کی نیت سے اپنے قریبی سنی مدرسے (جو فکر اسلاف واعلیٰ حضرت پر قائم ہو) کو کم از کم 500، 600، 1100، 2100 روپے کا تعاون پیش کریں۔آپ کے اس تعاون سے آپ کے علاقائی ادارے بھی مالی طور پر مضبوط ہوں گے اور حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی خوشنودی بھی حاصل ہوگی۔

حضور تاج الشریعہ کا تفقہ فی الدین

حافظ محمد ہاشم مصباحی جھارکھنڈ

رب ذوالجلال والاکرام کا فرمان عالیشان ہے۔فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللہُ۔(القرآن، سورہ آل عمران 3، آیت 31) ترجمہ: تم میرے فرمابردار بن جاؤ اللہ تمھیں دوست رکھے گا۔اس آیت کریمہ نے فیصلہ کر دیا کہ جو شخص اللہ سے محبت کا دعویٰ کرے تو رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرے۔اس کے اعمال، افعال، عقائد، فرمان نبوی ﷺ کے مطابق نہ ہوں، طریقہ نبوی پر کار بند نہ ہو تو وہ جھوٹا ہے۔حدیث پاک میں ہے رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں: "جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا حکم نہ ہو وہ مردود ہے" اسی لئے ارشاد نبوی ہے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھنے کے دعوے میں سچے ہو تو میری سنتوں پر عمل کرو، اسوقت تمھاری چاہت سے زیادہ اللہ تمھیں دے گا یعنی وہ خود تمھارا چاہنے والا ہو جائے گا۔صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ تیرا چاہنا کوئی چیز نہیں لطف (مزہ) اس وقت ہے کہ اللہ تجھے چاہنے لگ جائے۔

عالم اسلام کی عبقری شخصیت قاضی القضاۃ فی الھند، شہزادہ حضور مفسر اعظم حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خان عرف جیلانی علیہ الرحمہ وجانشین حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان عرف مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ، حضور علامہ مفتی ازہری میاں بمعروف تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی اللہ کی بارگاہ میں مقبولیت کی یہ دلیل ہے کہ آپ کی نماز جنازہ میں بے شمار لوگ حاضر ہوئے، بیرون ملک وعالم اسلام کی عبقری (کارہائے نمایہ سر انجام دینے والا) شخصیتیں تشریف لائیں اور ہندوستان کی ہر خانقاہ کے بزرگ، جید علماء، مبلغ، مفکر، سجادہ نشین حضرات بھی شریک ہوئے، مارہرہ مطہرہ شریف، کچھوچھہ شریف، بدایوں شریف، اجھر شریف، بلگرام شریف کالپی شریف، خانقاہ عالیہ چشتیہ معینیہ، اجمیر معلیٰ شریف، وغیرہ وغیرہ صدق دل سے سوچیں تو یہ آپ کی کرامت بھی مانی جا سکتی ہے کہ آپ نے اپنے وصال پر سبھی کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا۔اللہ والوں کو منجانب اللہ مقبولیت ملتی ہے اور یہ مقبولیت ان کی ولایت ومحبوبیت کی دلیل ہے، حضور تاج الشریعہ، اعلیحضرت امام احمد رضا (اور پیر ومرشد) مفتی اعظم ہند سیدی مصطفیٰ رضا خاں کے علوم کے وارث وامین اور ان کے جانشین تھے۔آپ صحیح معنوں میں نائب رسول اور وارث انبیاء تھے۔علم قرآن، علم حدیث، علم فقہ، اور دیگر علوم وفنون میں متبحر اور کئی زبانوں کے ماہر تھے، عربی، فارسی، اور انگریزی زبان لکھنے اور بولنے میں کافی دسترس رکھتے تھے۔وہ علم شریعت اور علم طریقت کے سنگم تھے۔اسی لئے شریعت پر چلنے والے بھی آپ کے شیدائی ہیں اور طریقت کو اپنانے والے بھی آپ کے فدائی ہیں اس کی واضح دلیل ہے کہ پوری دنیا میں آپ کے مریدین کی تعداد لگ بھگ کروڑوں تک ہے۔22 جولائی 2018 کو بریلی شریف میں آپ کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے لاکھوں لاکھ مسلمانوں کا اکٹھا ہونا اور پوری دنیا میں آپ کے ایصال ثواب کے لیے، مجالس دعا منعقد ہونا، آپ کے پیر طریقت، رہبر شریعت، ولی کامل اور قطب عالم ہونے کی دلیل ہے آپ کی رحلت بلاشبہ عالم اسلام کے لیے بہت بڑا سانحہ ہے (بہر حال موت تو برحق ہے) آپ کی وفات سے (ناچیز راقم) اور پورا عالم اسلام سوگ وار ورنج وغم میں ہے ایسے ہی موقع کے لیے فرمایا گیا ہے۔موت العالِم موت العالَم عالم کی موت ایک عالم (دنیا) کی موت ہے یہ زبردست خلا ہے۔اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ خلا کیسے اور کب پر ہوگا۔

تاج الشریعہ کی مقبولیت اور تصنیفی ذوق

مولانا قاری محمد عرفان قادری
استاذ مدرسہ حنفیہ ضیاء القرآن
شاہی مسجد بڑا چاند گنج لکھنؤ

جو انسان ایمان اور عمل صالح کا پیکر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور اپنے بندوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے "بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کر دے گا" (سورۂ مریم) تاج الشریعہ جانشین حضور مفتی اعظم علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان اس آیت کی عملی تفسیر تھے علمائے اہل سنت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمہ کے بعد حضور تاج الشریعہ کے علاوہ کسی کو اتنی مقبولیت حاصل نہیں ہوئی آپ کی ذات بلا شبہ مرجع خلائق تھی راقم اسطور زمانہ طالب علمی سے اپنے اساتذۂ کرام کی زبانی سنا کرتا تھا کہ بریلی شریف میں ایک ایسے عالم ربانی اور عاشق رسول بزرگ ہیں جن کی ولایت میں کوئی شبہ نہیں وہ اس وقت مرجع عوام وخواص ہیں دنیائے سنیت انہیں تاج الشریعہ کے نام سے یاد کرتی ہے وہ صحیح معنوں میں مفتی اعظم ہند کے جانشین اور علوم اعلیٰ حضرت کے وارث ہیں وقت کے اکابر علما صوفیا اور مفتیان کرام ان کی زیارت کے مشتاق رہا کرتے ہیں اور ان سے ملاقات کو سعادت مندی وفیروز بختی تصور کرتے ہیں عوام کی عقیدت کا تو یہ حال ہے کہ تاج الشریعہ کی آمد پر پلکیں بچھانے کے لیے تیار رہتے ہیں میں جس وقت مدرسہ حنفیہ ضیاء القرآن لکھنؤ میں زیر تعلیم تھا اسی سال اگست 2002 میں محلہ گھوسیانہ نشاط گنج میں ایک عظیم الشان جلسے میں حضور تاج الشریعہ کی آمد ہوئی اور آپ پر خلق کا پروانہ وار نثار ہونے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اس اجلاس میں احقر کو نہ صرف یہ کہ حضور تاج الشریعہ کی زیارت اور مصافحہ ودست بوسی کا زریں موقع ہاتھ آیا بلکہ آپ سے بیعت ہونے کا شرف بھی حاصل ہو گیا اس دن کو میں اپنی زندگی کا سب سے قیمتی لمحہ تصور کرتا ہوں، یہ بھی میری خوش قسمتی ہے کہ 2003 میں مدرسہ حنفیہ ضیاء القرآن کے جلسۂ دستار بندی میں حضور ہی کے مبارک ہاتھوں ہماری جماعت کے تمام فارغین کے سروں پر دستار قرآت لپیٹی گئی تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری میاں علیہ الرحمہ 6 ذی قعدہ 1439ھ مطابق 20 جولائی 2019ء بعد نماز مغرب اس دار فانی سے کوچ کیے۔آپ کے وصال کو دو سال پورے ہو رہے ہیں۔صرف چالیس دن کے اندر عرس چہلم میں اہل علم ودانش نے آپ کی دینی، تعلیمی، تصنیفی، تبلیغی، اصلاحی تحریکی اور تنظیمی خدمات پر ہزاروں صفحات لکھ کر اپنی عقیدتوں کا شاندار خراج پیش کیا۔جو تحریری خراج عقیدت کے باب میں اب تک کا سب سے بڑا ریکارڈ ہے۔ حضور تاج الشریعہ جہاں قدیم علوم وفنون سے آراستہ تھے وہیں جدید عربی اور انگریزی زبان وادب پر ایسی کامل دسترس رکھتے تھے کہ بلا تکلف دونوں زبانوں میں اہل زبان کی طرح لکھتے اور بولتے تھے حضرت تاج الشریعہ جہاں اپنے وقت کے جید عالم، عظیم فقیہ، بلند پایہ محدث، ماہر معلم، نکتہ رس خطیب، مرشد طریقت، بہترین منتظم اور اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے وہیں ایک عظیم مصنف ومحقق بھی تھے آپ کی تصنیفی ذوق کا عالم یہ تھا کہ کثرت اسفار کے باوجود تصنیف وتالیف اور ترجمہ وتعریب کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھا جس کے نتیجے میں اردو، عربی اور انگریزی زبانوں میں اہم عناوین پر چار درجن سے زائد کتابیں اور پانچ جلدوں پر مشتمل ضخیم فتاوے ملت اسلامیہ کے حوالے کیا۔تاج الشریعہ جس مسئلہ پر قلم اٹھاتے اس پر دلائل وشواہد کے انبار لگا دیتے اور اس مسئلہ کے کسی گوشہ کو تشنۂ تکمیل نہیں چھوڑتے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر تھے یا تارخ؟ یہ مسئلہ اہل علم کے درمیان موضوع بحث بنتا رہا ہے۔تاج الشریعہ نے اس مسئلے کی تحقیق میں باضابطہ عربی میں رسالہ لکھا اور اس کا اردو ترجمہ بھی "حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد" کے نام سے شائع کیا۔اس رسالہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں "آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد نہ تھے ان کے والد کا نام تارخ تھا اور آزر آپ کے چچا کا نام ہے جو کافر تھا۔عربی میں اب کے معنی باپ اور چچا دونوں کے آتے ہیں، آیت کریمہ واذ قال ابراہیم لابیہ آزر میں "اب" سے مراد آپ کا چچا ہے"۔ متعدد دلائل کو پیش کرنے کے بعد آپ نے یہ واضح کیا ہے کہ آزر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ مراد لینے سے آپ کے والد کی طرف کفر کی نسبت لازم آتی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آبائے کرام میں ہیں۔محققین علمائے کرام کا مسلک یہ ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اکابر کرام وامہات کریمات سیدنا آدم علیہ السلام سے حضرت عبد اللہ وسیدہ آمنہ تک سب موحد تھے کوئی کافر نہ تھا۔ اسی طرح آپ کی ہر تصنیف تحقیق وتدقیق کے باب میں شاہکار کا درجہ رکھتی ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ حضور تاج الشریعہ کی تصنیفات اور آپ کے فتاوے کو مدارس ومساجد، لائبریریوں اور دیگر علمی حلقوں میں زیادہ سے زیادہ پہنچایا جائے تاکہ اہل فکر وقلم ان سے فائدہ اٹھائیں اور آپ کا علمی فیضان عام سے عام تر ہو۔حضور تاج الشریعہ پرکشش شخصیت اور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے علم وفضل تقویٰ وطہارت اور اخلاق وکردار کے اعتبار سے اپنے معاصرین میں فائق وبرتر تھے دینی علوم وفنون اور فقہ وفتاوی کی گیرائی وگہرائی میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں اور نانا جان مفتی اعظم ہند علیہما الرحمہ کے پرتو تھے تاج الشریعہ نے خداداد صلاحیت کے بل بوتے مذہب اہل سنت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کو پورے عالم اسلام میں عام وتام کیا اور اعلیٰ حضرت اور ان کے مسلک پر لگائے گئے تمام اتہامات والزامات کا پردہ چاک کرتے ہوئے معترضین کو نہایت ٹھوس وعلمی جواب دیا، ثبوت کے لیے "البریلویہ" "کا رد وابطال ہی کافی ہے۔حضور ازہری میاں نے رشد وہدایت اور بیعت وطریقت کے میدان میں بھی نمایاں کارنامہ انجام دیا آپ اپنے وقت کے شیخ کامل تھے۔لاکھوں افراد آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہوئے آپ کے علمی آثار اور روحانی فیوض عقیدت مندوں اور متلاشیان حق کو ہر موڑ پر سہارا دیتے رہیں گے۔

حضور تاج الشریعہ حیات وخدمات کا تحلیلی جائزہ

مولانا ضیاء المصطفیٰ نظامی
، جنرل سکریٹری آل انڈیا بزم نظامی نظامی مارکیٹ لہرولی سنت کبیر نگر یوپی

اس عالم رنگ وبو میں نہ جانے کتنی شخصیات منصۂ شہود پر جلوہ بار وضوفگن ہوئیں اور اپنی حیات مستعار کے شب وروز گزار کر داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دنیائے دوں سے رخصت ہو گئیں جن کے نقوش حیات قلوب انسانی سے رفتہ رفتہ محو ہوتے چلے گئے مگر انھیں شخصیات میں سے ایک انتہائی پُرکشش وہمہ جہت عبقری شخصیت وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمہ کی تھی۔آپ نے 26 محرم الحرام 1362ھ مطابق 2 فروری 1943ء بروز منگل کو اس خاکدان گیتی پر قدم رنجہ فرمایا۔آپ کی عمر جب چار سال چار ماہ چار دن ہوئی تو آپ کے والد ماجد مفسر اعظم ہند حضرت علامہ ابراہیم رضا خان جیلانی علیہ الرحمہ نے تقریب بسم اللہ خوانی منعقد کی، رسم بسم اللہ نانا جان تاجدار اہل سنت سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہ نے ادا کرائی، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے ناظرہ قرآن کریم اپنی والدہ ماجدہ سے گھر پر ہی ختم کیا، درس نظامی کی تکمیل منظر اسلام سے کی اور عصری علوم کا حصول بریلی کے کالج سے کیا۔1963ء میں آپ نے دنیائے اسلام کی مشہور ومعروف یونیورسٹی جامعہ ازہر قاہرہ مصر تشریف لے گیے، وہاں کلیہ اصول الدین میں تین سال تک فن تفسیر وحدیث کیا ہر اساتذہ سے اکتساب علم کیا، 1966ء میں آپ کو سند فراغت تفویض کی گئی۔آپ جامعہ ازہر سے نہ صرف فارغ التحصیل تھے بلکہ ایسے فارغ التحصیل تھے کہ خود جامعہ ازہر کو بھی آپ پر بڑا ناز تھا یہی وجہ ہے کہ جامعہ ازہر کے ارباب حل وعقد نے آپ کی خدمت میں فخر ازہر سے موسوم ایوارڈ پیش کیا، فراغت کے بعد آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ منظر اسلام سے شروع کیا جو اخیر وقت تک گاہے بگاہے جاری رہا، سرکار مفتی اعظم قدس سرہ نے آپ کو دار الافتا کی ذمہ داری سونپتے ہوئے فرمایا اختر میاں! اب تم اس کام کو انجام دو، سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہ نے مزید لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا آپ لوگ اب اختر میاں سلمہ سے رجوع کریں انھیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں۔حضور تاج الشریعہ قدس سرہ علم وعمل فضل، کمال بصیرت، زہد وتقویٰ، اخلاص وللہیت اور استقامت فی الدین میں اپنے معاصرین میں منفرد المثال تھے۔آپ کے فتاویٰ عالم اسلام میں سند کا درجہ رکھتے تھے، وہ دقیق وپیچیدہ مسائل جو علما کرام ومفتیان عظام کے درمیان مختلف فیہ ہوتے ان میں حضرت ہی کے قول کو فیصل تسلیم کیا جاتا تھا۔

8
SHAN-E-SIDDHARTH
URDU DAILY SIDDHARTH NAGAR
Saturday 27 June 2020

روزنامہ ''شان سدھارتھ'' کا خصوصی ضمیمہ بہ موقع عرس تاج الشریعہ علیہ الرحمہ

شان سدھارتھ
SHAN-E-SIDDHARTH

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! بحیثیت شارح قصیدہ بردہ

درخشاں عشرت، شعبہ اسلامیات، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی

حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان (المعروف بہ ازہری میاں) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ ایک درجن سے زائد علوم وفنون پر مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ عربی زبان و ادب کے ذخیرے سے بھی مالا مال تھے۔ آپ اپنی مادری زبان کی طرح عربی بولتے تھے۔ جامعہ ازہر کے تمام اساتذہ اور جملہ علماء مشرق ومغرب کا اس بات پر اتفاق تھا اسلئے تو آپ کو "سلطان الأدباء" کے لقب سے بھی نوازا گیا۔ آپکی کتاب "حاشیہ بُخاری"، آپ کا عربی نعتوں کا مجموعہ "نغمات اختر" اور قصیدہ بردہ شریف کی آپ کی شرح "الفردۃ" آپ کی عربی دانی کی واضح دلیلیں ہیں۔ قصیدہ بردہ عربی زبان میں لکھا گیا ایک عظیم الشان قصیدہ ہے۔ اسکا اصلی نام "الکوکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ" ہے لیکن یہ "البردۃ" کے نام سے مشہور ہوا کیونکہ علامہ شرف الدین محمد بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 695ھ)، جو کہ علوم عربیہ کے فصیح وبلیغ ماہر تھے، آپ نے اپنے زمانہ علالت میں یہ قصیدہ لکھا اور امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب سوئے تو خواب میں حضور اکرم کے دیدار سے مشرف ہوئے اور حضور ? کی بارگاہ میں یہ قصیدہ پڑھا۔ حضور نے اس قصیدہ کی بہت داد دی اور امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنا بردہ یعنی چادر عنایت فرمائی۔ نیز اپنا دست مبارک امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مفلوج جسم پر پھیرا۔ جب امام بوصیری بیدار ہوئے تو مکمل شفایاب ہو چکے تھے۔ اس قصیدے کی آج تک متعدد شروحات لکھی جا چکی ہیں لیکن ان سب میں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف "الفردۃ فی شرح البردۃ" کی حیثیت سب سے جداگانہ ہے۔ یہ شرح 309 صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں آپ نے قصیدہ بردہ کے سبھی 161 اشعار کی تشریح بیحد سلیس عربی زبان میں کی ہے۔ آپ نے الفاظ اصطلاحی اور لغوی معانی میں باہم ربط پیدا کر دیا ہے اور جگہ جگہ عربی اشعار واقوال کے ذریعے وضاحت فرمائی ہے۔ مشکل الفاظ کی نحوی وصرفی تحلیل پیش کی ہے۔ نیز بعض الفاظ کو امام بوصیری نے کسی مخصوص جگہ کیوں استعمال کیا ہے اس کی بھی وجہ آپ نے بیان فرمائی ہے۔ اعراب کی باریکیاں، اشعار کی فصاحت وبلاغت، تشبیہ اور اسکے ارکان، استعارہ، مجاز مرسل، وغیرہ کی طرف بھی قارئین کی توجہ دلائی ہے۔ مگر سب سے زیادہ جو چیز اس شرح کو باقی شروحات سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ اس شرح میں آپ نے پچھلی شروحات کے نکات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ شارحین کے مابین جو بھی تضاد تھے انہیں بھی قوی دلائل سے حل کر دیا ہے۔ آپ نے اہل باطل کے تمام باطل عقائد وخیالات کا پردہ فاش کیا ہے اور ان کے سارے اعتراضات واوہام کا ازالہ کیا ہے۔ نیز اہل سنت والجماعت کے عقائد کی نیو کو مضبوط کیا ہے۔ اشعار کی تشریح میں جابجا آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ، صحابہ کرام کے اقوال وافعال اور فقہاء کی آراء اور فتاویٰ سے بھی استفادہ کیا ہے۔ اس بنا کد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح امام بوصیر کیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قصیدہ بردہ تمام نعتیہ قصائد میں ممتاز ونمایاں ہے ٹھیک اسی طرح تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی "الفردۃ فی شرح البردۃ" بھی تمام شروحات میں ایک امتیازی درجہ رکھتی ہے۔

تاج الشریعہ فقید المثال شخصیت

الحاج مولانا عبداللہ عارف صدیقی
خطیب مرکزی سنی جامع مسجد
شہرت گڑھ ضلع سدھارتھ نگر

عالم اسلام کی عبقری شخصیت جانشین حضور مفتی اعظم ھند حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خان المعروف بہ سرکار ازھری میاں علیہ الرحمہ مقبول بارگاہ عزوجل ھین آپ کی نماز جنازہ مین لاکھوں افراد شریک ھوئے دنیا کے بے شمار عبقری شخصیتین تشریف لائیں اور ھندوستان کے ہر خانقاہ کے بزرگ جید علماء مبلغین، مفکر سجادہ نشین حضرات بھی شریک ھوئے اگر دل سے سوچیں تو یہ آپ کی بہت بڑی کرامت ہے کہ آپ نے اپنے وصال پر سبھی کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا اللہ سچ یہ ھیکہ اللہ والوں کو من جانب اللہ مقبولیت حاصل ھوتی ھے اور یہ مقبولیت ان کی ولایت ومحبوبیت کی دلیل ھے حضور تاج الشریعہ حضور اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت اور حضور مفتی اعظم ھند کے علوم کے وارث انبیاء تھے علم شریعت اور علم طریقت کے سنگم تھے علم قرآن اور علم حدیث کے علم فقہ ودیگر علوم وفنون میں متبحر اور کئی زبانوں کے ماہر تھے عربی اور فارسی اور انگریزی زبان لکھنے اور بولنے میں کافی دسترس رکھتے تھے علم اسی لئے ہر طبقے مین آپ کی مقبولیت تھی آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں کروڑوں ھے۔ 22/ جولائی 2018 کو بریلی شریف مین آپ کی نماز جنازہ مین لاکھوں افراد کا شریک ھونا اور پوری دنیا میں آپ کے ایصال ثواب کیلئے مجالس کا قیام عمل میں لانا آپ کے گونا گوں اوصاف کے مقبولیت کی دلیل ھے جیسے ھی آپ کے انتقال کی خبر سوشل میڈیا کے ذریعہ ملی جو جہاں تھا اس پر سکتہ طاری ھوگیا وہ دیوانہ وار ازھری میاں سرکار کی زیارت کیلئے پابارکاب بریلی شریف کی طرف چل پڑا موت تو برحق ہے موت العالم موت العالم کے مصداق یہ ایسی خلا ھے جو پر نھیں ھوسکتا کیونکہ ایسی شخصیتین صدیوں کی بعد ھی پیدا ھوتی ھین۔ تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ذات محتاج تعارف نھین فی زمانہ اسلام میں کسی اور کو جانا جائے یا نا جانا جائے مگر تاج الشریعہ عوام وخواص سب کے دلوں کی دھڑکن ھیں آپ نے علماء ومشائخ کرام اور خانوادہ رضویہ کی پاکیزہ اور مقدس روایات وعقائد نظریات کو زندہ وتابندہ رکھا درس رضا وفقہ رضا وعشق رضا سے قوم کو روشناس کیا اور خاندان رضا کے علمی پلیٹ فارم سے اپنے عہد میں قوم وملت کی بھرپور نمائندگی کی اور اپنے زریں خدمات سے ایسی غیر معمولی شہرت ومقبولیت کی جسکی نظیر آج دنیا میں نھیں ملتی۔ حضور تاج الشریعہ کی شخصیت نہایت پر عظمت وپروقار رہی آپ عالم اسلام میں یکساں مقبول ومحبوب رہے آپ نے شرق وغرب اور شمال وجنوب ہر طرف دعوتی وتبلیغی سفر کیا ---- آپ خانوادہ رضویہ کے ایسے چشم وچراغ تھیکہ دنیا نے آپ کی عظمتوں کا خطبہ پڑھا۔ مصری علما نے آپ کو اپنی آنکھوں پر بٹھایا پروردگار عالم نے وہ تمام علوم ومعارف جو امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اور حضور مفتی اعظم ھند علیہ الرحمہ کو عطا کیا تھا وہ تمام علوم وفنون تاج الشریعہ کو وراثت میں ملے

تاج الشریعہ ہی کیوں؟

مولانا محمد ساجد احمد رضوی نیپال

تاریخ کے صفحات سے یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے کہ علوم وفنون، رخصت وعزیمت پر عمل، تحقیق وتدقیق کے بحر بے کراں، فقہ وفتاویٰ کے سچے علم بردار، سند فقیہاں کی حیثیت سے خاندان رضا کو ہر دور میں امتیازی خصوصیت حاصل رہی، امام المتکلمین علامہ نقی علی خاں علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے دور میں عدیم المثال علم کلام کے امام تھے، ان کے شاہ زادے امام اہل سنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو ہر خاص وعام شناشا ومتعارف ہے کہ بعض تحقیقات کے مطابق آپ کو علوم وفنون پر مکمل دسترس حاصل تھی جس کی شہادت آ کی تصنیفات دے رہی ہیں، یہی نہیں کہ صرف مذہبیات کے امام تھے بلکہ دنیاوی علوم وفنون مثلاً علم سائنس، جفر، حجر وغیرہ میں بھی آپ امام اعظم تھے، اسی طرح سے آپ کے شاہ زادے محمد مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان بھی جامع علوم وفنون ہونے کے ساتھ ساتھ افہام وتفہیم، استدلال واستدراک آپ کو ورثہ میں ملی تھی، تحقیق وتصلب فی الدین مثالی اور لائق تقلید تھا، اسی طرح سے موجودہ صدی کے امام اہل سنت حضور تاج الشریعہ کی ذات بہ برکات تھی آپ نے اپنے دادا جان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے علوم وفنون کا لوہا ان سے منوایا جو غیر عرب کو گونگا اور بہرا مانتے تھے، زمانہ طالب علمی میں ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کے اسم پر ایسی جامع تحقیق پیش فرمائی جس کو دیکھ کر اہل عرب جھوم اٹھے اور آپ کے علم وفن کے گرویدہ ہو گئے، علم کلام میں آ نے جب صد فی صد نمبرات حاصل کئے تو ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ نے آپ سے سوال کیا کہ اتنا مشکل فن ہے، اس میں آپ نے اتنا درک کہاں اور کیسے حاصل کیا اس پر تاج الشریعہ نے جواباً کہا یہ میرے گھر کی کھیتی ہے معاملہ صاف ہے تاج الشریعہ کی اہمیت افادیت عظمت شہرت میں ان کے علم وفن، تقویٰ وطہارت کو اہم کردار حاصل ہے یہ اور بات ہے کہ نسبت سے شئی ممتاز ہوتی ہے۔

حضور تاج الشریعہ! فخر ملت، فخر ازہر

مولانا محمد طاہر القادری کلیم فیضی بستوی
سربراہ اعلیٰ ادارہ انوار الاسلام سکندر پور ضلع بستی یوپی

خانوادہ اعلیٰ حضرت کے دلکش ومہکتے پھول، نواسہ حضور مفتی اعظم ہند، راس الفقہا، تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج الشاہ "مفتی محمد اختر رضا ازہری" علیہ رحمۃ الباری، کی شخصیت اتنی بلند ہے، کہ اس بلندی کو دیکھنے کے لئے بڑے بڑوں کی ٹوپیاں گر جائیں،، جس کے علم وفضل ذہانت ودانائی کا چرچا عام ہے جس کے تقوی اور طہارت نفس کا اک جہان قائل ومعترف ہے، جس کے رخ جمال کا مشاہدہ کرنے والی آنکھیں خیرہ ہو جاتی تھیں جس کی بھینی بھینی خوشبوؤں سے کتنے مشام جاں معطر رہتے تھے، ہندوستان کا خطہ خطہ گوشہ گوشہ جس کے تذکار سے گونج رہا ہے، جس کا ظاہر وباطن یکساں اور قابل رشک تھا، جس کے حسن وجمال کو دیکھ کر اپنے تو اپنے اغیار بھی متاثر وشیفتہ ہو جایا کرتے تھے، کہیں چلے جاتے تو دیوانوں کا ہجوم اکٹھا ہو جاتا گویا کہ وہ مرجع خلائق تھے، شخصیت ایسی کہ مصر کی معروف یونیورسٹی" جامع ازہر، جس پر ناز کرے اور اسے اعزازی ایوارڈ وسوغات سے نوازے جن کی شہرت ومقبولیت قابل ذکر ہے، جس کی تعریف وتوصیف اور مدح وسرائی ہر خرد وکلاں کرتے نظر آتے ہیں، اسی دلوں کی ایک دھڑکن بنی ہوئی شخصیت کو زمانہ "حضور تاج الشریعہ کہہ رہا ہے، جو اپنے آبا واجداد کے علوم کے سچے امین تھے، جو مسلک اعلیٰ حضرت کی شان تھے اور جن کی ذات سے مذہب ومسلک کی ترویج واشاعت کا بڑا کام ہوا۔

حضور تاج الشریعہ اور فن شاعری

سجاد علی شعبہ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ دھلی۔

اس دنیائے رنگ وبو میں کچھ عالی مرتب شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے وجود مسعود سے زمانہ برکتیں حاصل کرتا ہے۔ وہ پرنور ہستیاں اپنی تجلیات سے زمانہ کا مرجع ورہنما ہوتی ہیں۔ انہیں شخصیتوں میں ایک شخصیت حضور تاج الشریعہ کی تھی۔ حضور تاج الشریعہ جہاں ایک عاشق صادق، باعمل عالم، لاثانی فقیہ، باکمال محدث، لاجواب خطیب، بے مثال ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے وقت کی ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ آپ کو آپ کے خاندان اور خصوصاً اعلیٰ حضرت سے جہاں بے شمار کمالات ورثہ میں ملے وہیں موزونی طبع خوش کلامی، شعر گوئی اور شاعرانہ ذوق بھی ورثہ میں ملا تھا۔ آپ کی شاعری کا اعتراف اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ آپ کو دنیا بھر میں "امام نعت گویاں" کے لقب سے پہچانا گیا۔ آپ نے اردو، عربی اور فارسی میں شاعری کی ہے۔ آپ کی شاعری کو پڑھ کر اہل عرب انگشت بدنداں رہتے ہیں۔ حضور تاج الشریعہ کی حیات کے مطالعہ سے اجاگر ہوتا ہے کہ ان کی زندگی کے خزانے میں وہ تمام جواہر پائے جاتے ہیں جو ایک کامیاب نعت گو کے لیے ضروری ہیں۔ دینی ودنیاوی علوم میں گہرائی، فقہی بصیرت، عالمانہ تبحر، فکری وذہنی صلاحیت، سبھی کچھ ان کے دامن میں موجود تھا۔ آپ کی شاعری کو جب کہیں پڑھا یا سنا جاتا ہے تو اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی شاعری دلکشی ورعنائی سے لبریز اور دل و دماغ کو معطر کرنے والی بےمثال عشق ووارفتگی کا ایک حسین گلدستہ ہے جس میں خلوص کی خشبو، عقیدت کی روشنی، ایمان کی لذت وحلاوت اور بیان کی نفاست وپاکیزگی ہے۔ ہم آپ کی شاعری کا کچھ نمونہ درج ذیل پیش کرتے ہیں۔ حضور تاج الشریعہ لکھتے ہیں۔

اختر خستہ کیوں اتنا بے چین ہے تیرا آقا شہنشاہ کونین ہے
لو لگا تو سہی شاہ لولاک سے، غم مسرت کے سانچے میں ڈھل جائے گا

تاج الشریعہ اور علم فقہ

قاری مشرف خان بریلی شریف

جانشین رضا شاہ اختر رضا — ان کی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام

تاریخ اسلام میں بے شمار نام محفوظ ہیں جن کے کارہائے نمایاں دنیا ہمیشہ یاد رکھے گی ان میں سے ایک اہم شخصیت جن کا نام حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہے جب دنیا میرے پیرومرشد حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پر نظر ڈالتی ہے تو یہی نظر آتا ہے کہ تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان قادری رحمت اللہ علیہ ایک ایسی شخصیت کا نام ہے جو علم فقہ کے آفتاب ومہتاب ہیں حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ ایک بالغ نظر مفتی بھی ہیں اور ایک ممتاز فقیہ بھی ہیں تفسیر حدیث کے ماہر بھی ہیں اور علم صرف علم نحو کا کامیاب کامل بادشاہ بھی ہیں مقرر ومدبر بھی ہیں اور ادیب وشاعر بھی ہیں مناظرہ اہلسنت بھی ہیں اور مصنف بینظیر بھی، عاشق مصطفی بھی ہیں اور عشاق سالار بھی، حق کے علمبردار بھی ہیں اور حق کی پہچان بھی حضور تاج الشریعہ کی کس کس خوبی کا ذکر کیا جائے رب قدیر نے مفتی اختر رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کو قدیم وجدید اکثر علوم وفنون عطا کیے اس کا ثبوت آپ کو آپ کی کتاب فتاوی تاج الشریعہ پڑھنے سے مل جائے گا۔ آپ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے سچے جانشین ہیں، حضور سیدی سرکار اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج واوصاف سے آپ کا مزاج واوصاف ملتے تھے۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت 24 ذی القعدہ 1362ھ بریلی شریف میں ہوئی۔ حضور تاج الشریعہ اپنے فتوے کی روشنی میں حضور تاج الشریعہ نے 50 سال سے زیادہ فتوی نویسی بخوبی سرانجام دیں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی سارے عالم میں مکمل سند کا درجہ رکھتے ہیں، حضور تاج الشریعہ کے قلم سے لکھے ہوئے فتاویٰ کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے کہ حضور سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر پڑھ رہے ہیں علم فقہ کی مہارت آپ حضرت کی تصنیف ثانی کا مسئلہ، ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن، تین طلاقوں کا شرعی حکم، چلتی ٹرین پر فرض وواجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم، رویت ہلال کا ثبوت، جیسی بہت سی کتابوں سے ظاہر ہوتی ہے حضور تاج شریعہ میں فتوی نویسی کے ساتھ ساتھ عشق نبی کا جام بھی پلانے کا پیغام دیا ہے جس کا اظہار آپ کی تصانیف اور آپ کے کردار سے ہوتا ہے آپ کا وصال 6 ذی القعدہ چودہ سو انتالیس میں ہوا آپ کا دوسرا عرس کرونا مہماری کی وجہ سے آن لائن 28 جون کو حضور عسجد میاں کے قیادت میں منایا جائے گا جس کو پوری دنیا کے لوگ اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ کر آن لائن سنیں گے آخیر میں دعا ہے کہ خداوند قدوس ہم کو تعلیمات حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ پہ گامزن فرمائے۔

تاج الشریعہ! ایک تعارف

گل افشاں امدادی
معلمہ شعبۃ البنات: جامعہ اہل سنت
امداد العلوم، مٹھنا، کھنڈسری، سدھارتھ نگر

گلستان تواریخ کے سبز پتوں پر ابھری ہوئی بے شمار ایسے ناموں کی لکیریں گلشن ہستی کو لالہ زار بنائے ہوئے ہیں جن کے کارہائے نمایاں کی بھبن سے مشام جاں معطر ومعنبر ہے۔ انہیں میں سے ایک معتبر نام شیخ الاسلام والمسلمین، وارث علوم رضا، جانشین مفتی اعظم، فخر ازہر، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری، رضوی، ازہری، علیہ الرحمۃ والرضوان کا بھی ہے۔ آپ کی ولادت بریلی شریف میں ہوئی، ابتدائی تعلیم والد ماجد (مفسر اعظم ہند علامہ محمد ابراہیم رضا رحمانی میاں علیہ الرحمہ) سے حاصل کیا، جامعہ رضویہ منظر اسلام سے درس نظامی کی تکمیل کی، مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے دنیائے اسلام کی مشہور ومعروف یونی ورسٹی "جامعہ ازہر" مصر تشریف لے گئے، وہاں سے فراغت کے بعد واپسی ہوئی جامعہ کے ارباب بست وکشاد اور اصحاب حل وعقد نے آپ پر فخر کرتے ہوئے آپ کی بارگاہ میں "فخر ازہر" کا ایوارڈ پیش کیا۔

بہت دنوں تک جامعہ رضویہ منظر اسلام میں درس وتدریس کا کام بھی انجام دیا اور فتوی نویسی وصدارت کی ذمہ داری بھی سنبھالی۔ آپ کی شادی بھی بریلی شریف میں ہوئی، آپ حضور مفتی اعظم ہند کے مرید وخلیفہ بھی تھے، آپ نے بہت سی کتابیں بھی تصنیف کیا ہے۔ آپ کو فارسی، اردو، عربی، انگریزی زبانوں میں یکساں مہارت حاصل تھی۔ جس بھی ملک میں تشریف لے گئے اسی کی زبان میں وہاں کے لوگوں سے بلا تکلف گفت وشنید، وعظ ونصیحت اور تقریر فرمائی۔ آپ نے چھ حج اور متعدد عمرے کیے۔ زہے نصیب مدینہ منورہ کی حاضری بار بار ہوئی، سبحان اللہ۔ اساتذۂ کرام میں حضور مفتی اعظم ہند، مفتی محمد افضل حسین مونگیری، مفسر اعظم مفتی محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں، ریحان ملت علامہ ریحان رضا خان رحمانی میاں، شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد سماحی جامعہ ازہر مصر، علامہ محمود عبدالغفار جامعہ ازہر مصر کے اسمائے گرامی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ ۶/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ، بہ وقت اذان مغرب، بریلی شریف میں وصال ہوا (انا للہ وانا الیہ راجعون) آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاحبزادے مفتی محمد عسجد رضا خان نے پڑھائی، آپ سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کے مزار مقدس سے متصل "ازہری گیسٹ ہاؤس" میں مدفون ہیں۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی رحلت "موت العالِم موت العالَم" کی عملی تفسیر ہے۔ یقیناً اس عظیم محسن کا ایسے دور "قحط الرجال" میں روپوش ہو جانا عالم اسلام بالخصوص اہل سنت وجماعت کے لیے ایک عظیم سانحہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔

موت سے بھی مر نہیں سکتا کبھی --- تو شہید عشق ہے اختر رضا

☆☆☆☆

حضور تاج الشریعہ بحیثیتِ مرجع خلائق

مفتی محمد منظور ضیائی
، چیئرمین علم وہنر فاؤنڈیشن ممبئی

وارث علوم اعلیٰ حضرت قدس سرہ، جانشین حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ، محبوب العلماء، رئیس الاصفیاء، عابد وزاہد، متقی وپرہیزگار، صوفی باصفا، داعی ومبلغ، عامل شریعت وطریقت، ذاکر خدا، عاشق رسول ?، مشہور مذہبی رہنما، علم وعمل کا حسین سنگم، حامل قرآن وسنت، حافظ دین وایماں، پیکر علم وعرفاں، عالم باعمل، وارث انبیاء، لاجواب واعظ، عامل مکارم اخلاق، جامع معقول ومنقول، ناشر عقائد اہل سنت وجماعت، مرجع خلائق، منکسر المزاج، صاحب دل، صاحب تصانیف کثیرہ، عالم باعمل، بالغ نظر مفتی، ممتاز فقیہ، ماہر تفسیر وحدیث، محقق، مورخ، مفکر، مدبر، ادیب، شاعر، مناظر، مصنف، ماہر اقتصادیات، طبیب، معلم، معلم ساز بھی، عشاق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلہ سالار حق کے علمبردار، حق کی پہچان، فاضل جامعہ ازہر شریف، تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا "اختر رضا قادری ازہری قدس سرہ" کی عظیم الشان شخصیت عرب وعجم، عوام وخواص، ماہرین علوم اسلامیہ، باشندگان ہند کے درمیان محتاج تعارف نہیں ہے آپ تمام مروجہ اسلامی علوم وفنون میں دسترس رکھتے تھے، اور بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ تاریخ اسلام میں ایسے بے شمار نام محفوظ ہیں جن کے کارہائے نمایاں رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے انہیں میں سے آپ بھی ہیں اور آپ اخلاق حسنہ اور صفات عالیہ کا مرقع تھے۔ جہاں حکمت ودانائی، طہارت وپاکیزگی، بلندی کردار، خوش مزاجی، ملنساری، حلم وبردباری، خلوص وللّٰہیت، شرم وحیا، صبر وقناعت، صداقت واستقامت بے شمار خوبیاں آپ کی شخصیت میں جمع تھیں۔ آپ زہد وتقویٰ کا مجسم پیکر تھے آپ ایک عاشق صادق، باعمل عالم، لاثانی فقیہ، باکمال محدث، لاجواب خطیب، بے مثال ادیب، کہنہ مشق شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ باکرامت ولی بھی تھے اور آپ کی "استقامت" سب سے بڑی کرامت تھی۔ ہر قسم کے مسائل میں جہاں ایک طرف علماء کرام، مفتیان بر صغیر، مشائخ عظام آپ سے رجوع کرتے تھے وہیں عوام کا ہر طبقہ بھی آپ ہی سے رجوع کرتا تھا اور سب لوگوں پر آپ کو ترجیح دیتا تھا آپ کا قول آخری فیصل کا درجہ رکھتا تھا عزیمت پر خود عمل کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی دعوت دیتے تھے کیونکہ یہ سب کو معلوم تھا کہ آپ ہر مسائل میں وہی فیصلہ کرتے ہیں جو صحیح ہے اور غلط کے بالکل قریب نہیں جاتے ہیں آپ اعلیٰ درجے کا تفقہ فی الدین، فہم وفراست، ذہانت وفطانت اور استقامت رکھتے ہیں اسی وجہ سے آپ مرجع خلائق تھے اور عوام وخواص کے درمیان یکساں طور پر مقبول ومحبوب تھے در اصل اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے علمی وفکری اثاثوں کے وارث اور روحانی خزانوں کے امین تھے اور یہ بھی واضح رہے کہ دعوت وتبلیغ کے میدان میں زبان وبیان کی بھی بہت اہمیت ہے اس لئے آپ کو عربی، اردو، ہندی، فارسی اور انگریزی زبانوں پر بہت عبور حاصل تھا، جہاں جس زبان کے جاننے والے رہتے تھے وہاں اسی زبان میں دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دیتے تھے نہ مترجم کی ضرورت پڑتی تھی اور نہ ہی ترجمان کی حاجت رہتی تھی اس لیے جہاں بھی تشریف لے جاتے تھے وہاں آپ کی ذات مرجع خلائق بن جاتی تھی، علمائے کرام کی مجلس میں ایسے نادر علمی نکات بیان کرتے تھے کہ وہاں مرکز توجہ آپ ہی کی ذات ہوتی تھی، مفتیان کرام کے درمیان فقہی مسائل کا حل مدلل طریقے ایسا فرماتے تھے کہ سب لوگ آپ کے فتوی اور آپ کی رائے پر "الجواب صحیح" کا مہر ثبت کرتے تھے اور مشائخ عظام کے درمیان تصوف، طریقت اور صوفیانہ کلام پر ایسی گفتگو فرماتے تھے کہ سب لوگ بیک زبان ہو کر آپ کو "شیخ المشائخ" کہہ کر پکارتے تھے، درس گاہ میں تشنگان علوم نبویہ کو علم وآگہی کا ایسا جام پلاتے تھے کہ وہ "بحر علوم وفنون" آپ ہی کو سمجھتے تھے، لوگ جلسوں میں آپ کی تقریر سننے کے لیے دور دراز علاقوں سے سفر کر کے آتے تھے! اہل سیاست ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل کو لے کر گفتگو کرنے کے لیے آپ کے پاس آتے تھے حاصل کلام ہے یہ ہے کہ آپ کی ذات مرجع خلائق تھی آپ نے فیضان علوم ومعارف اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو پوری دنیا میں عام کیا، دعوت وتبلیغ، درس وتدریس، تصنیف وتالیف وغیرہ میدان میں نمایاں خدمات انجام دیئے ہیں جن کو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ اور آپ کا انتقال 7 ذوالقعدہ 1439ھ مطابق 20 جولائی 2018ء، بروز جمعۃ المبارک، بوقت آذان مغرب ہوا اور ازہری گیسٹ ہاؤس بریلی شریف (ہند) میں مزار مقدس ہے۔

تاج الشریعہ! خاندانی وجاہت

راشدہ انجم نظامی
، شعبۃ البنات جامعہ اہل سنت
امداد العلوم مٹھنا، سدھارتھ نگر

خاندان:۔ ڈاکٹر شوکت صدیقی نے آپ کے خاندانی پس منظر کا جو نقشہ کھینچا ہے اس اعتبار سے آپ کا شجرۂ نسب یہ ہے: شیخ الاسلام والمسلمین، وارث علوم رضا، پرتو حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم، فخر ازہر، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری، رضوی، ازہری، علیہ الرحمۃ والرضوان بن مفسر اعظم مفتی محمد ابراہیم رضا خان بن حجۃ الاسلام علامہ شاہ حامد رضا خان بن امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بن علامہ مفتی نقی علی خان بن حکیم تقی علی خان بن حافظ کاظم علی خان بن وزیر مالیات سعادت یار خان بن شجاعت جنگ بہادر سعید اللہ خان (تجلیات تاج الشریعہ، ص:۱۰۲)

ولادت:۔ آپ کی ولادت ۲۶/محرم الحرام ۱۳۶۲ھ/یکم فروری ۱۹۴۳ء محلہ سوداگران بریلی کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی۔ محمد اسماعیل رضا آپ کا نام تجویز ہوا، عرف محمد اختر رضا قرار پایا اور علما ومشائخ کی جانب سے "تاج الشریعہ" کے لقب سے نوازے گئے۔ (امام احمد رضا اور دیگر علمائے اہل سنت کی علمی وادبی خدمات، ص:۴۶۵)

رسم بسم اللہ:۔ خاندانی روایت کے مطابق چار سال چار ماہ چار دن کی عمر میں والد ماجد مولانا ابراہیم رضا نے تقریب بسم اللہ خوانی منعقد کی۔

تعلیم:۔ ابتدائی تعلیم گھر ہی پر ہوئی۔ اس کے بعد والد ماجد نے آپ کا داخلہ دار العلوم منظر اسلام میں کرا دیا۔ جہاں پر آپ نے قابل قدر ذی استعداد اساتذۂ کرام سے معقولات ومنقولات کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۳ء میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے آپ جامعۃ الازہر مصر تشریف لے گئے اور مسلسل تین سالوں تک فن تفسیر وحدیث اور اصول فقہ اصول حدیث کے ماہر اساتذہ سے اکتساب علم وفضل کرتے رہے۔

فخر ازہر:۔ ۱۹۶۶ء میں جامعہ ازہر کے سالانہ امتحان میں آپ پورے جامعہ کے طلبہ میں درجہ اول پر رہے۔ جس کے سبب آپ کو "فخر ازہر" ایوارڈ اور سند سے نوازا گیا (امام احمد رضا اور دیگر علمائے اہل سنت کی علمی وادبی خدمات، ص:۴۶۵)۔

اساتذہ:۔ آپ کے مخصوص اساتذۂ کرام کی فہرست میں مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں قادری بریلوی، مولانا سید افضل حسین مونگیری، مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں بریلی، فضیلۃ الشیخ محمد سماحی جامعہ ازہر مصر، فضیلۃ الشیخ محمود عبد الغفار جامعہ ازہر مصر، ریحان ملت مولانا شاہ ریحان رضا خاں قادری بریلوی رحمانی میاں، تاج الفقہاء مفتی محمد احمد جہانگیر خاں رضوی اعظمی کے اسمائے گرامی سرفہرست ہیں۔ (تجلیات تاج الشریعہ، ص:۱۱۸/امام احمد رضا اور دیگر علمائے اہل سنت کی علمی وادبی خدمات، ص:۴۶۵)

درس وتدریس:۔ آپ نے تحصیل علم کے بعد درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ ۱۹۶۷ء میں آپ دار العلوم منظر اسلام میں تدریس کی مسند پر فائز ہوئے اور ۱۹۷۸ء میں صدر المدرسین کے اعلیٰ عہدہ پر فائز ہوئے۔ آپ ایک بہترین مدرس رہے ساتھ ہی ساتھ "رضوی دار الافتاء" کے مفتی بھی رہے۔ درس وتدریس کا یہ سلسلہ مسلسل بارہ سال تک چلتا رہا۔ پھر تبلیغی اسفار کے سبب کچھ عرصہ کے لیے یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔ مگر کچھ ہی ٹوں کے بعد آپ نے اپنے دولت کدہ پر درس قرآن ودرس حدیث کا سلسلہ شروع کیا۔ جس میں منظر اسلام، مظہر اسلام، جامعہ نوریہ اور جامعۃ الرضا کے طلبہ کثرت سے شرکت کرتے رہے اور یہ سلسلہ تاحین حیات جاری تھا۔ (امام احمد رضا اور دیگر علمائے اہل سنت کی علمی وادبی خدمات، ص:۴۶۶)

بیعت وخلافت:۔ تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں ازہری کو بچپن میں ہی مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نے بیعت فرما لیا تھا۔ اور جب آپ کی عمر ۲۰/سال کی ہوئی تو مفتی اعظم ہند نے سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے تمام سلاسل کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔ والد ماجد مولانا ابراہیم رضا جیلانی میاں نے اپنی حیات میں آپ کو اپنا جانشین بنا دیا تھا۔ حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نے بھی اپنی حیات میں ہی آپ کو اپنا جانشین اور قائم مقام بنا دیا تھا۔ جہاں آپ وارث علوم اعلیٰ حضرت ہیں وہیں مفتی اعظم ہند کے سچے جانشین بھی ہیں۔ (امام احمد رضا اور دیگر علمائے اہل سنت کی علمی وادبی خدمات، ص:۴۶۷)

مریدین:۔ آپ کے روحانی فیض سے ایک عالم مستفیض ہے۔ آپ کے مریدوں کی ایک کثیر تعداد ہے جو ایک اندازے کے مطابق کروڑ کے متجاوز ہے۔ ہندوستان کے علاوہ بیرون ممالک میں بھی آپ کے مریدین کی کثیر تعداد موجود ہے۔ جو پاکستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب، ساؤتھ افریقہ، تنزانیہ، برطانیہ، ہالینڈ، امریکہ، موریشش، عراق، ایران، ترکی، سری لنکا وغیرہ ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں (امام احمد رضا اور دیگر علمائے اہل سنت کی علمی وادبی خدمات، ص:۴۶۷)

حج وزیارت:۔ مولانا اختر رضا خاں بریلوی نے پہلے حج وزیارت کی سعادت ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء میں حاصل کی، دوسرے حج سے ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں اور تیسرے حج سے ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء میں مشرف ہوئے۔ اس کے علاوہ بھی کئی بار حج اور عمرہ وزیارت سے مشرف ہوئے۔

فتویٰ نویسی:۔ مفتی اعظم قدس سرہٗ کے پاس فتاویٰ کی کثرت کی وجہ سے کئی مفتی کام کرتے۔ مفتی اعظم نے فرمایا: "اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ اب تم اس کام کو انجام دو۔ میں تمہارے سپرد کرتا ہوں لوگوں سے مخاطب ہو کر مفتی اعظم نے فرمایا۔" آپ لوگ اب اختر میاں سلمہٗ سے رجوع کریں، انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں" (ماہ نامہ یس، ص:۱۶۸) اسی دن سے لوگوں کا رجحان آپ کی طرف ہو گیا اور آپ خود اپنی فتویٰ نویسی کی ابتدا کے متعلق یوں فرماتے ہیں: "میں بچپن سے ہی حضرت (مفتی اعظم) سے داخل سلسلہ ہو گیا ہوں۔ جامعہ ازہر سے واپسی کے بعد میں نے اپنی دلچسپی کی بنا پر فتاویٰ کا کام شروع کیا۔ شروع شروع میں مفتی سید افضل حسین صاحب علیہ الرحمہ اور دوسرے مفتیان کرام کی نگرانی میں میں یہ کام کرتا رہا۔ اور کبھی کبھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر فتویٰ دکھایا کرتا تھا۔ کچھ دنوں بعد اس کام میں میری دلچسپی زیادہ بڑھ گئی اور پھر میں مستقل حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگا حضرت کی توجہ سے مختصر مدت میں اس کام میں مجھے وہ فیض حاصل ہوا کہ جو کسی کے پاس مدتوں بیٹھنے سے بھی نہ ہوتا" (ماہ نامہ استقامت کا مفتی اعظم نمبر ۱۹۸۳ء، ص:۱۵۱)

تلامذہ وخلفا:۔ آپ کے تلامذہ کا شمار آسمان علوم وفنون میں ہوتا ہے۔ یوں تو آپ سے بے شمار طلبہ نے اکتساب علم وفضل کیا، جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے۔ اسی طرح آپ کے خلفا کا بھی معاملہ ہے یعنی ان کی بھی فہرست بہت لمبی ہے۔ (ایضاً ص:۴۶۶-۶۸)

فضائل:۔ آپ علم وفضل، زہد وتقویٰ اور عظمت وشہرت میں اپنے جد امجد امام اہل سنت کے حقیقی وارث ہیں۔ احقاق حق اور ابطال باطل کا تحقیقی اسلوب آپ کو وراثت ملا ہے۔ آپ خدا داد شرافت ووجاہت کے جامع ہیں۔ اسی لیے عرب وعجم کے کروڑوں افراد آپ کی ایک نگاہ کیمیا کے مشتاق رہتے ہیں، آپ کی زیارت کو ایمان کی تازگی کا ذریعہ مانتے ہیں۔ اللہ نے آپ کو گونا گوں اوصاف حمیدہ اور خصائل محمودہ کا مرکب بنایا ہے۔ آپ کو آپ کے زمانے والوں نے اجتماعی طور پر علوم وفنون کا ایک عظیم گہوارہ تسلیم کیا ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر پہلو نمایاں اور اجاگر ہے۔ آپ کی تمام کوششوں اور کاوشوں کو عرب وعجم نے پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔

جامعیت:۔ ڈاکٹر شفیق اجمل قادری، بنارس لکھتے ہیں: "تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں ازہری کی ذات والا صفات، علم وفضیلت، رشد وہدایت، زہد وتقویٰ، سیاسی شعور وآگہی، صداقت شعاری، راست بازی اور اتباع سنت رسول میں اپنی مثال آپ اور یگانۂ روزگار ہے۔ ہر فن میں آپ کی سیاست اور تاجداری مسلم ہے۔ تصنیف وتالیف میں بھی انہوں نے جو علم وفن کے جواہر دکھائے ہیں اس سے بھی دنیائے علم وفن میں آپ کی تاجداری کا پتہ چلتا ہے۔ تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں ازہری شریعت وطریقت کی روشن کتاب ہیں، آپ علم وفضل کے دریائے ذخار ہیں۔ حق گوئی وبے باکی، فقہی بصیرت اور حقیقت ومعرفت میں آپ یکتائے روزگار ہیں۔ علمانے انہیں "مفتی اعظم ہند" اور "قاضی القضاۃ فی الہند" تسلیم کیا ہے" (امام احمد رضا اور دیگر علمائے اہل سنت کی علمی وادبی خدمات، ص:۴۷۱)

عنایات:۔ مرکزی مفتی قاضی عبد الرحیم بستوی رقمطراز ہیں: "آپ کے اندر ان عظیم وفخیم نسبتیوں کے لحاظ سے اوصاف حمیدہ واخلاق کریمانہ کی جھلک رہی ہے اور سب ہی حضرات گرامی کے کمالات علمی وعملی سے آپ کو گراں قدر حصہ ملا ہے۔ فہم وذکا اور قوت حافظہ واتقا اعلیٰ حضرت فاضل بریلی قدس سرہٗ سے جودت طبع ومہارت تامہ (عربی ادب) حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہٗ سے۔ فقہ میں تبحر واصابت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ سے۔ قوت خطابت وبیان پدر بزرگوار حضرت جیلانی میاں قدس سرہٗ سے۔ گویا مذکورۃ الصدر ارواح اربعہ سے وہ تمام کمالات علمی وعملی آپ کو وراثت میں حاصل ہو گئے ہیں۔ جس کی رہبر شریعت وطریقت کو ضرورت ہوتی ہے۔ اور سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی مسند رشد وارشاد بھی موصوف کی ذات گرامی سے آراستہ وپیراستہ ہے اور ہزار ہا بندگان خدا آپ ہی سے اپنی عقیدت کو وابستہ کر چکے ہیں" (مقدمہ شرح حدیث نیت، ص:۴)

کمالات:۔ دو درجن سے زائد قابل قدر کتابوں کے مصنف ہیں۔ جملہ اصناف سخن پر طبع آزمائی کرنے والے قادر الکلام شاعر ہیں۔ متعدد زبانوں پر قدرت کاملہ رکھنے والے ایک عظیم مفکر ہیں۔ آپ جان سنیت، آن سنیت اور شان سنیت ہیں۔

وصال:۔ ۶/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بوقت اذان مغرب بریلی شریف میں آپ کے دولت خانے پر آپ کا وصال ہوا (انا للہ وانا الیہ راجعون)

نماز جنازہ:۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاحبزادہ وجانشین نمونۂ سلف، عمدۃ الخلف حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا خان مدظلہ النورانی کی اقتدا میں دنیا بھر سے آئے ہوئے کروڑوں مسلمانوں کی موجودگی میں بریلی شریف کے سب سے بڑے میدان "اسلامیہ انٹر کالج" کے گراؤنڈ میں بروز اتوار دن کے ساڑھے دس اور گیارہ بجے کے درمیان ادا کی گئی۔ (بروایت والد محترم حضرت مولانا کلام احمد صاحب قبلہ ازہر القادری استاذ جامعہ مٹھنا)

تدفین:۔ امام اہل سنت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، حجۃ الاسلام شاہ حامد رضا خان اور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مزارات مقدسہ سے متصل "ازہری گیسٹ ہاؤس" میں آپ کا مزار مقدس مرجع خلائق ہے۔ (بروایت والد محترم حضرت مولانا کلام احمد صاحب قبلہ ازہر القادری استاذ جامعہ مٹھنا)

غم زدہ، غم خوردہ و روتا بلکتا چھوڑ کر۔
چل دیے تاج الشریعہ ہم کو تنہا چھوڑ کر

خانوادہ رضویہ کا ایک درخشندہ ستارہ

مولانا معین الدین رضوی شراوستی

برصغیر ہند وپاک میں خانوادہ رضویہ کا یہ امتیاز رہا ہے کہ ہر دور میں اس چمنستان جاں فزا سے ایسے پھول کھلے جنہوں نے اپنی ہمہ گیر عطر بیزی سے ایک عالم کو معطر کر دیا، اپنی علمی، فکری، روحانی ضیاء پاشیوں سے امت مسلمہ کو بہرہ ور کرتے رہے اسی سلسلے کی ایک کڑی تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہر علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں آپ کی ذات میں بیک وقت کئی عالمی اور مرکزی شخصیات کے دینی، علمی، فکری جلوے پورے آب وتاب کے ساتھ مسکرا رہے تھے چار سال کی عمر میں بسم اللہ خوانی کی رسم ادا کی گئی، آپ کی درس نظامی کی تعلیم منظر اسلام بریلی شریف سے ہوئی مزید علمی تشنگی بجھانے کے لئے جامعہ ازہر قاہرہ تشریف لے گئے آپ نے نہایت ہی جانفشانی سے تعلیم حاصل کی یہاں تک کہ جس شعبہ میں آپ تھے اسے ٹاپ کر دیا جس سے خوش ہو کر وہاں کی انتظامیہ نے آپ کو فخر ازہر کا لقب عطا کیا واپسی پر آپ نے اپنے خاندانی وراثت کو سنبھالتے ہوئے فقہ وافتا کا قلمدان سنبھالا آپ کے فتاوے میں اچھوت تحقیقی انداز، مضبوط طرز استدلال، اور کثرت حوالاجات آپ کو فتاوی نویسی میں دیگر معاصرین سے ممتاز بناتی ہے عربی نثر نگاری میں آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی یہی وجہ ہے کہ جب مخالفین نے امام احمد رضا کی شبیہ عالم عرب میں غلط طریقے سے پیش کی تو آپ نے وقتی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے درجنوں کتابیں عربی میں زبان میں تصنیف کر کے مخالفین کے دعووں کی پول کھول کر رکھ دی اور عالم عرب میں امام احمد رضا کا صحیح تعارف کرایا آپ نے امام احمد رضا کی بہت ساری تصنیفات کی تعریب فرماء اور بخاری شریف پر عربی تعلیقات لگا کر عربی ادب میں اپنے ذوق ودسترس کا بین ثبوت فراہم کیا آپ کی ذات فقہ وحدیث نثر نگاری اور شاعری کا حسین سنگم تھی، اپنے آبا واجداد کی روش کو اپناتے ہوئے آپ نے صنف شاعری میں نعت گوئی کو اپنے تخیلات کا مرکز بنایا جس کے نتیجے میں، سفینۂ بخشش جیسا شاہکار نعتیہ دیوان کی صورت میں معرض وجود میں آیا جو آپ کے خیال کی بلند پروازی، علم عروض میں آپ کی دسترس، اور عشق رسول میں آپ کے سوز وگداز کا بہترین مظہر ہے، غرض کہ آپ علم وعمل، فکر ونظر، تقوی وطہارت، اخوت ومودت، جود وسخا میں اپنے اسلاف کا بہترین نمونہ تھے۔

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan. +92 334 3247192

تاج الشریعہ کی نعت گوئی اور عشق رسالت

مولانا محمد شاهد رضا امجدی
مہنداول، سنت کبیر نگر

حضور تاج الشریعہ عالم اسلام کے ایک قد آور شخصیت تھے علمی میدان ہو یا روحانی ہر ایک کے شہسوار تھے اور اس میدان میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے تھے، حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ، امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، ان کے صاحبزادے مفسر قرآن علامہ ابراہیم رضا خان کے آپ صاحبزادے تھے۔ اور آپ اعلیٰ حضرت کے دوسرے صاحبزادے حضور مفتی اعظم ہند کے سچے جانشین تھے۔ اور یقینا آپ علم ظاہر و باطن میں امام اہل سنت کے پرتو رہے، کسی کو اعتراض نہ ہو اس لئے آپ کے میرٹ کی بنیاد پر آپ کو سجادہ نشین منتخب کیا گیا آپ نے مصر سے فراغت حاصل کی اور بقیہ تعلیم حضور مفتی اعظم ہند کے سائے میں حاصل کی اور ساتھ میں رہے بھی۔ اور یقینا آج بھی آپ کی تحریرات، تحقیقات و خلوص و للّٰہیت اور جو لوگ آپ سے ملیں جو آپ سے منسلک تھے وہ یہ کہتے ہیں کہ واقعی حضور تاج الشریعہ ایک یکتائے روزگار شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و کمال ہو، استقامت ہو خلوص للّٰہیت ہو شریعت کے اوپر گہری نظر عطا فرمایا یعنی دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے لیکن جو فرما دیا اسی فتوے پر عمل ہے یہی آپ کی سب سے بڑی ولایت اور کرامت ہے۔ اور آپ کا ایک کلام ہے۔ (کاش گنبد خضراء دیکھنے کو مل جاتا) آپ اس میں نظم اور الفاظ دیکھیں کتنے خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے یہ اعلیٰ حضرت کے خاندان کی تربیت ہے۔ سید ریاض حسین شاہ (پاکستان) فرماتے ہیں کہ نعت گوئی کی خیرات مجھے اعلیٰ حضرت کے در سے ملی ہے۔ اس کلام کو دیکھیں اگر کوئی بڑا عالم ہوگا تو ایک نیا رنگ دیگا اس میں انتخاب الفاظ دیکھیں نظریات و افکارات دیکھیں۔ ہوا یہ کہ حضور تاج الشریعہ کا مدینہ شریف کی حاضری کا ویزہ رکھا ہوا تھا پر یہ ویزہ کنفرم نہیں ہو رہا تھا کہ آج ہوگا یا کل ہوگا یا کب ہوگا بہت زیادہ پریشان تھے اس ٹینشن میں اور اس تڑپ میں آپ نے ایک نعت شریف لکھا تھا جس کا مطلع یہ ہے کاش گنبد خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا تو اس کے اندر آپ نے اظہار کیا پھر مکمل طور پر آپ نے اپنے کو بارگاہ رسالت کا اور ان کے غلاموں کا فقیر بنا کر خیرات طلب کیا کہ میں شہر حسینہ جاتا اور گنبد خضریٰ کی خیرات پاتا بلکہ موت لے کے آ جاتی مدینے میں اور موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا اس شعر میں حضور تاج الشریعہ کمالات کو دیکھیں۔ حدیث نبوی بھی ہے۔ من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بہا فانی اشفع لمن یموت بہا کہ تم میں سے جو بھی مدینے میں مرنا چاہے اس کی کوشش ہو کہ مدینے میں مرے اس لئے کہ میں مدینے میں مرنے والے کی شفاعت کروں گا (ترمذی کتاب المناقب، باب فی فضل المدینہ، حدیث) اور آگے فرمایا دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی ☆ اس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا کچھ لوگ پڑھتے ہیں اس کی سبز رنگت میں باغ بن کے کھل جاتا پر ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمیں حضور تاج الشریعہ نہیں کہہ سکتے یعنی یہ دعویٰ ہوا، یہ کلام تو فقیری اور خیرات لینے کا ہے میں نے جب نسخہ اٹھا کے دیکھا تو وہاں میں نہیں (سے) تھا تو یہ ادب اور حلاوت میرے تاج الشریعہ کے اندر تھی۔ تو اعلیٰ حضرت کا عشق ہو اُن کا تفقہ فی الدین ہو ان کی دانائی ہو اور ان کا نظم اور تمام زبانوں پر گرفت ہو ان کا کامل ملکہ اس دور کے اندر حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ میں پایا جاتا تھا۔

تاج الشریعہ اور جامعہ اشرفیہ

محمد ابو ہریرہ رضوی مصباحی
، رام گڑھ (رکن: مجلس علمائے جھارکھنڈ)

حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری قدس سرہ کا جامعہ اشرفیہ سے بڑا گہرا لگاؤ رہا ہے کیوں کہ آپ کی شخصیت میں دو چیزوں بڑی نمایاں نظر آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ علم پرور تھے. اور دوسرے یہ کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے افکار و نظریات کی اشاعت سے بے پناہ لگاؤ تھا. جامعہ اشرفیہ مبارکپور ان دونوں کاموں میں شروع ہی سے ممتاز رہا ہے. آغاز ہی سے فکر رضا کی تشہیر ہو رہی ہے،

اعلیٰ حضرت کے افکار و نظریات کی ترویج و اشاعت اس کے منصوبے میں شامل ہے، یہ وہ اشرفیہ ہے جس کی بنیاد آپ کے نانا جان حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے ہاتھوں رکھی گئی ہے! انھیں بزرگوں کے فیضان نظر اور بالخصوص حضور حافظ ملت قدس سرہ کی بے پناہ قربانیوں کا ثمرہ ہیکہ آج جامعہ اشرفیہ عالمی سطح پر اپنی علمی و روحانی خدمات انجام دے رہا ہے. لہٰذا ایسے میں حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری بریلوی علیہ الرحمہ کا اس ادارے سے لگاؤ ایک فطری عمل تھا . چنانچہ جامعہ کی تعریف میں کئی بار رطب اللسان ہوئے .

کچھ پیش کیے جاتے ہیں. حضور تاج الشریعہ قدس سرہ نے اشرفیہ کی جانب سے منعقد ہونے والے فقہی سیمینار بنام مجلس شرعی سے خطاب کرتے ہوئے یوں فرمایا ہے: "مجلس شرعی کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے اور جامعہ اشرفیہ کا ملک کی دیگر علمی و دینی ضرورتوں کی تکمیل کے ساتھ اس طرف متوجہ ہونا باعث مبارک باد اور لائق تحسین ہے،

جامعہ کی خدمات پورے ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہیں، اور اب اس کا دائرۂ عمل دیگر ممالک کو بھی محیط ہو رہا ہے، جامعہ اشرفیہ نے ہر میدان میں بہترین افراد پیدا کیے اور اس سیمینار میں بھی اکثر فضلائے اشرفیہ نے ہی مقالات پیش کیے جو اس بات کی دلیل ہے کہ جامعہ اشرفیہ نے اپنے طرز تعلیم میں علمی بالغ نظری کے ساتھ قلمی پختگی اور فقہی دقیقہ سنجی بھی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے . (صحیفۂ فقہ اسلامی: ص، (32) ایک جگہ حضور تاج الشریعہ نے اس کے کارنامے سے شاد کام ہو کر یہ بھی فرمایا ہے:

حضرت صدر الشریعہ کے تلامذہ میں ایک سے ایک جلیل القدر، ذی استعداد اور باصلاحیت افراد پیدا ہوئے، مگر ہندوستان میں جو فیض حضور حافظ ملت کا جاری ہوا وہ کسی کا نہ ہوا، اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کتابیں لکھیں، حضور حافظ ملت نے علما پیدا کیے، اور اعلیٰ حضرت کے مشن کی ترویج و اشاعت میں جو کردار حضرت حافظ ملت، جامعہ اشرفیہ اور فرزندان اشرفیہ نے ادا کیا ہے کہیں نظر نہیں آتا، اشرفیہ کا کام صرف اشرفیہ کا کام نہیں، بلکہ اعلیٰ حضرت کا کام ہے، مفتی اعظم ہند کا کام ہے، رضویت کا کام ہے.

تاج الشریعہ ایک همہ جهت شخصیت

مولانا محمد علاء الدین امن رضوی دوحہ قطر

نبیرہ اعلیٰ حضرت، عکس جمال حجۃ الاسلام، جانشین حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ المفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جامع شخصیت عالم اسلام میں کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ کی علمی، فقہی، تصنیفی، مسلکی اور روحانی خدمات کسی پر مخفی نہیں۔ آپ اپنے آباؤ اجداد کے علم و تقویٰ کیسچے جانشین تھے، علم و فضل، اور زہد و ورع میں اسلاف کرام کے عکس جمیل تھے۔ حضور تاج الشریعہ میں جہاں علم و فضل، حکمت و دانائی، طہارت و پاکیزگی، بلندی کردار، خوش مزاجی و ملنساری، عجز و انکساری، حلم و بردباری، خلوص و للّٰہیت، صبر و قناعت، صداقت و استقامت جیسے بیشمار خوبیاں موجود تھی وہیں آپ زہد و تقویٰ کا بھی مجسم پیکر تھے۔ آپ کی پوری زندگی اتباع شریعت و سنت کی پابندی سے آراستہ ہے، آپ کے تقویٰ و پرہیزگاری کی ایک جھلک ذیل کے واقعات میں ملاحظہ کریں پھر آپ کو اندازہ ہوگا کہ حضور تاج الشریعہ زہد و ورع میں کس مقام پر فائز تھے۔ آج کل کے نام نہاد پیر فقیر کے درمیان عورتوں کا ہجوم رہنا یہ عام سی بات ہو گئی ہے۔ عورتوں کو بیعت کرتے وقت پردہ کا کوئی انتظام نہیں ہوتا بلکہ کہتے ہیں کہ مریدہ تو بیٹی کی طرح ہوتی ہے اور بیٹی سے کیا پردہ العیاذ باللہ تعالیٰ مگر تاج الشریعہ کا تقویٰ ملاحظہ فرمائیں کہ حضور تاج الشریعہ کی بارگاہ میں کسی عورت کو بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی، کبھی بھی یہ نہیں دیکھا گیا کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر عورتوں کو بیعت فرمایا ہو۔ عورتوں کو بیعت فرماتے وقت ہاتھ پر ہاتھ رکھنا تو دور بغیر پردہ مرید نہیں فرماتے۔ مولانا محمد شہاب الدین صاحب رضوی اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

1407ھ کی بات ہے کہ زنان خانہ میں عورتیں زیارت اور بیعت کیلیے حاضر ہیں، جب آپ زنان خانہ میں تشریف لے گئےتو چند عورتوں کے نقاب الٹیا اور منہ کھلے ہوئے تھے آپ نے فورا اپنی آنکھیں دوسری جانب پھیر لیں اور فرمایا پردہ کرو بے حجابانہ گھومنا پھرنا سخت منع ہے۔ نقاب ڈالو سب عورتوں نے نقابیں ڈال لیں پھر بیعت فرمایا۔ (مفتی اعظم اور ان کے خلفا، ج 1، ص 159، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی) (حضور تاج الشریعہ کی شان تقویٰ کتنی بلند و بالا تھی اس بات سے بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کے شرم و حیا کا یہ عالم تھا کہ حمام میں اس وقت تک استنجا اور غسل کے لیے نہیں جاتے جب تک اس کے اوپر یعنی چھت پر بھی پردے کا انتظام نہ ہو۔ ایک بار مغربی بنگال ضلع مالدہ کے کلیا چک کے ایک پروگرام میں حضور مفتی اعظم عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ تشریف لے گئے، آپ کو استنجا کا احساس ہوا جب آپ استنجا خانہ میں پہنچے تو اس کا اوپری حصہ بالکل کھلا ہوا تھا اسی وقت آپ نے چھتری منگوائی پھر استنجا سے فارغ ہوئے۔ پوچھنے پر فرمایا: میں نے چھتری اس وجہ سے منگوایا تا کہ ستر عوت ہو سکے اور شرم و حیا کا بھی پاس و لحاظ برقرار رہے۔ ایک صاحب نے حضور تاج الشریعہ کو خوش کرنے کیلیے ان کے ایک مخالف کی خوب مذمت کی۔ بولتے بولتے اس نے مخالف کیلیے لفظ سالا بھی استعمال کیا۔ بعدہ حضور تاج الشریعہ جلال میں آ گئے اور بیحد ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ جناب آپ نے اس کے بارے میں لفظ سالا بطور گالی استعمال کیا ہے لہٰذا اس سے احتراز اور رجوع ضروری ہے۔ آپ نے کیا سمجھا میرے حاسد کیلیے نامناسب اور غیر اخلاق لفظ بول کر مجھے خوش کر دیں گے ایسی بات مجھے ہرگز ہرگز پسند نہیں، کسی سے اختلاف ہو تو حدود شرع میں رہ کر اختلاف کیا جائے نہ کہ ان کے لیے نازیبا کلمات استعمال کیا جائے۔ یہ سن کر وہ صاحب بالکل خاموش ہو گیے اور معافی تلافی کرنے لگے۔ دورہ تعلیم مصر کا ایک واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ مولانا شمیم ازہری (خطیب اعظم موریشس) بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مصر میں جشن جمہوریہ منایا جا رہا تھا اور وہاں کا طریقہ یہ تھا کہ جامعہ ازہر کے تمام طلبا لائن میں کھڑے ہوتے اور مصر کی حکومت کا ایک نمائندہ ان سے ہاتھ ملاتا اور طلبہ اس کو مبارکباد دیتے۔ تاج الشریعہ بھی اسی لائن میں کھڑے تھے جس لائن میں علامہ شمیم ازہری صاحب تھے، اس وقت جو مصری حکومت کا نمائندہ بن کر آیا تھا وہ ایک خاتون تھی اور وہ لائن میں موجود تمام طلبہ سے یکے بعد دیگرے ہاتھ ملا رہی تھی جب وہ میرے (علامہ شمیم ازہری) کے پاس پہنچی تو میں حضرت کو ترچھی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور پھر میں نے اس خاتون سے ہاتھ ملا لیا۔ اس کے بعد وہ حضور تاج الشریعہ کے قریب آئی تو حضور تاج الشریعہ پیچھے ہٹ گیے اور ہاتھ نہیں ملایا۔ علامہ شمیم ازہری صاحب کہتے ہیں کہ حضور تاج الشریعہ نے اس واقعہ کے بعد مجھ سے بات چیت کرنا بند کر دیا حتیٰ کہ سلام کا جواب تک نہیں دیتے تھے اور اسی طرح کئی دن گزر گیے۔ میں گھبرا گیا کہ امام اہل سنت کی یادگار اور مجھ سے ناراض رہیں لہٰذا میں حضور تاج الشریعہ کی قدموں میں گر گیا اور رونے لگا تو حضرت نے اپنا دست شفقت میرے سر پر پھیرا اور فرمایا: شمیم! میں تم سے اپنے نفس کے لیے ناراض نہیں ہوا بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا و خوشنودی کے لیے ناراض ہوا تھا کیوں کہ وہ خاتون جس سے تم نے ہاتھ ملایا تھا وہ غیر محرم تھی اور تم نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا؟۔ بعدہ توبہ کی اور معافی مانگی تو حضور تاج الشریعہ نے مجھے معاف فرما دیا۔ (ماہنامہ اعلیٰ حضرت 9/2018)

حضور تاج الشریعہ اور احترام علما

مولانا محمد حبیب القادری صمدی
(مہوتری، نیپال)

مذہب اسلام میں اخلاق حسنہ کو بڑی فضیلت و اہمیت حاصل ہے۔ اور محسن کائنات کی تشریف آوری کا مقصد بھی مکارم اخلاق کو پائے تکمیل تک پہنچانا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے: سید عالم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارم اخلاق و محاسن افعال کی تکمیل و تتمیم کے لیے مبعوث فرمایا۔ (خزائن العرفان) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ صَالِحَ الْاَخْلَاقِ یعنی مجھے صالح اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا۔ (الادب المفرد، للامام بخاری، باب حسن الخلق) اور نبی کریم نے اپنے ہر قول و فعل سے ثابت کر دکھایا۔ قرآن عظیم نیا آپ کے اخلاق حسنہ کو یوں بیان فرمایا: وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (پ: ، القلم،) اور بے شک تمہاری خو بو (خلق) بڑی شان کی ہے۔ (کنز الایمان) سرور دو عالم اخلاق حسنہ اور خوش اخلاقی کی اہمیت و فضیلت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ان المومن لیدرک بحسن خلقہ درجۃ الصائم القائم ۔۔۔ بندہ مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے ان لوگوں کے مقام و مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے جو دن بھر نفل روزے اور رات بھر نفل نماز پڑھتے ہیں۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق) مذکورہ احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حسن اخلاق کو ایک عظیم مقام حاصل ہے۔ اسی لیے اولیا کرام و بزرگان دین میں یہ وصف نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگیاں عاجزی و انکساری اور تواضع سے مزین ہوتی ہیں۔ (کیوں کہ تواضع وہ عظیم شیء ہے جو انسان کو تکبر و گھمنڈ سے محفوظ و مامون رکھتا ہے) ۔ اور جو تواضع کو اپنا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند مقام عطا فرماتا ہے۔ اللہ کے رسول تواضع کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: وما تواضع احد للّٰہ الا رفعہ اللّٰہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے رفعت عطا کرتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فی استحباب العفو والتواضع) محسن کائنات کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دونوں عالم کے سلطان ہونے کے باوجود حد درجہ متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ آپ غریبوں، مسکینوں، اور یتیموں کی عیادت کیلیے تشریف لے جاتے، چھوٹے بڑے سب کو سلام کرتے، بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت فرماتے تھے۔ مذکورہ اوصاف وہ اوصاف حمیدہ کریمہ ہیں جن پر عمل کرنے سے اللہ رب العزت کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اولیائے کرام، مشائخ عظام اور علمائے کرام انبیا علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں، وہ حسن اخلاق، تواضع اور عاجزی و انکساری کے پیکر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ رب العزت انہیں مقام ولایت عطا فرماتا ہے۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جو بندہ اپنے رب کی رضا کے لیے علما و صلحا کا ادب و احترام کرتا ہے، اللہ رب العزت اعلیٰ مقام و مرتبہ کے ساتھ ساتھ اس کے لیے لوگوں کے دلوں کو مسخر کر دیتا ہے۔ اللہ رب العزت نے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ میں اخلاق حسنہ، تواضع، عاجزی و انکساری، بڑوں کا ادب اور علما کا احترام یہ ساری چیزیں بدرجہ اتم ودیعت فرمائی تھی۔ اور آپ علیہ الرحمہ مذکورہ احادیث مبارکہ کے سچے مصداق اور منہ بولتی تصویر تھے۔

حضور تاج الشّریعہ آفتاب ولایت وماهتاب قبولیت ومعرفت

اسیر تاج الشریعہ-----
فقیر رضوی مجیب الرّحمن مصباحی
عُفی عنہ فرحان رضا منزل نکٹوئی بلرام پور

جن پاکیزہ و برگزیدہ نفوس کو ولایت و معرفت عطا ہوتی ہے انھیں لازوال دولتوں، کرامتوں، رحمتوں، برکتوں، بیشمار خوبیوں اور نعمتوں سے نواز دیا جاتا ہے، آیات قرآنیہ گواہ ہیں کہ انھیں خصوصی طور سے ہر خوف سے آزادی، رنج و غم سے بے نیازی نیز قبولیت فی الخلق کی ارجمندی سے سرفراز کر دیا جاتا ہے، مگر ایک سوال پردۂ خیال پہ نمودار ہو کر خلجان پیدا کرتا ہے کہ بسا اوقات بد اطوار و بدکردار، فساق و فجار بھی قبولیت حاصل کر لیتے ہیں بلکہ فی زمانہ جدھر نظر اٹھائیے بدقماشوں اور بدمعاشوں کے غول کے غول عوام الناس پر اپنی دھاک بٹھائے تخت قبولیت پہ قابض نظر آتے ہیں تو دونوں کی قبولیت میں فرق کیا رہا؟ دفع خلجان کے لیے عرض ہے ایک قبولیت وہ ہے جو عوام سے شروع ہو اور عوام ہی تک سمٹ کے رہ جائے، دوسری جو خواص سے شروع ہو پھر ان کے ذریعہ عوام کے دلوں میں گھر کرے، پہلی قسم کوئی بھی حاصل کر سکتا ہے، جبکہ دوسری قسم قبولیت خداوندی کی دلیل ہے، اور یہی اولیاو مقربین کو بارگاہ الٰہی سے بطور انعام عطا کی جاتی ہے، قرآن کریم نے اسے لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ۔ (یونس، ۶۴ پ ۱۱) ۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی اور آخرت میں بُشریٰ ہے) سے بیان و تعبیر فرمایا، نصاب ولایت کے دو حصے ہیں، ایک کا تعلق نظریہ و آئیڈیالوجی سے ہے اور دوسرے کا تعلق عمل و پریکٹیکل سے ہے۔ الذین امنوا و کانوا یتقون (یونس۔ ۶۴) جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کئے) میں نصاب ولایت کے دونوں حصوں کو بیان کر کے واضح کر دیا گیا کہ اولیاء اللہ عقیدہ و عمل دونوں میدانوں کے شہسوار ہوں گے، یعنی ایک طرف ان کا عقیدہ و نظریہ مصلحت و صلح کلیت کے میل و کچیل سے مانند آئینہ صاف ہوگا جبکہ دوسری طرف ان پاک طینتوں کے کردار و عمل کی فصل بہار بھی لہلہا رہی ہوگی، اور جب کوئی عقیدہ و عمل کے اس درجۂ رفیعہ پر فائز ہوگا تاج ولایت اس کے زیب سر فرما دیا جائیگا، ماضی قریب کی عظیم الشان علمی، عملی اور روحانی شخصیت، ریحان گلشن رضویت، شریعت و طریقت کے سنگم، پرتو مفتی اعظم، صدر بزم مفتیاں، مشعل راہ کاملاں، پیشوائے سنیاں، حضور تاج الشّریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری قُدّس سرّہٗ (م ۶ ذوقعدہ ۱۴۳۹ھ، ۲۰ جولائی ۲۰۱۸) بلاشبہ قبولیت و ولایت کے اس قابل رشک معیار و منصب پر فائز نظر آتے ہیں، ان کی قبولیت سبحان اللہ۔ جہاں فروکش ہوں جنگل کو منگل کر دیں، بلا اعلان ہی خلقت کا سیلاب امڈ پڑے، سنیت کا گلشن کھل اٹھے، خرمن وہابیت جل اٹھے، شان ولایت ایسی کہ عوام ہوں کہ خواص، اپنے ہوں کہ پرائے سب گواہی دیں، چہرے کی نورانیت ایسی کہ دیکھنے والے نظر ہٹانا بھول جائیں، زائرین دل ہار بیٹھیں، کفر کی زنجیریں چیخ پڑیں، کفار کفر چھوڑ، زنار توڑ کلمۂ اسلام پڑھیں، دلوں میں یاد خداوندی کی بہاریں گھر کریں، کیوں نہ ہو؟ حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد دلشاد ہے، اولیاء اللہ الذین اذا رُئو ذُکر اللہ (کنز العمال رقم ۱۷۸۳) اولیائے کرام وہ ہوتے ہیں جنھیں دیکھنے سے اللہ یاد آئے، مرشد گرامی کا رخ پرنور و پرکشش دیکھ کر بیساختہ سبحان اللہ و ماشاء اللہ کی پاکیزہ صداؤں سے ذکر و یاد خداوندی کی بزم بہاراں آراستہ ہو جاتی تھی، سچ ہے،

صورت پرنور دیکھو تو خدا کی یاد آئے — حق ادا و حق نما تاج الشّریعہ چل دیئے

آپ کی رحلت کے بعد شہزادۂ والا درجت، قائد اہلسنّت حضرت علاّمہ عسجد رضا خان قادری دام ظلّہ آپ کی علمی، عملی اور روحانی وراثت کے امین و جانشین ہیں اور بفضل خداوندی تشنگان عالم کو فیض تاج الشّریعہ سے شاد کام فرما رہے ہیں، مولائے قدیر و کارساز مطلع سنّیت پر انھیں تادیر درخشاں و فیض رساں رکھے۔

گلشن اعلیٰ حضرت کے جتنے ہیں پھول — سارے پھولوں کی نکہت سلامت رہے

کاش! آج تاج الشریعہ ہوتے

مولانا صاحب علی یار علوی دار العلوم امام احمد رضا، بندیشر پور سدھارتھ نگر

آج مسلمانوں کے ناگفتہ بہ حالات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ خاص کر اس لاک ڈاؤن کے دوران تو مسلمانوں کو ان کے شرعی مسائل کو لے کر خوب پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ حقیقت ہے کہ عبادت گاہیں تو بھی کی بند تھیں لیکن اس کے علاوہ دیگر امور مثلاً دوران نماز ماسک لگانا، صفیں منقطع کرنا، مسجدوں کو سینیٹائز کرنا وغیرہ وغیرہ مختلف دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مزید برآں کہ ہمارے علمائے کرام نے ان حکومتی فرامین و احکام کو شرعی تحفظ فراہم کرانے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ افسوس! تو یہ ہے کہ مکروہات تحریمہ کو جائز قرار دینے کے ساتھ حرام کو بھی روا کرنے میں ان حضرات نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ جب کہ ماضی کے حسین جھروکوں میں ہم نے جہاں حضور مفتی اعظم ہند کو سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کے خلاف نس بندی کے حرام ہونے پر اٹل رہتے دیکھا ہے وہیں ابھی چند سالوں پہلے بابری مسجد مسئلہ پر جب حکومت کے اشارے پر شری شری ۔۔۔ نے مسلمانوں سے یک طرفہ صلح کرنے کی پلاننگ کی اور اپنا منصوبہ لے کر مختلف مکاتب فکر کے قائدین کے پاس پہنچا تو اس کا پرزور استقبال کیا گیا لیکن اس پلاننگ میں آخری کیل ٹھوکنے کے لیے جب اس نے بریلی کا رخ کیا تو اسے دروازہ بند ملا، یہیں سے اس کے منصوبہ کا شیرازہ بکھر گیا۔ یہ عزم و استقلال تھا حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا جنھوں نے اتنے بڑے مسئلہ میں حکومت کے سامنے شریعت کو نیلام نہیں ہونے دیا۔ اور آج بھی اگر وہ ہمارے درمیان ہوتے تو کوئی نہ کوئی حل ضرور پیش کرتے اور ہمیں ان دشواریوں کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

حضور تاج الشریعہ علمائے عالم کی نظر میں

مولانا محمد زاهد علی مرکزی، کالپی شریف

20 جولائی بوقت شام ساڑھے سات بجے جیسے ہی عالم اسلام کو یہ خبر پہنچی کے قاضی القضاۃ فی الہند فضیلۃ الشیخ محمد اختر رضا خان المعروف تاج الشریعہ ازہری میاں اس دار فانی سے کوچ کر گئے جسم منجمد ہو گیا کچھ دیر تو حواس سلامت نہ رہے اور خبر پر یقین نہ ہوا مگر جب ہر جگہ سے اس خبر کی تصدیق ہوتی چلی گئی تو تسلیم سے انکار کی گنجائش نہ رہی اور دل ڈوبتا چلا گیا کیونکہ روئے زمین کا وہ چراغ بجھا جس کی لو قیامت تھی، عالم اسلام میں کہرام مچ گیا کیا فون، انٹرنیٹ، الیکٹرانک میڈیا، سوشل میڈیا پرنٹ میڈیا پر کثرت پیغام کی باڑھ سی آ گئی، کیا عرب کیا عجم ہر طرف بس ایک ہی چرچا ایک ہی ذکر علماء سے لے کر عوام تک اضطراب کی کیفیت جلد سے جلد بریلی پہنچنے کی للک اپنے دینی پیشوا کے آخری دیدار کے خواہشمند معتقدین کو موسلا دھار بارش بھی نہ روک سکی خود بریلی شریف میں جہاں حضور تاج الشریعہ (علیہ الرحمہ) کا آخری دیدار کرایا جا رہا تھا گھٹنوں تک پانی بھرا ہوا تھا اور راستے کے دونوں کناروں پر کھڑے ہو کر محبین درود و سلام کی ڈالیاں نچھاور کر رہے تھے، ہزاروں لاکھوں اپنے جذبات کو قابو میں کیے ہوئے تھے مگر ان کے دل رو رہے تھے اور ہزاروں دھاڑیں مار مار کر زار و قطار رو رہے تھے ایسی دیوانگی ایسا منظر ہماری نظروں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا مجمع کی جو تصاویر سوشل میڈیا پر آئیں تو کانگریس صدر راہل گاندھی بھی بول پڑے کہ "ایسی بھیڑ انھوں نے آج تک نہ دیکھی" "اتنا اژدحام ہونا ایسے ہی نہیں ہے بلکے رب تعالیٰ اپنے محبین کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں ارشاد باری ہے "ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمن ودا" بے شک جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے اللہ ان کی محبت دلوں میں ڈال دے گا۔ حضرت کی حیات مبارکہ میں بھی یہ بات اظہر من الشمس تھی کہ جہاں کہیں بھی قدم رنجاں ہوئے مخلوق خدا کو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ آمدم بر سر مطلب حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی مقبولیت محض ہندو، سندھ ایشیائی ممالک تک ہی محدود نہ تھی بلکہ افریقی ممالک سمیت دنیا کے اکثر ممالک میں آپ کی علمی شان و شوکت کا سکہ چلتا تھا وصال کے محض ایک گھنٹہ بعد ہی ساری دنیا کے علماء، عوام و خواص کے تعزیتی پیغامات سوشل میڈیا پر گشت کرنے لگے تھے ترکی، صومالیہ، سوڈان، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، امریکہ، فلسطین، انگلینڈ، شمالی کوریا، پاکستان، بنگلہ دیش، دبئی، قطر، عمان وغیرہ ممالک سے بھی پیغام موصول ہوئے اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی اس لیے ہم نے یہاں کچھ عرب اور غیر عرب علماء کے پیغامات جمع کئے ہیں تا کہ انہیں پڑھ کر آپ کی علمی شوکت و لیاقت کا اندازہ لگایا جا سکے کیونکہ علماء وہ بھی دیار غیر کے کسی غیر عرب عالم کی شان میں ایسے ہی رطب اللسان نہیں ہوتے اور کیوں نہ ہو کہ آپ سے سند حدیث و فقہ کے حصول کو اپنے لیے باعث خیر و برکت گردانتے تھے نیز طریقت میں بھی عرب دنیا میں آپ کے کئی خلفاء پائے جاتے ہیں مولانا انوار احمد بغدادی آپ کے خلفاء کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "ولہ خلفاء فی الطریقۃ فی عدۃ دول عربیۃ واجنبیۃ فضلا عن شبہ القارۃ الہندیۃ ففی العرب مثلا الشیخ محمد عمر سلیم من العراق، والشیخ عبد العزیز من دبی، والشیخ کمال یوسف الحوت من لبنان، والشیخ دائل الحنبلی من دمشق، والشیخ عارف جمیل من فلسطین وبصدف لی ان التقیت بآخر الذکر فوجدتہ متاثرا جدا بالشخصیۃ الشیخ الازہری وحسن دیاجتہ وتحدث لی قائلا "انی سعید جدا بان أعطانی الشیخ الازہری سند اجازۃ وخلافۃ ولا فرح عندی اکبر من ذلک" ترجمہ: طریقت میں بھی آپ کے کئی خلفاء عرب و عجم میں پائے جاتے ہیں ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا کے خلفاء کے علاوہ عرب میں جیسے شیخ محمد سلیم عراقی، شیخ عبد العزیز دبئی، شیخ کمال یوسف حوت لبنان، شیخ دائل الحنبلی دمشق، شیخ عارف جمیل فلسطین وغیرہ شامل ہیں۔ موخر الذکر سے میری ملاقات ہے میں نے انہیں شیخ ازہری کی شخصیت اور اخلاق سے بہت ہی زیادہ متاثر پایا ایک مرتبہ وہ مجھ سے کہنے لگے کہ "یہ میری خوش بختی ہے کہ شیخ ازہری نے مجھے سند اجازت و خلافت سے نوازا اس سے بڑھ کر میرے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں" تو آیئے بغیر کسی تمہید و تبصرہ کے ہم ان عرب و غیر عرب علماء کے اقوال لفظ بلفظ نقل کرتے ہیں تا کہ قارئین کو آپ کی علمی حیثیت کا اندازہ ہو سکے اور وہ یہ جان لیں کہ علماء عرب و عجم نے آپ کو کیسے کیسے القابات کے ساتھ فرمایا ہے.

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش پر ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا.

حضور تاج الشریعہ حقیقت کے آئینے میں

مولانا محمد روشن رضا المصباحی الأزہری، استاذ و مفتی مدرسہ اصلاح المسلمین رائے پور

اللہ رب العزت نے جب سے اس کائنات کی تخلیق فرمائی اسی دم سے کارخانہ قدرت کا یہ نظام ہے کہ لاکھوں کروڑوں افراد اس ارض گیتی پر پیدا ہوئے اور اپنی متعینہ میعاد و مدت گزار کر دار فانی سے دار بقا کی طرف منتقل ہو گئے، مگر اس زمین پر آنے والے کچھ ایسے معزز و پاکیزہ نفوس و نابغہ روزگار ہستیاں ہیں جنھوں نے اپنی حیات ظاہری کے ہر ہر لمحہ کو خلق خدا کے رشد و ہدایت اور ان کو جہالت و ضلالت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے سے نکال کر علم و ہدایت کے نوری شاہراہ پر گامزن کرنے میں جادہ پیمائی کرتے رہے، قوم و ملت کی بقا اور نئی نسلوں میں دین و شریعت کی روح پھونکنے کے لیے مسلسل کوشاں رہے، اور اپنی زندگی کی ہر سانس کو قوم مسلم کے سید ھے سادھے افراد کو دیگر فرقہائے باطلہ کی ریشہ دوانی و دام تزویر سے بچانے کے لیے وقف کر دیے۔ انھیں عظیم الشان و نابغہ روزگار و متعدد خصائص و ممیزات کی حامل شخصیات میں ایک نام عہد حاضر کی لائق صد تکریم ذات اور قدم قدم پر عقیدتوں کے پھول نچھاور کئے جانے والی عظیم شخصیت "، وارث علوم اعلیٰ حضرت، نبیرہ حضور حجۃ الاسلام، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، جگر گوشہ مفسر اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ، حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے. جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور حیات مقدسہ کی ایک ایک ساعت سرمایہ سعادت اور دولت افتخار ہے۔ جن کی ساری عمر دین اسلام کے آفاقی پیغام کو نشر کرتے اور طریقت کی راہ مستقیم سے آشنا کراتے گزری، جن کی زندگی کا ایک ایک عمل شریعت کی میزان اور طریقت کی ترازو پر تولا ہوا تھا. اللہ نے آپ کو وہ قلم سیال عطا کیا تھا کہ جس سے معرض وجود میں آنے والی لازوال تحریر کے سامنے فرق مخالف کے بڑے بڑے آشیانے بھی تار عنکبوت نظر آتے ہیں، آپ نے اپنے جد امجد کے کلک رضا سے اغیار کو ایسی ضرب کاری لگائی کہ آج تک کوئی لب کھولنے کی جسارت نہیں کر سکا. آپ شعر و سخن کے اس عظیم سنگھاسن پر متمکن تھے کہ آپ کی نعتیہ شاعری کے ہر لفظ سے عشق و عقیدت و محبت کے گوہر آبدار ٹپکتے ہیں، آپ کو اللہ عزوجل نے وہ ملکہ تامہ و کامل استعداد عطا فرمایا تھا کہ آپ کے رشحات قلم سے مختلف مضامین پر متعدد تصانیف معرض وجود میں آئیں اور رہتی دنیا تک امت مسلمہ کا ہر فرد اپنی علمی تشنگی بجھاتا رہے گا. آج ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ تعلیمات تاج الشریعہ سے اقوام عالم کو شناسا کرایا جائے اور ان کے آفاقی پیغام کو چہار دانگ عالم میں نشر کیا جائے. بارگاہ صمدیت میں دعا گو ہوں کہ رب قدیر! آپ کے مرقد انور پہ رحمتوں کی بھرن برسائے۔

حضور تاجالشریعہ کی حق گوئی وبے باکی

مولانا محمد فیضان رضا رضوی علیمی
نائب صدر جماعت رضائے مصطفے سیتامڑھی
واستاد جامعہ شرفیہ رضویہ مدھوبنی بہار

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان قادری قدس سرہ کی ذات مبارکہ جیسے اہلسنّت کے لیے ایک عظیم سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہے ویسے ہی آپ کیشہزادگان لائق فخر اور باعث وقار اہلسنّت ہیں اور انشاء اللہ کل قیامت تک رہیں گے۔ حق گوئی اور بیباکی آپ کے گھرانے کا خاصہ رہا ہے دنیائے اسلام میں آپ کے خاندان کے افراد نے جو اثر و رسوخ قائم کیہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ ہی کے گھرانے کے ایک چشم و چراغ حضور تاجالشریعہ، قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، سراج الصالحین، عمدۃ المحققین، سید المفسرین، جید العلماء، حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری علیہ الرحمہ ہے جن کی ذات ستودہ صفات ہر کمال و خوبی کی جامع تھی، آپ اخلاق نبوی کے مظہر، خلوص کے پیکر، ملنسار، منکسر المزاج اور صدق و صداقت کے نیر تاباں تھے۔ آپ کی حق گوئی اور بیباکی کا ایک زمانہ معترف ہے اور ہوں کیوں نہ کہ آپ نے اپنی پوری زندگی حق و صداقت اور دین حق کی نشر و اشاعت میں گزار دی۔ آپ نے کبھی حق و صداقت کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ آپ کی حق گوئی اور سچائی کا اعتراف کرتے ہوئے حضرت علامہ ڈاکٹر عاصم اعظمی صاحب قبلہ شیخ الحدیث شمس العلوم گھوسی اپنی کتاب "پنج گنج ولایت" میں لکھتے ہیں تاج الشریعہ ایک مضبوط دل، خوف خدا سے سرشار نفس رکھتے تھے، بزرگوں اور اسلاف کے نقش قدم پر چلتے تھے، اللہ رب العزت نے حضرت کو جن گونا گوں صفات سے متصف کیا تھا ان صفات میں ایک حق گوئی اور بیباکی بھی ہے۔ آپ نے کبھی صداقت و حقانیت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا، چاہے کتنے ہی مصلحت کا تقاضے کیوں نہ ہوں، چاہے کتنے ہی قید و بند، مصائب و آلام اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہننا پڑیں، کبھی کسی کو خوش کرنے کیلیے اسکی منشا کے مطابق فتویٰ نہیں تحریر کیا۔ جیسے تو تحریر کیا تو اپنیا سلاف، آباؤ اجداد کے قدم بہ قدم تحریر کیا۔ جس طرح جد امجد امام اہلسنّت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور حضور مفتی اعظم ہند نے بے خوف و خطر فتاویٰ تحریر فرمائے اسی طرح اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہو حضرت نظر آتے ہیں۔ اس حق گوئی کے شواہد آج آپ کے ہزاروں فتاویٰ اور واقعات ہیں جو ملک اور بیرون ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں، مرشد گرامی نور اللہ مرقدہ حق بات بیان کرنے میں خلوت و جلوت کا فرق نہیں کرتے اور نہ یہ دیکھتے کہ بھرا ہوا مجمع ہے لوگ کیا کہیں گے جب اصلاح کی ضرورت ہوتی تو مجمع عام میں بھی اصلاح فرما دیتے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔

زندہ بادا ے مسلک احمد رضا کے ترجمان

مولانا اسلام الدین احمد انجم فیضی
بانی و ناظم اعلیٰ: جامعہ خدیجۃ الکبریٰ، مسلم نسواں کالج پرا، ادائی، گوراچوکی گونڈہ۔

مخزن فیضان شریعت و معرفت۔ وارث علوم اعلیحضرت ۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان ۔ بریلی شریف جس عظیم المرتبت ذات گرامی کو ہم عہد شعور سے دامت برکاتھم القدسیہ لکھتے آئے ہیں آج انھیں علیہ الرحمۃ والرضوان لکھتے ہوئے قلم کانپ رہا ہے ۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا ہے ۔ دل بیٹھا جا رہا ہے مگر قضا و قدر کے فیصلے سیا نکار کب تک؟ سچ مچ ہم یتیم ہو گے ۔ ہم ہی نہیں جماعت اہلسنت یتیم ہو گی ۔ سنیت کی بہاروں پر خزائیں چھا گیں اور چمنستان رضویت کا ذرہ ذرہ ماتم کناں ہے ۔

بساط بزم الٹ کر کہاں گیا ساقی — فضا خموش۔ سبو چپ۔ اداس پیمانے

آہ۔۔۔ اب ہماری سرپرستی کون کرے گا۔ آہ۔ اب مشکلات میں دادرسی کون کرے گا۔ آہ۔ اب ناموس رسالت کی پاسبانی کون کرے گا آہ۔ اب اسلام کے خلاف اٹھنے والی سازشوں کا دنداں شکن جواب کون دے گا۔ آہ۔ اب بدمذہبوں کی ریشہ دوانیوں کا پردہ چاک کون کرے گا۔ آہ۔ اب عرب و عجم سے آنے والے فقہی سوالات کے تسلی بخش جوابات کون دیگا حضور تاج الشریعہ فکر و بصیرت اور عزیمت و استقامت کے ایک فلک پیما پہاڑ تھے ان کے روبرو بڑے بڑے قد آور بونے نظر آتے تھے۔ ان کے وجود مسعود میں جان ۔ پرسوز تھی ۔ ان کے پہلو میں ایک حساس دھڑکتا ہوا دل تھا ۔ ان کی آنکھوں میں مدنی نور بصیرت تھا ۔ ان کے سینے میں سوز دروں صوفیانہ تھا ۔ ان کے سر میں دماغ فقیہانہ تھا ۔ ان کے ہاتھوں میں قلم محققانہ تھا ۔ وہ بحر معارف کے غواص تھے ۔ وہ عظیم محقق اور فقیہ اعظم تھے ۔ ان کی دل آویز مجلسی گفتگو ان پر ناز کرتی تھی ۔ حضور تاج الشریعہ اسلامی دنیا کے آفاق پر فضل و کمال کے مہر منیر بن کر چمکتے رہے ۔ ان کے قلمی و فقہی فیضان سے عالم اسلام کے کروڑوں افراد روحانی تسکین اور علمی و دینی زندگی حاصل کرتے رہے ۔ حضور تاج الشریعہ جدھر سے نکلتے لوگوں کے ایمان و عقیدے کی خشک کھیتوں پر ابر حیات بن کر برستے ۔ اللہ اللہ آپ کا جہاں ورود مسعود ہوتا عجیب روحانیت و نورانیت کا سماں بن جاتا ۔ قال اللہ ۔ وقال الرسول ؟؟ کی صدائیں فضاں میں نغمگی بھکیر نے لگتیں حضور تاج الشریعہ کی ہر ہر ادا اخلاق نبوی کی صحیح تصویر تھی ۔ آپ کے اخلاق و کردار میں سورج کی سی تابناکی تھی ۔ محبت الٰہی اور عشق رسالت کی سرشاریوں نے آپ کے اندر بیمثال استقامت پیدا کر دی تھی ۔ آپ کی بیمثال استقامت کو سلام آپ کی اعلیٰ ہمتی کو سلام آپ کی بلند اخلاقی کو سلام آپ کی وسعت ظرفی کو سلام آپ کی حق گوی کو سلام آپ کی شان استغنا کو سلام آپ کی علمی عظمتوں کو سلام آپ کی فقہی جلالتوں کو سلام آپ کی فکری رفعتوں کو سلام آپ کی بے پایاں قوت ارادی کو سلام آپ کی تواضع و خاکساری کو سلام آپ کی خردنوازی کو سلام آپ کی ہر ہر ادا کو سلام سلام سلام۔

تاج الشریعہ! حیات وخدمات

مولانا تسلیم خان مرکزی بریلی شریف

اللہ رب العزت کو جب اپنے نیک بندوں سے دین کا کام لینا مقصود ہوتا ہے تو وہ انہیں مخصوص صلاحیتوں سے بھی نواز دیا کرتا ہے، انہیں اپنی حفظ و امان میں لے لیتا ہے اور مہد سے لحد تک اسکی کرم فرمائیاں شامل حال ہوا کرتی ہیں۔ انھی نیک بندوں میں سے ایک نام قاضی القضاۃ فی الھند حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمہ کا بھی ہے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو متعدد علوم و فنون سے نوازا تھا آپ ایک بالغ نظر مفتی بھی تھے اور ایک ممتاز فقیہ بھی، تفسیر و حدیث کے امام بھی تھے صرف و نحو کے بادشاہ بھی، آپ محقق بھی تھے مدبر بھی، ادیب بھی تھے شاعر بھی، مناظر بھی تھے مصنف بھی، آپ معلّم بھی تھے معلم ساز بھی، عاشق مصطفی بھی تھے اور عشاق کے قافلہ سالار بھی، حق کے علمبردار بھی تھے اور حق کی پہچان بھی۔ آپ حضور مفتی اعظم ہند کے سچے جانشین، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان کے مظہر اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برکات فیوضات کا منبع، ان کے علوم و روایات کے وارث و امین اور جانشین بھی تھے۔ آپکی پوری زندگی حق گوئی اور حق کی نشر و اشاعت میں صرف ہوئی۔ آپ نے اعلاء کلمۃ الحق اور شریعت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر اپنی زندگی کی ایک ایک سانس کو بے لوث وقف کر دیا۔

تاج الشریعہ ایک تعارف

(مولانا) امجد علی نظامی: خادم التدریس جامعہ رضویہ نور العلوم سول، لائن مہراج گنج

مرشد العلماء، مربی الفقہا، وارث علوم اعلیٰ حضرت تاج الشریعہ، فقیہ اسلام مفتی محمد اسمٰعیل رضا خان معروف بہ تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری قادری بریلوی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی کے خانوادے کے عظیم الشان شہزادے تھے۔ آپ بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، محدث، مفکر، مفتی، ادیب، شاعر، جامع تربیت و طریقت، صاحب زہد و تقویٰ، روحانی دنیا میں مشار الیہ، معتمد، مستند اور مرجع علماء و فقہا و مشائخ و صوفیہ تھے۔ آپ نے درس رضا، فکر رضا، عشق رضا اور عمل رضا سے قوم کو روشناس کیا۔ خانوادہ رضویہ کی مقدس اور پاکیزہ روایات و نظریات و افکار کو زندہ اور تابندہ فرمایا۔ آپ اعلیٰ حضرت کے علوم کے سچے وارث، حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم ہند (اپنے نانا جان) کے سچے و صحیح جانشین، رضویات کے امین، برکاتیات کے رمز شناس اور روحانیت کے تاجدار و اپنے وقت کے فرد فرید علوم فقیہ کے تاجدار علوم عقلیہ کے غواص، علم و فضل کے آفتاب، علم و عرفاں کے بحر بیکراں، میدان فقاہت کے شہسوار تھے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan. +92 334 3247192

تاج الشریعہ! محاسن وکمالات

مولانا اشتیاق احمد مصباحی
استاذ جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹھنا

اللہ رب العزت نے جہاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ کو جہاں علم و ہنر کا آباء و اجداد اور معزز و مقدس قبیلہ میں پیدا فرمایا وہیں آپ کی اولاد امجاد اور خاندان میں بھی بے مثال افراد پیدا فرمائے، استاذ زمن، حجۃ الاسلام، مفتی اعظم ہند، مفسر اعظم، حکیم الاسلام اور ریحان ملت جس کو دیکھئے اپنی مثال آپ ہے۔ انہیں نفوس قدسیہ میں ایک نام سرسبز و شاداب باغ رضا کے گل شگفتہ، روشن فکر رضا کے نیر تاباں، قاضی القضاۃ فی الہند، وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ حضور علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری قدس سرہ کا ہے۔

جن پر کبھی ماں کی آغوش اور باپ کی آغوش اور علاقہ وخطہ ہی کو نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کو ناز تھا، آپ اپنے آباء و اجداد کے سچے خلیفہ، جانشین اور سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان قادری برکاتی کے فیض و برکات اور علوم وفنون نیز ان کی روایتوں کے سچے وارث اور امین تھے۔ آپ بیک وقت عظیم محدث و فقیہ، مفکر، خطیب، تصوف وولایت کے درنایاب، دعوت وتبلیغ کے آفتاب وماہ تاب، رشد وہدایت کے گل خوش رنگ، بافیض معلم مصلح اور سچے عاشق رسول تھے، علوم عقلیہ ونقلیہ میں مہارت تامہ کے ساتھ ساتھ تقویٰ وطہارت، استقامت علی الدین اور خشیت الٰہی کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔

الغرض آپ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے وہ تمام اوصاف اور محاسن وکمالات جمع فرمادیا تھا جو کسی رہبر شریعت میں ہونے چاہیے، "لیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد" عوام وخواص اور علما وصلحا کے مابین آپ کی شہرت ومقبولیت عالم اسلام میں آپ کے عقیدت مندوں، وابستگان سلسلہ مریدوں کی کثرت ... یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کے برگزیدہ اور مقبول ومحبوب بندے تھے۔

قرآن کریم میں اللہ نے ارشاد فرمایا: ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا (سورۂ مریم، آیت نمبر ۹۶) **ترجمہ:** بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمن محبت کر دے گا۔ اور حدیث پاک میں ہے: عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا احب اللہ عبدا دعا جبریل فقال انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ جبریل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء قال ثم یوضع لہ القبول فی الارض" (متفق علیہ) **ترجمہ:** حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے، اور فرماتا ہے کہ فلانا میرا محبوب ہے، توتم بھی اس سے محبت کرو! توحضرت جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر حضرت جبریل آسمان والوں میں ندا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے، سب اس کو محبوب رکھیں تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ اور حدیث مبارکہ سے یہ پتہ چلا کہ جو بندے اللہ کی یاد میں کھوجاتے ہیں اور اپنی عبادت وریاضت اور تقویٰ وطہارت کے ذریعہ خدا کی بارگاہ میں مقام پر فائز ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو عام نہیں رہنے دیتا، بلکہ خلق خدا کی طرف متوجہ فرمادیتا ہے، تاکہ ان سے فیض وبرکات حاصل کر سکیں، اور انہیں اپنی عزت وشہرت اور جاہ ومرتبہ عطا فرماتا ہے جسے دیکھ کر اہل جہاں حیران وششدر رہ جاتے ہیں۔

یقیناً "دور قحط الرجال" میں حضور تاج الشریعہ قدس سرہ کی ذات گرامی بھی اللہ کے محبوب اور برگزیدہ بندوں میں سے ایک تھی، جنہوں نے اپنی پوری زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کردی تھی، ملک وبیرون ملک میں تبلیغی دورے کی کثرت کے باوجود بھی آپ نے مختلف علوم وفنون پر مشتمل متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں، اور ہمیشہ ہر حال میں کلمہ حق بلند کیا، رہتی دنیا تک آپ کا اور آپ کی خدمات کا چرچا رہے گا۔

رب نے رتبہ کیا یوں آپ کا ذی شان اختر
اہل سنت ہیں سبھی آپ پہ قربان اختر
روز شب، صبح و مسا، ہر گھڑی، ہر آن اختر
آپ کی قبر پہ ہو رحمت رحمٰن اختر

☆☆☆☆

تاج الشریعہ ہمہ جہت شخصیت

(مولانا) توحید احمد برکاتی
استاذ: دار العلوم اہل سنت قادریہ سراج العلوم برگدہی، مہراج گنج، یوپی۔

اللہ رب العزت نے ابتدائے آفرینش سے ہی اس خاکدان گیتی پر کچھ ایسی عظیم المرتبت شخصیات کی تخلیق فرمائی، جن کا وجود مسعود دین وملت کی حفاظت وصیانت اور اہل دنیا کیلئے برکت ورحمت کا باعث رہی ہے، انہیں متبرک اور باکرامت شخصیات میں ماضی قریب کی ایک نامور شخصیت، مصدر علم وحکمت، پیکر اخلاص ومحبت، وارث علوم اعلیٰ حضرت، تاج الشریعہ حضور علامہ مفتی الحاج الشاہ اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں، جن کی حیات مقدسہ کا ایک ایک لمحہ جماعت اہل سنت کے لئے سرمایہ سعادت اور دولت افتخار تھا۔ آپ کی پوری زندگی اسلام وسنیت کی ترویج واشاعت اور احقاق حق وابطال باطل میں گزری ہے۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ اخلاق حسنہ اور صفات عالیہ کا مرقع تھے، آپ ایک ایسے ہمہ جہت عالم گیر عالم دین تھے کہ ہم عصروں میں دور دور تک آپ کا کوئی مماثل نظر نہیں آتا۔ آپ نے اپنی حیات مستعار کا وافر حصہ قوم مسلم کی اصلاح وتربیت اور ان کے تزکیہ نفس کے لئے ہر جہت سے تحریکی وتبلیغی طور پر صرف کیا۔ اس خصوص میں قوم مسلم کے اندر فکر اسلامی کی روشن قندیل جلانے کے لئے نہ صرف بیعت وارشاد کا سہارا لیا بلکہ خطابت وقلم کی خداداد صلاحیتوں کا بھی خوب خوب استعمال فرمایا۔ آپ ایک خوش اسلوب مصنف اور صاحب طرز ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ تحقیقی اور تنقیدی ذہن وفکر رکھنے والے ماہر قلم کار بھی تھے۔ آپ کی نثر ونظم میں حد درجہ جاذبیت اور کشش پائی جاتی ہے، آپ مختلف زبانوں میں کء موضوعات پر متعدد کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ اپنے انہیں علمی جاہ وجلالت کی وجہ سے "قاضی القضاۃ فی الہند" کے عظیم منصب پر بھی فائز تھے۔ علاوہ ازیں آپ نے دار الافتاء بریلی شریف کی مسند سے بے شمار فتاوے جاری کئے۔ نیز شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف سے مسلمانان ہند کی شرعی رہنمائی کے لئے تادم حیات محرک عمل رہے۔ آپ نے بیعت وارشاد کے ذریعہ لاکھوں لوگوں کو سنیت کی سلک میں پرو دیا تھا۔ جہاں ایک طرف انگنت لوگوں کو آپ نے شرف بیعت سے نوازا تھا وہیں سیکڑوں علماء ومشائخ کو خلافت کا منصب عطا فرمایا تھا۔ آپ کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کسی دینی اجلاس میں آپ کی شرکت کی خبر ملتی تو آپ کی زیارت کے لیے آپ پاس کے سنی مسلمان سیلاب کی طرح امڈ پڑتے۔ اجلاس میں آپ کی شرکت ہی اس کی کامیابی کی ضمانت ہوجاتی تھی۔ آپ اکثر جلسوں میں مسلمانان اہل سنت کو وعظ ونصیحت فرماتے تھے۔ اکثر پروگراموں میں اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم علیہما الرحمہ کی اور اپنی لکھی ہوء نعتیں پڑھا کرتے تھے۔ حضور ازہری میاں علیہ الرحمہ اپنے پیر خانے سے بڑی عقیدت ومحبت فرماتے تھے۔ گل گلزار برکاتیت حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد ان کی شان میں آپ نے بڑی شاندار منقبت تحریر فرمائی تھی اور عرس کے موقع پر اسے بزبان خود پڑھا تھا۔ یہ منقبت آڈیو کی شکل میں آج بھی محفوظ ہے۔ یہ امر بھی ذہن نشیں رہے کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ والرضوان جہاں ایک بلند قامت عالم دین، باکمال فقیہ ومحدث، لاجواب خطیب وشاعر تھے، وہیں آپ خوف خدا، زہد وتقویٰ کا مجسم پیکر اور باکرامت ولی صادق بھی تھے، آپ کی حکمت ودانائی، حلم وبردباری، وسعت نظری وبلند فکری، طہارت وپاکیزگی، خوش مزاجی وانکساری اور اخلاص وجانثاری کی بے شمار خوبیوں کا نہ صرف ایک جہاں قائل ہے بلکہ غایت درجہ متاثر بھی ہے۔ یقیناً آپ کا حسین تذکرہ آپ کی دینی وملی روشن خدمات، ملکی وعلاقائی حسن معاشرت کی وجہ سے رہتی دنیا تک قائم ودائم رہے گا۔ مجھ بے بضاعت کی نظر میں یوں تو آپ کی حیات طیبہ کا ہر گوشہ قابل رشک ولائق آفریں ہے، مگر جامعۃ الرضا بریلی شریف "عظیم یونیورسٹی" آپ کا ایسا یادگاری کارنامہ ہے جو دنیاوی شہرت اور توشہ آخرت کے لئے متاع گراں مایہ ہے۔ دعا ہے کہ مولائے کریم آپ کے فیوض وبرکات سے مسلمانان عالم کو سیراب فرمائے، اوران کے نقش قدم کی پیروی کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

تاج الشریعہ علیہ الرحمہ بحیثیت مفکر

اسلامی دنیا اپنے آپ میں بہت سی ایسی نامور شخصیات سموئے ہوئے ہے جو اپنے آپ میں جہاں علم وعمل اور خدمت خلق کے ذریعہ دارین میں سرخرو اور رہتی دنیا کے لئے قابل یادگار بنیں، اسلامی تاریخ میں ایسی بے شمار ہستیاں گزری ہیں جن کو یہ شرف حاصل ہوا ہے، لیکن اس مختصر مضمون میں ان سب کا بیان ممکن نہیں، یہاں ایک ایسے خاندان بلکہ اس کے ایک ایسے فرد کا ذکر مقصود ہے جس کی پوری سنیت احسان مند ہے۔ اس خاندان کو خاندان اعلیٰ حضرت کہا جاتا ہے اور اسی کے چشم وچراغ، وارث علوم اعلیٰ حضرت، ہمدرد قوم ملت حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری ہیں جسے دنیا تاج الشریعہ مفتی اختر رضا کے نام سے جانتی ہے۔ ایک مفتی کے لیے ضروری ہے کہ وہ حالات وکوائف پر نظر رکھتے ہوئے شرعی اور عائلی قانونی رہنمائی کا فریضہ انجام دے۔

تاج الشریعہ! حق گوئی اور بے باکی کا جبل مستحکم

مولانا شہر عالم رضوی دہلی
ٹریزرر: تحریک "تحفظ عقائد اہل سنت" ناگ پور مہاراشٹر

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے باطل کی سرکوبی میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اور آپ کی آغوش تربیت کے پروردہ تلامذہ کرام نے بے مثل خدمات انجام دیے ہیں۔ آپ کے بعد حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی سیادت میں یہ سلسلہ جاری رہا۔ الحمد للہ ان کی علمی وفقہی خدمات کی رونق سے آج بھی عالم اسلام منور اور روشن ہے۔ آپ کے بعد بدخواہوں کو یہ محسوس ہونے لگا تھا کہ خانوادۂ اعلیٰ حضرت میں اب ایسا کوئی جانشین نہیں رہا جو باطل کو منہ توڑ جواب دے سکے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ہے کہ جانشین مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ نے اپنی دور اندیشی اور فاضلانہ وقائدانہ صلاحیتوں سے ایک مرتبہ پھر اس خدمت کو برقرار رکھا، جس سے اعدا کی صفوں میں ماتم چھا گیا۔ صاحب شریعت علامہ محمد اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمہ کی ذات بابرکات علمی، دینی، روحانی اور سماجی خدمات کے اعتبار سے ایک مثال ہے۔ یہ اس وقت کی ایک اہم قابل ذکر اور قابل قدر شخصیت ہیں، ایسے حلقے کے سربراہ ہیں جن کے ذکر کے بغیر ہمارے عہد (اکیسویں صدی) کی دینی فقہی، مسلکی اور تبلیغی تاریخ مکمل ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ بذات خود شخصی اعتبار سے بلند مرتبت ہیں، ایک ایسے نامور خانوادہ کے چشم وچراغ ہیں جو ہندوستان میں دین اسلام کی تاریخ کا روشن باب ہے، پورے عالم اسلام میں قدر ومنزلت رکھتا ہے۔ یہ بات یقین کے اجالے میں آگئی ہے کہ زندہ قوم اپنے بزرگوں کی یادوں کو مرنے نہیں دیتی تاج الشریعہ علامہ محمد اختر رضا خاں ازہری نابغۂ روزگار علم ودانش کے پیکر، عربی زبان کے بلند پایہ ادیب، اپنے دور کے ممتاز ترین مصنف، مفکر، مفسر، مدبر، محقق، محدث، مفتی، دلکش اسلوب تحریر اور حسین انداز تعبیر کا نام ہے۔

مولانا محمد ظفر الدین برکاتی
مدیر اعلیٰ ماہ نامہ "کنز الایمان" دہلی شریف

تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلوی علیہ الرحمۃ و الرضوان (۱۹۴۳ء/ ۲۰۱۸ء) بیسویں صدی کے عظیم مصنف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی نشانی تھے۔ اعلیٰ حضرت رضا بریلوی، حضرت نوری بریلوی اور حضرت حسن بریلوی کی شاعرانہ بخششوں کے ریحانی سوغات تھے۔ پاکیزہ نعتیہ شاعری کے "حدائق بخشش" خوش عقیدہ باعمل سنی مسلمانوں کے لیے "سامان بخشش" اور "استقامت کی کرامت" سمجھنے والے خوش عمل عاشقان رسول کے لیے "سفینۂ بخشش" روحانیت کے طلب گار علمی قلمی عقیدت مندوں کے لیے **رُوحُ الفُؤاد بِذِکرِ خیرِ العِباد** اور حسانی سلسلہ طریقت کے لیے "ذوق نعت" تھے۔ تاج الشریعہ بریلی شریف کی مذہبی علمی مرکزیت کے نقیب و پاسبان اور مرکز اہل سنت کے علمی ترجمان تھے۔ خانوادۂ رضا کی علمی وراثتوں کے امین اور فقہ و فتاویٰ میں مفتی اعظم ہند کے نائب اور اعلیٰ حضرت کی دینی غیرت و صلابت کے وارث تھے۔ اپنے نانا جان کے آئینہ دار، اور خاندان رضا کے مرد حق آگاہ تھے۔ مفتی اعظم ہند کے جانشین اور حجۃ الاسلام کی یادگار تھے۔ رضوی جلال و جمال اور محدثانہ کمال کے نمائندہ عالم دین، قاضی و مفتی اور فقیہ تھے۔ افکار رضا کے معروف ومعتبر اور موقع شناس عالم دین اور شارح اسلام تھے۔ تاج الشریعہ، خوش عقیدہ کے لیے متصلب اور بدعقیدہ کے لیے متشدد تھے جیسے ہمارے اعلیٰ حضرت **رُحَمَاءُ بَینھُم اَشِدّاءُ علی الکفار** کی تفسیر وتنویر تھے۔ تاج الشریعہ، سواد اعظم اہل سنت کے ہندوستانی سربراہ اور سنی حنفی بریلوی علمائے ہند کے سرخیل تھے۔ دین و سنیت کے "کنز الایمان" اور مذہب و مسلک کے "حسام الحرمین" تھے۔ فقیہ اسلام امام احمد رضا کی فقہی بصیرت کی تفسیر "خزائن العرفان" جب کہ رضوی قادری مشرب کے مرکز عقیدت تھے۔ عقیدہ وعقیدت کی "شرح حدیث نیت" اور باغیان دین وسنیت کے لیے "آثار قیامت" تھے، ایسے کہ اُن کی عالمانہ دھمک سن کر باغیانِ دین وسنیت سرگوشی کرنے لگتے کہ "سنو! چپ رہو" کیوں کہ بریلی کے امام کا جاہ وجلال آگیا ہے۔ تاج الشریعہ، مذہب ومسلک کی اصطلاحاتی "غلط فہمیوں کے ازالہ" اور محدث بریلوی کی ہمت و "قوت ارادی کے کوہ ہمالہ" تھے۔ اعلیٰ حضرت کی علمی، فقہی اور اعتقادی قد کی بلندی کی شرح "دولت مکیہ" تھے۔ کثیر المریدین قادری شیخ طریقت اور کثیر التصانیف پیر طریقت تھے۔ رضوی روحانی سلسلہ کے اہم بریلوی ستون اور کثیر المریدین مشائخ طریقت کے میر کارواں تھے۔

تاج الشریعہ، بدعقیدگی اور کج فکری کے نفاقستان میں نوری رضوی فکر ساز قندیل اور خودساختہ ونام نہاد خوش عقیدگی کے فسق وفجورستان میں مجددی سنگ میل تھے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے عالمی شیخ طریقت اور قاسمی برکاتی گلشن شریعت وطریقت کے رضوی پھول تھے۔ اکابر مشائخ اہل سنت کے نامور خلیفہ اور نامور علماء ومشائخ کے شیخ خلافت تھے۔ تاج الشریعہ، دینی ومذہبی رضوی استقامت وصلابت کے ایسے روشن چراغ تھے جس کی لو قیامت تھی۔ سنی بریلوی علم وفضل کے انجمن میں نمایاں لیکن اپنے آپ میں اک انجمن تھے۔ سیاست و سماج کی بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے والوں کے لیے نقش راہ تھے کہ حق کی آواز بن کر رہو، علمائے دین وشریعت کے تاج بن کر رہو گے۔ مذہب ومسلک کی خط کشیدہ سیاسی وسماجی لکیروں کو پھاندنے والوں کے لیے نشان منزل تھے کہ اپنوں سے کٹو گے تو اپنوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ تاج الشریعہ، اسلامی علوم کی تعلیم وتدریس کی مرکزی دانش گاہ "مرکز دراسات اسلامی" کے بانی اور سنی شرعی کونسل کے سربراہ تھے جنھوں نے صاحب زادہ عسجد رضا قادری بریلوی کو جیتے جی "اقلیم رضا" کی مملکت بخشی اور مرکز وکونسل کی "نظامت وقضا" کی "جہاں بانی" عطا کردی اور "دبستان عسجد" میں اک "عاشق حسین" کی عزیزی شجرکاری کی۔ خلاصہ یہ کہ:

فخر ازہر، فخر ملت، فخر پاک و ہند بھی
جس جہت سے دیکھیے اعلیٰ ہے شان ازہری
علم وفتویٰ، زہد وتقویٰ میں ہیں اعلیٰ بے مثال
وہ شرف رکھتے ہیں اعلیٰ خاندانِ ازہری

حضرت تاج الشریعہ

ہم حضرت علامہ ازہری میاں کو "تاج علمائے شریعت" سمجھتے، بولتے اور لکھتے ہیں اور ہم نے تاج الشریعہ کو جس طرح سمجھا ہے، اُسے آپ نے اِس تعارفی مضمون میں ملاحظہ کرلیا، مزید کے لیے بموقع عرس چہلم منظر عام پر آئے ہوئے ماہ نامہ کنز الایمان دہلی کے "تاج الشریعہ نمبر" (اگست ۲۰۱۸ء) کا مطالعہ کریں جس میں انابت شناسی، اصالت شناسی، اقلیم شناسی، اقدار شناسی، استقامت شناسی، ادب شناسی، اکابر شناسی، اختر شناسی اور شخصیت شناسی کے تحت ہماری فکر ونظر کے شرارے پھوٹ پڑے ہیں۔ سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے ترجمان معروف ومقبول دینی اصلاحی نمائندہ رسالہ ماہ نامہ "کنز الایمان" دہلی شریف میں آپ حضرت تاج الشریعہ کے اِس تاریخی جملے کی گہرائی میں اترنے کی بھی کوشش کریں کہ "اچھا ہوا کہ آپ لوگ دلّی آ گئے اور کنز الایمان بھی دلّی آ گیا۔" اِس تاریخی شمارے میں آپ کو بآسانی "سفینۂ بخشش میں حدائق بخشش کی جھلک" بھی دیکھنے کی راہ مل جائے گی اور تاج الشریعہ کے اِس اصطلاحی جملے "شعار قومی بدلتا ہے، شعار مذہبی نہیں" کی حقیقت بھی معلوم ہوسکے گی۔ یہ بھی معلوم ہوجائے گا کہ علامہ اختر بریلوی نے "اردو کے امام نعت گویاں" کی معیاری شاعری کے سمندر میں "معیارِ عشق رسول" کا سفینہ کیسے ترایا ہے اور یہ بھی اندازہ کرنا آسان ہوجائے گا کہ کیوں تاج الشریعہ کا "قلم اُٹھ جائے تو کوئی زباں کھلتے نہیں کھلتی" اور یہ تو خوب معلوم ہوجائے گا کہ کیوں؟ ع۔

یاد رکھیں گے انھیں لوگ مثالوں کی طرح

جس پہ نازاں تھا جہان سنیت وہ "تاج" تھا

مفتی محمد عابد رضا برکاتی مصباحی
امام وخطیب چشتیہ کدل واڑی، پونہ

نگاہ مفتی اعظم کی ہے یہ جلوہ گری
چمک رہا ہے جو اختر ہزار آنکھوں میں

اس دور ہمہ ہمی میں جسے ہم قحط الرجال کا دور کہیں تو بے جا نہ ہوگا لاکھ جتن کے بعد بھی ایسی شخصیات نادر ہیں جن پر نظر ٹھہر سکے اور ان کی بارگاہ میں دل مطمئن ہو۔ خانقاہوں کا اور علمی مراکز کا زوال ہماری نگاہوں کے سامنے ہے ان کے وارثین کا حال ابتر نظر آرہا ہے۔ نسبتوں کو جہالت کی بنیاد پر جس طرح خانقاہوں میں پامال کیا جارہا ہے کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں۔ اسلاف تو فکر وعمل، تقویٰ وطہارت کے دھنی تھے مگر اخلاف کے پاس پدرم سلطان بود کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اور انہیں نسبتوں پر ان کی دکان داری چل رہی ہے۔ یہ عام حالات حساس اور باشعور افراد کے لئے حسرت ویاس کے علاوہ کچھ نہیں ہیں۔ ایسے حالات میں جب کہ خانقاہی نظام آخری سانسیں گن رہا ہے قائدین کا فقدان ہے قیادت کی باگ ڈور سنبھالنے والا دور دور تک کوئی نہیں ہے۔ ایسے میں ہمیں بریلی شریف کی سرزمین بڑی ذرخیز اور مردم خیز نظر آتی ہے۔ اللہ رب العزت نے اسی سرزمین پر امام احمد رضا خان قادری برکاتی قدس سرہ کو وجود بخشا جس نے جہان سنیت میں ایک نئی روح پھونکی اور اس دور کے تقاضوں کے پیش نظر جہاں جیسی قیادت ورہنمائی کی ضرورت محسوس کی قیادت و رہنمائی فرمائی۔ امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت دس شوال المکرم بروز جون ہکو بریلی شریف میں ہوئی۔ وہیں سے قیادت کی نشاط ثانیہ ہوئی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے بعد یہ قیادت کی ڈور آپ کے صاحب زادگان نے سنبھالی بالخصوص قطب عالم ولی کامل حضرت مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ نے اس میں نئی روح پھونکی۔ جہاں جیسی ضرورت محسوس کی وقت کا وہ جلیل القدر امام احمد رضا قدس سرہ کے لشکر کا عظیم سنتری بلاخوف وخطر راہ حق میں کود پڑا، اور احقاق حق وابطال باطل کا پورا پورا حق فریضہ ادا کیا۔ جس کی قیادت نے مسلمانوں کو مضبوط ومستحکم کیا۔ برصغیر ہند وپاک بشمول بنگلہ دیش اگر ان ممالک میں اسلام وسنیت کی بہار ہے اور فضاؤں میں محبت رسول کی باد بہاری چل رہی ہے تو یہ بریلی کے تاجدار امام احمد رضا قدس سرہ کا فیضان ہے جنہوں نے جہان سنیت کو ہزاروں فتنوں سے بچا کر ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کیا۔ جن دلوں محبت رسول کی شمع مدھم ہوچکی تھی پوری توانائی عطا فرما کر پھر روشن کیا۔ نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت مولانا توقیر رضا خان فرماتے ہیں: مجھے وہ واقعہ اچھی طرح سے یاد ہے کہ ممبئی کی سرزمین پر آپ کا ایک مرید تھا جو ہمہ وقت ممبئی کے قیام کے دوران حاضر خدمت رہا کرتا تھا۔ کچھ سالوں آپ کا وہاں جانا نہ ہوا، جب چند سالوں بعد آپ تشریف لے گئے تو وہ مرید نظر نہ آیا آپ نے لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا کہ فلاں شخص نظر نہیں آتا کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا حضور! اس کو رہنے دیا جائے وہ تو وہابیوں میں بیٹھنے لگا ہے اور انہیں کا ہوگیا ہے۔ یہ بات سن کر حضور مفتی اعظم ہند چونکے، دوپہر کا وقت تیز دھوپ تھی آپ فوراً کھڑے ہوئے اور اس کے گھر کی طرف چل پڑے اور فرماتے جاتے میرا مرید اور میں چھوڑ دوں۔ یہاں تک کہ اس شخص کے گھر پہنچے، جب اس شخص نے حضرت کو دیکھا تو قدموں میں گر گیا کہا: حضور! آپ نے کیوں زحمت اٹھائی میں خود حاضر ہوجاتا۔ آپ نے فرمایا: میں نے سنا ہے تم بد مذہبوں میں شامل ہو گئے ہو؟ اس شخص نے فوراً توبہ کی اور معافی کا طلب گار ہوا آپ نے اس پر کرم فرمایا اور جہنم کے راستے سے بچالیا۔ (مجلسی گفتگو (اللہ اکبر! قیادت ہو تو ایسی اپنے مریدوں سے پیار ہو تو ایسا کہ کہیں بدعقیدہ بن کر جہنم کا ایندھن نہ بن جائے۔ یہ فکر آج کس کو ہے؟ مریدوں سے مال ہاتھ آئے باقی مرید بھاڑ میں جائے۔ یہ کیفیت بنتی جارہی ہے۔ مگر بریلی کی قیادت الحمد للہ فکر مدینہ عطا فرما کر ان کا رشتہ مدینے کے تاجدار سے مضبوط کرتی ہے جو اصل الاصول ہے اور مقصد حیات ہے۔ حضرت مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد جماعت ایک نازک موڑ پر کھڑی تھی، لوگ سوچ رہے تھے کہ اب جماعت کی پاسبانی کا فریضہ کون انجام دے گا؟ پوری جماعت ایک اضطرابی کیفیت سے دو چار تھی کہ اب کیا ہوگا؟ کہ کرامت مفتی اعظم رضی اللہ عنہ کی یاد آئی حضرت نے اپنی حیات میں ہی فرمایا تھا اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں باہر نکلو اور قوم کی پاسبانی کرو اور پھر حضرت تاج الشریعہ نے میدان میں قدم رکھا تو کبھی پیچھے مڑکر نہ دیکھا، بلکہ قدم بقدم آگے بڑھتے ہی گئے۔ نائب مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ حضرت مفتی اعظم ہند کو اپنی زندگی کی آخری پچیس سالوں میں جو مقبولیت وہردل عزیزی حاصل ہوئی وہ آپ کے وصال کے بعد ازہری میاں کو بڑی تیزی کے ساتھ ابتدائی سالوں ہی میں حاصل ہوگئی، اور بہت جلد لوگوں کے دلوں میں حضرت ازہری میاں نے اپنی جگہ بنالی۔ حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ کی جانشینی کی نازک ہمہ گیر ذمہ داریوں نے جدید حالات کے بطن سے جنم لینے والے نت نئے مسائل کی تحقیق وتنقید نے انہیں علمی اعتبار سے کتنا پختہ، فقہی مہارت کے اعتبار سے کتنا گہرا اور فکری اعتبار سے کیسا وسیع النظر اور باریک بین بنادیا ہے وہ تمام حقائق دنیا کی نگاہوں کے سامنے ہیں۔ مسائل دنیا کا وہ کون سا باب اور علم فقہ کا وہ کون سا عنوان ہے جو ان کی نگاہوں کے سامنے نہیں ہے۔ جزئیات فقہ پر ایسا عبور کہ دیکھنے والے دیکھتے رہ جائیں جوبات پوچھو دلائل کے انبار لگادیں، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے جس میدان میں قدم رکھا لوگوں نے ان کے لئے آنکھیں فرش راہ کیں۔ عوام ہوں کہ خواص ہر ایک کے لئے عزیز از جان تھے۔ علم وفضل کا ایسا گنج گراں مایہ کہ اپنے اور بیگانے سبھی معترف تھے۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی زندگی کا وہ تابناک دور بھی لوگوں نے دیکھا کہ اپنے وقت کے بحر العلوم اپنے دور کے فقیہ النفس، محقق زمانہ بھی حضور تاج الشریعہ کی بارگاہ فیض میں ایک طالب علم کی حیثیت سے حاضر ہوئے اور کامرانی کا تمغہ لے کر واپس ہوتے ہیں۔ فقیہ النفس حضرت مفتی مطیع الرحمن مضطر پورنوی فرماتے ہیں: کافی عرصہ قبل کیرلا سے حضرت شیخ ابوبکر اور ان کے ساتھ چند اور دیگر شافعی علماء بھی تھے رضا مسجد میں انہوں نے نماز ادا کی بمع رفع یدین کی وجہ سے لوگوں کی توجہ ان کی طرف گئی اور وہابی سمجھ بیٹھے نماز سے فارغ ہوکر ان لوگوں نے حضرت کا پتہ پوچھا۔ ایک طالب علم دوڑ کر آیا اور کہا حضرت چند وہابی آپ سے ملنے آئے ہیں کیا میں منع کردوں۔ میں نے کہا کہ تمہیں منع کرنے کا حق واختیار کس نے دیا۔ اور حضرت سے عرض کی: حضور اگر کوئی وہابی بھی آرہا ہے تو آنے دیا جائے شاید کہ احقاق حق کے بعد سیدھے راستے پر آجائے۔ حضرت نے اجازت دی جب وہ لوگ آئے تو ماحول کو سمجھ چکے تھے فوراً کہا کہ حضرت ہم لوگ اہل سنت وجماعت سے ہیں اور امام احمد رضا رضی اللہ عنہ سے عقیدت رکھتے ہیں۔ اور پھر اپنے آنے کا مقاصد بیان کئے۔ اور کہا کہ ہم شافعی المسلک کے ذمہ دار علماء ہیں، محفل کا رنگ بدل گیا ان کی اچھی ضیافت کی گئی، چائے ناشتہ کا اچھا انتظام کیا گیا دوران گفتگو انہوں نے فقہ امام اعظم پر فقہ امام شافعی کی برتری ثابت کرنی چاہی اور یہ کہہ کر امام اعظم کو کمزور، عقل وقیاس کا ملغوبہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ امام اعظم کی اساس عقل وقیاس پر ہے۔ جب کہ فقہ امام شافعی کی اساس حدیث مصطفیٰ پر ہے۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا: آپ کا یہ خیال باطل ہے فقہ امام اعظم کا ہر جزیہ حدیث مصطفیٰ کی تجلیات وبرکات سے مزین ہے، ہر اصل کا ماخذ کوئی نہ کوئی حدیث پاک ضرور ہے۔ اگر آپ کو یقین نہ ہو تو آپ فقہ امام اعظم کا کوئی جزیہ پیش کریں ہم اس کو حدیث پاک سے ثابت کریں گے۔ اور ہر اصل کا ماخذ ہم حدیث مصطفیٰ قرار دیں گے۔ وہ حضرات جزئیات پیش کرتے جارہے ہیں اور حضرت اس کا ماخذ حدیث پاک سے پیش کرتے جارہے ہیں۔ انہوں نے جو بھی جزئیات پیش کیے حضرت نے سب کو حدیث پاک سے ثابت کر دکھایا۔ حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی علم حدیث پر اس بلند نگاہی پر تمام حاضرین ششدر رہ گئے۔ حضرت تاج الشریعہ علامہ ازہری میاں علیہ الرحمہ کی ذات میں اللہ رب العزت نے اتنے کمالات ظاہری اور باطنی رکھے کہ ان کی ذات مرجع خلائق بن گئی۔ اور کتنی بار ایسا بھی کہ لوگ محض آپ کے رخ پرنور کی زیارت کرتے ہی اسلام کے دامن سے وابستہ ہوگئے۔ یہ اس نور ایمان کا فیضان تھا جو ان کے چہرے سے ہویدا تھا۔ حضرت تاج الشریعہ نے جس میدان میں بھی قدم رکھا اللہ کا کرنا ایسا کہ اس میں یکتا ومنفرد نظر آئے۔ فتویٰ نویسی میں آپ کا جواب نہیں۔ جو علمی استحضار، گہرائی وگیرائی آپ کے یہاں پائی جاتی تھی دور دور تک اس کی نظیر نہیں ملتی۔ چونکہ حضرت کثرت سے تبلیغی سفر کرتے جس کی وجہ سے چاہے وہ تدریسی میدان ہو یا تصنیفی یا فتویٰ نویسی ان کی طرف کما حقہ توجہ نہ دے سکے۔ مگر تصنیفی میدان میں جو رشحات قلم چھوڑے ہیں لاجواب ہیں۔ کثرت کار کے باوجود آپ نے تقریباً پچیس کتابیں مختلف موضوعات پر سپرد قلم کی ہیں، جو علمی جواہر پارے ان کے اندر موجود ہیں وہ تو مطالعہ کے بعد ہی انسان محسوس کرسکتا ہے۔ تدریسی میدان میں جو جوہر لٹائے ہیں ان کی مثیل نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں آپ کے فیض یافتگان علماء موجود ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی جہت سے حضرت سے اکتساب علم کیا ہے۔ حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ذات ہمہ جہت شخصیت تھی ان کے جانے سے دنیائے علم وادب سوگ وار ہے عوام وخواص پر آپ کی رحلت کا جو اثر ہوا ہے اس کو صرف محسوس کیا جاسکتا ہے۔ جہان سنیت میں جو خلا ہوا ہے اس کی بھرپائی مشکل ہے آپ کے وصال پر اپنے اور بیگانے سبھی رنجیدہ وغم زدہ نظر آئے، بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ حضرت کی رحلت سب کو بریلی کے قریب کرگئی تو بے جانہ ہوگا۔

حضور تاج الشریعہ آبروئے اہل سنت

مولانا محمد آل مصطفیٰ رضوی مرکزی
محمد پور مبارک، پرشوتم پور، ضلع مظفر پور بہار

قدرت جب کسی شخصیت کو عروج کمال تک پہونچانا چاہتی ہے تو اس گرد اپنی نوازشات کے گھیرے ڈال دیتی ہے اس خصوص میں ایک مبارک نام حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری علیہ الرحمہ کا ہے۔

پڑھنے سے پڑھانے تک، تصنیف سے تالیف تک اور دعوت وتبلیغ سے ارشاد وہدایت تک آپ کی پوری زندگی قرآن وسنت کے اجالوں سے منور ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو علم وفضل، مقبولیت وشہرت اور عزت وعظمت آپ کو بخشی، موجودہ خانقاہ کے کسی سجادہ نشین کو میسر نہیں۔

آپ کا چہرہ اتنا پرنور، بارونق تھا جسے دیکھ کر خدا یاد آئے، علم شریعت وطریقت کے ایسے مجمع البحرین کہ جو آتا اپنے ظرف کے اعتبار سے فیض پاتا، شخصیت اس قدر بارعب کہ بڑے بڑے صاحبان فضل وکمال آپ کی بارگاہ میں سر جھکائے بیٹھے ہوتے۔

تفسیر، حدیث، فقہ اور اس کے جزئیات پر اتنی گہری نظر تھی کہ جب بھی کوئی شرعی مسائل پر بحث ہوتی تو اپنی گفتگو کو باوزن کرنے کے لئے قرآنی آیات، احادیث کریمہ اور اقوال ائمہ پیش کرتے، ہم نے انہیں بریلی شریف کے فقہی سیمینار میں دیکھا کہ سیکڑوں علماء گھنٹوں بحث کے بعد کسی نتیجے پر نہیں پہونچتے حضرت کی مختصر سی گفتگو شرعی مسائل کو لمحوں میں سلجھادیتی، مجھے ان کے درس بخاری میں شرکت کی سعادت میسر ہے پہلے عبارت پہلواتے کہیں اعرابی غلطی ہوتی تو تنبیہ کرتے پھر اس عبارت کا نفیس انداز میں ترجمہ کرتے، تشریح بیان کرتے اور اس حدیث مبارکہ سے فقہ حنفی کے جس مسئلہ کی تائید ہوتی اس پر شرح وبسط کے ساتھ گفتگو فرماتے۔

الغرض حضرت کی ذات مرکز اوصاف کمالات تھی بظاہر وہ ہم میں نہیں ہیں مگر ان کا فیضان علمی اور روحانی بادل بن کر برس رہا ہے اور ہمیشہ برستا ہی رہے گا۔

ہمیں خوشی ہورہی ہے کہ شان سدھارتھ اخبار حضور تاج الشریعہ کے عرس کے موقع پر خصوصی شمارہ شائع کرنے جارہا ہے میں حضرت مولانا ازہر القادری اور حضرت مولانا فیاض احمد برکاتی مصباحی کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں خدائے بزرگ وبرتر شمارہ کو قبول انام فرمائے۔

تاج الشریعہ: اختر اعلیٰ حضرت

مولانا محمد ارشد رضا مصباحی
مدرسہ عربیہ عزیزیہ مظہر العلوم نچلول بازار مہراج گنج

کرہ ارضی کے ماتھے پر سیکڑوں انسان جنم لیتے ہیں اور سیکڑوں فنا کا جام پی کر موت کی وادی میں گم ہوجاتے ہیں۔ لیکن انہیں میں بعض ایسے ہوتے ہیں جو اپنی شبانہ روز محنت، ملی و دینی خدمات کی وجہ سے اپنا نام رہتی دنیا تک کے لئے چھوڑ جاتے ہیں۔ انہیں ہستیوں میں ایک عظیم ہستی وارث علوم اعلیٰ حضرت، تاج الشریعہ، جانشین مفتی اعظم، قاضی القضاۃ فی الہند علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی ہے۔ حضور تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند علامہ اختر رضا خان قادری علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے وقت کے ولی کامل، مرشد برحق، علم وفضل کے بحر بیکراں، زہد وتقویٰ اور عبادت وریاضت کے امام، علوم ابوحنیفہ کے برہان اور مسلک اعلیٰ حضرت کے پاسبان تھے۔ آپ تمام علوم وفنون پر یکساں مہارت رکھتے تھے۔ محدث، مفسر، فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم ترین محقق اور کہنہ مشق شاعر تھے۔ آپ کا نعتیہ دیوان سفینۂ بخشش اس پر شاہد ہے جو مقبول عوام وخواص ہے۔ آپ نے مختلف موضوعات پر عربی، اردو، انگریزی میں درجنوں کتابیں تصنیف فرمائیں۔ متعدد عربی کتابوں کے ترجمہ کئے انہیں دینی وملی خدمات کی بنیاد پر وقت کے جید علماء وصوفیا ومشائخ عظام نے آپ کو تاج الشریعۃ اور قاضی القضاۃ فی الہند کے لقب سے نوازا۔ یہاں تک کہ جامعہ ازہر مصر نے آپ کی بارگاہ میں فخر ازہر ایوارڈ پیش کیا۔ دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ حضرت کی قبر انور پر رحمت وغفران کی بارش برسائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم۔

تاج الشریعہ اور اصلاح امت

مولانا شبیر احمد نظامی
چیئرمین القرآن ٹرسٹ چھتونا، نچلول، مہراج گنج، یوپی

اللہ رب العزت اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے انبیائے کرام ورسولان عظام کو ہر دور میں مبعوث فرماتا رہا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی آدمیت ہو یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خلت، موسیٰ علیہ السلام کا جلال ہو یا عیسیٰ علیہ السلام کا جمال سارے انبیائے کرام اور رسولان عظام کی آمد کا مقصد اصلاح امت تھا۔ انبیائے کرام نے اپنے معاملے میں انہماک وکوشش بھی کی، اور لوگوں کی اصلاح کرنے میں کامیاب بھی رہے۔ وحی اور تنزیل کے ذریعے اصلاح کا آغاز پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام سے ہی ہوگیا۔ اور یہ سلسلہ اصلاح ہر قرن، ہر دور اور ہر زمانے میں جاری رہا۔ کوئی قوم ایسی نہیں گزری جہاں وحی الٰہی کے ذریعہ بندوں کی اصلاح کے لئے کوئی مصلح نہ پہونچا ہو۔ کوئی ایسی امت نہیں گزری جہاں انسان کو اس کی برائیوں پر ڈرانے والا نہ پہونچا ہو۔ جس طرح جہاں انسان موجود ہیں وہاں وہاں ہوا، پانی اور کھانا موجود ہے۔ ویسے انسان کی کوئی آبادی ایسی نہیں جہاں مصلح امت کی ہدایت نہ پہونچی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اصلاح امت کے لئے بعثت انبیاء کا سلسلہ رکھا۔ کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبین مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ (البقرہ، آیت 213) لوگ ایک دین پر تھے۔ پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دینے اور ڈر سنانے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری کہ وہ لوگوں میں ان کے اختلافوں کا فیصلہ کردیں۔ انبیائے کرام آدم تا حضرت امام النبیین، صحابہ کرام شہدائے عظام، تابعین، تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نیا اصلاح امت کا کام بحسن وخوبی انجام دیا۔ حضور تاج الشریعہ بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی تھے۔ جو بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بے شمار لوگوں کی اصلاح فرمائی۔ جب مسلمانوں میں ٹائی کی وبا پھیلی تو آپ نے مسلمانوں کو ٹائی کی وبا سے بچاتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا۔ اہل بصیرت کو تو خود ٹائی کی شکل سے اس کا حال معلوم ہوگیا۔ مگر اس کی عیسائیوں کے یہاں اتنی اہمیت ہے کہ وہ مردے کو بھی ٹائی پہناتے ہیں۔ تو ضرور ان کا یہ مذہبی شعار ہے۔ جو مسلم کے لیے حرام ہے اور باعث عار ونار ہے۔ مسلمانوں کو اس کی ہرگز اجازت نہیں ہوسکتی۔ ان کے اوپر لازم ہے کہ اس سے شدید احتراز کریں۔ (ٹائی کا مسئلہ)۔ اور مسلمانوں کو داڑھی منڈانے سے روکتے ہوئے یوں تحریر فرماتے ہیں داڑھی منڈانا یا حد شرع سے کم کرانا اور اس کی عادت گناہ کبیرہ ہے۔ بحکم علی الرجل قطع لحیۃ اور داڑھی کی حد شرع یکمشت ہونا چاہئے اس میں ہے اعلان گناہ کا مرتکب فاسق معلن ہے (سنی دنیا نومبر 2000ء) نسبندی سے بچاتے ہوئے امت مسلمہ کی یوں رہنمائی فرمائی کہ نسبندی شرعاً حرام ہے۔ اور یہ ایسی حرام مبین ہے کہ جس کی حرمت میں عالم تو عالم کسی جاہل عامی کو بھی ادنیٰ شک نہیں۔ اولاً کون نہیں جانتا ہے کہ بلا ضرورت شرعیہ ننگا ہونا حرام ہے۔ اور بے حیائی کا کام ہے۔ اور اسم امر کی قباحت نہ صرف اسلام میں بلکہ دیگر مذاہب میں بھی ثابت ومقرر ہے۔ اس پر آدمی کا دوسرے عضو غلیظ کو چھونا قباحت بالائے قباحت ہے۔ ثانیاً یہ تغییر خلق اللہ ہے۔ اور تغییر خلق اللہ شرعاً حرام اور شیطانی کام ہے۔ (ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور جون 1994ء) مرد کو سونے چاندی کے استعمال سے بچاتے ہوئے یوں تحریر فرماتے ہیں کہ سونے، چاندی کی چین عورتوں کو جائز ہے۔ مردوں کو حرام اور تانبا، پیتل، اسٹیل وغیرہ مرد وعورت دونوں کو حرام ہے۔ (سنی دنیا نومبر 1996ء) غرض کہ آپ کی زندگی کا شب وروز شریعت مطہرہ کی پابند رہتی تھی۔ آپ نے جب بھی کسی کو شریعت کے خلاف پایا فوراً اصلاح فرمائی۔ آپ کے سامنے کوئی ٹائی پہن کر آیا یا چین کی گھڑی استعمال کرنے والا آیا یا داڑھی کترنے والا آیا آپ سب پر حکم شرع نافذ فرما کر اصلاح کی سعی جمیل فرمائی۔ فنا کے بعد بھی بعد باقی ہیشان رہبری تیری خدا کی رحمتیں نازل ہوں میر کارواں سب پر تاج الشریعہ کی فقہی بصیرت

میڈیا انچارج (نمائندہ روزنامہ شان سدھارتھ اردو) آل انڈیا ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ اتر پردیش

تاج الشریعہ! جامع الصفات شخصیت

حضرت مولانا محمد احمد قادری برکاتی، استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو

تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان، ان نابغۂ روزگار شخصیتوں میں سے ایک تھے، جنھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے شمار محاسن وکمالات عطا فرمایا، پاکیزہ اخلاق، بحث وتحقیق کی اعلیٰ بصیرت سے آراستہ فرمایا تھا۔ آپ بیک وقت ایک مفتی، ادیب، محقق، مفکر اور بہترین قسم کے شاعر تھے اور یہ سب آپ کو اللہ نے وراثت میں عطا کیا تھا۔ تاج الشریعہ علیہ الرحمہ بھی شمار بھی اللہ کے ان بندوں میں ہوتا ہے کہ جن کی محبت اللہ نے مخلوق کے دلوں میں ڈال دی ہے، لوگ تاج الشریعہ کی ایک جھلک پانے کے لیے گھنٹوں انتظار کرتے، ملک بیرون ملک ہر جگہ لوگ ہر وقت آپ کے دیدار کو مشتاق اور آپ پر جان نچھاور کرنے کو تیار رہتے۔ تمنا کرتے کاش ہمیں بھی تاج الشریعہ کی زیارت ایک بار ہی میسر آجاتی! راقم الحروف خود ساؤتھ امریکہ گیا وہاں کے لوگوں کے دلوں میں تاج الشریعہ کے لیے بے انتہا محبت پائی۔ اکابر کی عزت ان کا ادب واحترام اوران کی تعظیم وتوقیر وہاں کے لوگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ آج بھی لوگ محدث کبیر دامت برکاتھم القدسیہ کی زیارت اوران کی آمد کے انتظار میں پلکیں بچھائے ہوئے ہیں۔ آپ صرف ایک عالم دین اور مفتی ہی نہیں تھے بلکہ اپنے آپ میں ایک انجمن تھے، تمام علوم وفنون کے ساتھ آپ کو تصنیف وتالیف پر بھی مکمل عبور حاصل تھا، دو درجن سے زائد نادر روزگار مصنفات آپ کی حیات مبارکہ کے عظیم شاہ کار ہیں۔ جن میں امام اہل سنت کی بہت سی وہ کتابیں جو اردو میں تھیں ان کو آپ نے عربی اور جو عربی میں تھیں ان کو اردو کا جامہ عطا کیا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan. +92 334 3247192

11 SHAN-E-SIDDHARTH
URDU DAILY SIDDHARTH NAGAR
Saturday 27 June 2020
روزنامہ "شان سدھارتھ" کا خصوصی ضمیمہ بہ موقع عرس تاج الشریعہ علیہ الرحمہ
شان سدھارتھ
SHAN-E-SIDDHARTH

چل دیے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر

کلام: حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ

چل دیے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر
رنج فرقت کا ہر اک سینہ میں شعلہ چھوڑ کر
لذت مے لے گیا وہ جام و مینا چھوڑ کر
میرا ساقی چل دیا خود مے کو تشنہ چھوڑ کر
ہر جگر میں درد اپنا میٹھا میٹھا چھوڑ کر
چل دیے وہ دل میں اپنا نقش والا چھوڑ کر
جامۂ مشکیں لیے عرش معلیٰ چھوڑ کر
فرش پر آئے فرشتے بزم بالا چھوڑ کر
عالم بالا میں ہر سو مرحبا کی گونج تھی
چل دیے جب تم زمانے بھر کو سونا چھوڑ کر
موت عالم سے بندھی ہے موت عالَم بے گماں
روح عالم چل دیا عالَم کو مردہ چھوڑ کر
متقی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی
ایک میرے مفتی اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر
خواب میں آ کر دکھاؤ ہم کو بھی اے جاں کبھی
کون سی دنیا بسائی تم نے دنیا چھوڑ کر
ایک تم دنیا میں رہ کر تارک دنیا رہے
رہ کے دنیا میں دکھائے کون دنیا چھوڑ کر
اس کا اے شاہ زمن سارا زمانہ ہو گیا
جو تمہارا ہو گیا سارا زمانہ چھوڑ کر
رہنمائے راہ جنت ہے تیرا نقش قدم
راہ جنت طے نہ ہوگی تیرا رستہ چھوڑ کر
مثل گردوں سایۂ دست کرم ہے آج بھی
کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر
ہو سکے تو دیکھ اختر باغ جنت میں اسے
وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر

"کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر"

کلام: ازہر القادری، جامعہ مٹھنا

غم زدہ، غم خوردہ و روتا بلکتا چھوڑ کر
چل دیے تاج الشریعہ ہم کو تنہا چھوڑ کر
اعلیٰ حضرت مفتی اعظم کے گلشن کی بہار
ہو گئی افسوس رخصت! آشیانہ چھوڑ کر
عاشقوں کی بھیڑ میں دولہا کے جیسا کروفر
حاسدوں کو چل دیے حیرت میں تکتا چھوڑ کر
کس کی شامت تھی؟ کہ آتا سامنے اس شیر کے
دُم دبائے بھاگتا ہر ایک رستہ چھوڑ کر
دل سے شیدا ہو گیا وہ جس نے دیکھا اک نظر
حاسدوں کو کیا ملا؟ ان کا کف پا چھوڑ کر
آپ کا علمی تبحر دیکھ کر اہل عرب
بول اٹھے جینا عبث ہے ان کا پایا چھوڑ کر
آپ کی ہر ہر ادا سے سنتیں تھیں آشکار
ہے بدل! کوئی؟ کہیں؟ گز راز مانہ چھوڑ کر
آپ کی شان فقیہانہ کے سب ہیں معترف
ہے کسی کی شان یہ؟ رضوی گھرانا چھوڑ کر
مفتی اعظم کی نگہ ناز کا فیضان ہے
آ گئی دنیا بریلی میں زمانہ چھوڑ کر
پرتو احمد رضا ہے شان اقدس سے عیاں
دنیا میں جیتے رہے، انبار دنیا چھوڑ کر
"واللذین جاهدوا" کی بن کے تفسیر مبیں
قتل باطل کا کیا سر، دوستانہ چھوڑ کر
چھوڑا ہے نقش قدم کو اہل سنت کے لیے
"کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر"
منزل مقصود پا سکتے نہیں! ازہرؔ کبھی
ان کے جلوؤں کی تجلی، ان کا سایہ چھوڑ کر

حق مغفرت کرے بڑا عزت مآب تھا

ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم مصباحی

عقل و خرد شعور اسے بے حساب تھا
بحث نظر میں آپ وہ اپنا جواب تھا
شرعی علوم میں اسے تھا درک بے مثال
دنیائے علم و فن کا وہی آفتاب تھا
اس کو ہی زیب تاج شریعت تھا بالیقیں
احمد رضا کے گھر کا حسیں انتخاب تھا
ہندوستان بھر کا تھا وہ قاضی القضاۃ
جو فیصلہ تھا اس کا بڑا لا جواب تھا
لاکھوں دلوں پہ راج وہ کر کے چلا گیا
اس کی ہر ادا پہ فدا شیخ و شاب تھا
اس کا قدم شریعت نبوی پہ گامزن
قول و عمل مطابق ام الکتاب تھا
روشن تھی اس کے علم سے ہر ایک انجمن
ہر ایک فعل باعث اجر و ثواب تھا
مسلک رضا کا عام کیا اس لیے جناب
کیوں کہ صحابہ کا وہی مسلک جناب تھا
خوشبو سے اس کی لاکھوں مریدین فیض یاب
روحانیت کا ایسا شگفتہ گلاب تھا
مرشد تھے ایسے، راہ طریقت کے ازہری
جو ہو گیا مرید وہی کام یاب تھا
دنیا سے جب چلے گئے تم ازہری میاں
خلق خدا میں انج و الم اضطراب تھا
وقت جنازہ جوش عقیدت تھا اس قدر
پروانہ وار بھیڑ تھی، موسم خراب تھا
خلق خدا کے لب پہ یہ جملہ تھا وقت دفن
حق مغفرت کرے بڑا عزت مآب تھا
انجم بہ فضل رب اسی دریائے علم سے
گر چہ ہے کم نصیب مگر فیض یاب تھا

منقبت حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ

از فریدی صدیقی مصباحی مسقط عمان

واہ کیا رنگ ہے اے ازہری دولھا تیرا
رضوی پوشاک ہے، نوری ہے عمامہ تیرا
چاند تاروں کی ہے بارات، رچی ہے شادی
حامدی پھول ہیں، جیلانی ہے سہرا تیرا
تیری ہستی ہے کمالات رضا کی مظہر
تاج والوں میں شہا تاج ہے اونچا تیرا
ہو بہو مفتی اعظم کی جھلک ہے تجھ میں
استقامت کی بلندی پہ ہے تقویٰ تیرا
عشق والوں کا حرم ہے ترے اجداد کا در
قبلۂ اہل محبت ہے گھرانہ تیرا
ہے وہی شان قیادت ترے خوں کے اندر
تیرے قرباں کہ مجدد ہوا بابا تیرا
اہل حق کہنے لگے، تاج شریعت تجھکو
جوہر علم و عمل سب نے جو دیکھا تیرا
تجھ میں وہ نور ہے اے اختر برج رفعت
موت کے بعد بھی روشن ہے ستارہ تیرا
آج بھی اہل نظر دیکھ رہے ہیں تجھ کو
عشق والوں پہ شہا، ہاتھ ہے رکھا تیرا
تیرا پیغام عمل، مسلک اعلیٰ حضرت
دولت عشق رسالت ہے اثاثہ تیرا
ایسے روشن ہیں زمانے میں ترے نقش قدم
چھو نہ پائیں گے اندھیرے کبھی رستہ تیرا
بٹ رہا ہے تری چوکھٹ سے نبی کا فیضان
کم نہ ہوگا کبھی تاحشر خزانہ تیرا
تیرے ہاتھوں میں دیا ہاتھ تو فضل رب سے
ساتھ جنت میں بھی ہم سب کو ملے گا تیرا
اپنی قسمت پہ سدا ناز کریں گے وہ لوگ
دیکھا ہے جن کی نگاہوں نے بھی چہرہ تیرا
چاند کے در پہ ستاروں کی ہے جیسی کثرت
یوں ترے چاہنے والوں میں ہے روضہ تیرا
اے ولی ابن ولی تیرے تقدس کی قسم
دہر میں جوہر کردار ہے یکتا تیرا
تیری تحریر سے گھائل ہیں نبی کے دشمن
تیز ہے خنجر و شمشیر سے خامہ تیرا
کیوں نہ قرباں ہوں دل و جان سے ہم سب ان پر
شاہ عسجد میں نظر آتا ہے جلوہ تیرا
حشر تک تجھ پہ خدا ابر عطا برسائے
پھیلتا جائے زمانے میں اجالا تیرا
تیری آغوش کرم میں ہے فریدی کی حیات
ہر مصیبت سے بچاتا ہے سہارا تیرا
تیری نسبت سے فریدی پہ بھی ہے فضل و کرم
رب کا، سرکار کا اور غوث و رضا کا، تیرا

منقبت
نقش پا، حامی، مددگار ہے میرا تیرا

ازہر القادری

جس نے بھی دیکھا وہ دل سے ہوا شیدا تیرا
مرشدی "تاج شریعت" رخ زیبا تیرا
دھوم ہے چاروں طرف خوب ہے چرچا تیرا
دور حاضر میں پڑھا جاتا ہے خطبہ تیرا
نائب مفتی اعظم، اے رضا کے مظہر
ہے انھیں جملوں میں پوشیدہ سراپا تیرا
جس کو کہتا ہے جہاں، اختر اعلیٰ حضرت
اے مرے مفتی اعظم ہے نواسہ تیرا
وہ عجم کا ہو جہاں یا ہو عرب کی دنیا
خطے خطے میں شہا بول ہے بالا تیرا
فکر و فن علم و عمل راہ وہ کوئی بھی ہو
کہیں مغلوب نہیں ماننے والا تیرا
ہم سے نکھرے گا نہیں لاکھ قلم فرسا ہوں
زندگانی کا تری کوئی بھی گوشہ تیرا
اعلیٰ حضرت کے کرم سے رہے مرشد میرے
حشر تک تاج شرع یوں ہی چمکتا تیرا
خوش نما فکر نہیں، علم و عمل کچھ بھی نہیں
وصف کیا خاک لکھے گا یہ نکما تیرا
رب کی مرضی شہ کونین ہیں راضی تجھ سے
پھر بھلا کون گھٹا پائے گا رتبہ تیرا
سامنے آنکھوں کے ظاہر میں نہیں تو ہے مگر
نقش پا حامی مددگار ہے میرا تیرا
عقل والوں نے عجب ریس کی دنیا دیکھی
اچھا سچا ہے بتایا ہوا رستہ تیرا
جس طرح ایک گدا، دامن دل بھرتا ہے
ویسے ہی فخر زماں فیض ہے پاتا تیرا
قبلۂ فکر و نظر کعبۂ عشق و الفت
منبع حسن عمل نقش کف پا تیرا
مذہب و مسلک و مشرب کا علم دار تھا تو
دین و ملت کا حدی خواں ہے ادارہ تیرا
اٹھ نہیں سکتا جسے تو نے گرایا ہے، کبھی
گر نہیں سکتا مرے تاج سنبھالا تیرا
اے رضا ابن رضا ابن رضا ابن رضا
سلسلہ پیارا ہے کیا خوب ہے رشتہ تیرا
غیر کے حسن کا شیدا یہ نہیں، دیوانہ
تیرا تیرا ہے شہا تیرا ہے تیرا تیرا
حضرت احسن علما کے کرم کا صدقہ
خوب ہی خوب ہے احسن ہے طریقہ تیرا
تیری "فریاد" حقیقت میں رہی "روحانی"
جس کو واضح ہے کیا شعر کا مصرع تیرا
سامنے سرور کونین کے ازہر دے گا

مفتی اعظم کا ذرہ کیا بنا اختر رضا

وصال احمد اعظمی

وارث علم امام احمد رضا اختر رضا
معترف فن کا ترے عالم ہوا اختر رضا
زہد و تقویٰ دیکھ کر اہل خرد یہ کہہ اٹھے
مفتی اعظم کا تو ہے آئینہ اختر رضا
کر گئے روشن جہاں کو اپنے علم و فضل سے
مصطفی حامد رضا احمد رضا اختر رضا
فقہ کا مہر درخشاں بن کے چمکا دہر میں
مفتی اعظم کا ذرہ کیا بنا اختر رضا
خدمت دین نبی میں وقف کر دی زندگی
پیکر عشق و وفا اختر رضا اختر رضا
تیری عظمت کون جانے، تیری شاں کیا ہو بیاں
منزل حق کا پتا اختر رضا اختر رضا
شاعری میں آپ کا ہمسر بھلا کیسے ملے
فیض یاب حضرت حساں رضا اختر رضا
ہے وصال اعظمی بھی آپ کے در کا گدا
کیجیے چشم کرم بہر رضا اختر رضا

مفتی اعظم کا ذرہ کیا بنا اختر رضا

قاری عدیل رضا فیاضی فرید پوری

نام میں نے آپ کا جب لے لیا اختر رضا
درد دل کافور اک پل میں ہوا اختر رضا
کہہ دیا تو کہہ دیا اختر رضا اختر رضا
خاندان اعلیٰ حضرت کی ضیا اختر رضا
چرخ پر اسلام کے روشن ہے مثل آفتاب
"مفتیٔ اعظم کا ذرّہ کیا بنا اختر رضا"
اللہ اللہ زہد و تقویٰ اور علم و فضل میں
دور حاضر میں نہیں ثانی ترا اختر رضا
مسلک احمد رضا کو عام کرنے کے سبب
سارے عالم میں ترا ڈنکا بجا اختر رضا
پیر دنیا میں ہزاروں آج بھی موجود ہیں
تھے مگر سب سے الگ سب سے جدا اختر رضا
یہ مرادعویٰ ہے دل کے روگیوں کے واسطے
تیرے در کی خاک بھی ہے کیمیا اختر رضا
حاضری کے واسطے بے چین ہے تیرا عدیلؔ
اپنے روضے پر اسے جلدی بلا اختر رضا

رضا کے گل تر ہیں تاج الشریعہ

محمد شاہد رضا برکاتی بہرائچی

رضا کے گل تر ہیں تاج الشریعہ
محبت کے پیکر ہیں تاج الشریعہ
بتاتا ہے ہم کو یہ کردار ان کا
عقیدت کے محور ہیں تاج الشریعہ
زمانہ کرے ناز نسبت پہ جن کی
وہی فخر ازہر ہیں تاج الشریعہ
مہک عشق احمد کی لیکر مہکتے
ہر اک دل کے اندر ہیں تاج الشریعہ
بنے وارث علم احمد رضا اور
عظیم اک سخنور، ہیں تاج الشریعہ
ولی اور قطب زماں، ان کو کہیے
کرامت کے مصدر ہیں تاج الشریعہ
ہو مداح دنیا نہ کیوں ان کی شاہد
نبی کے ثناگر ہیں تاج الشریعہ

زمانے کو ابھی بھی ہے ضرورت فخر ازہر کی

غلام غوث ساقی تنویری گونڈوی

بسائے ہیں جو اپنے دل میں چاہت فخر ازہر کی
انہیں لے جائے گی جنت محبت فخر ازہر کی
نہایت یاد آتی ہے غلامان رضا خاں کو
چمکتی چاند جیسی پیاری صورت فخر ازہر کی
بھلا کیسے کوئی کر پائے میرے قلب پر قبضہ
بہت سالوں سے دل پر ہے حکومت فخر ازہر کی
عدوے دیں نہیں کر سکتے ہم کو زیر محشر تک
ہمارے ساتھ رہتی ہے قیادت فخر ازہر کی
غم و آلام چھائے ہیں زمانے میں ہر اک جانب
زمانے کو ابھی بھی ہے ضرورت فخر ازہر کی
زمانے والے کیا جانیں کہ ان کا مرتبہ کیا ہے
خدا ہی جانتا ہے کل حقیقت فخر ازہر کی
بفضل رب، کرم ہے شاہ بطحا کا مسلمانوں
"ہمارے دل میں ہے محفوظ الفت فخر ازہر کی"
ابھی بھی وقت ہے اے منکرو تم باز آ جاؤ
نہیں تو مار ڈالے گی عداوت فخر ازہر کی
بھٹکنے کی نہ ہوگی ہم کو حاجت دیکھنا "ساقیؔ"
ہمیں کافی ہے روز حشر نسبت فخر ازہر کی

سلام اے شیخ لاثانی

فریدی صدیقی مصباحی مسقط عمان

سلام اے مرشد کامل، سلام اے شیخ لاثانی
سلام اے سیدی تاج الشریعہ فیض یزدانی
جمال حجۃ الاسلام، عکس مفتی اعظم
سلام اے غوث کے نائب، رضا کے ظل روحانی
سجے ہیں چرخ حکمت پر ترے افکار کے تارے
دلوں کو نور دیتی ہے ترے جلوؤں کی تابانی
علوم اعلیٰ حضرت کا خزینہ تیرا سینہ ہے
سلام اے سیدی اختر، ضیائے بزم عرفانی
اکابر نے تجھے اپنے کمالوں کا امیں مانا
اصاغر نے تری دہلیز فن پر رکھی پیشانی
عدو کے چاہنے سے تیرے چرچے گھٹ نہیں سکتے
تری عظمت ہے پائندہ، تری شوکت ہے لافانی
سلام اے وہ کہ مانا فخر ازہر جسکو ازہر نے
سلام اے وہ، جسے حاصل ہوئی کعبے کی مہمانی
ترے الفاظ ہیں یا معرفت کے لعل و گوہر ہیں
ادب کے سعدی دوراں، سخن کے جامی ثانی
قدم اٹھے تو کوہ و بحر نے بھی دے دیا رستہ
جہاں پہنچے تو اس خطے پہ برسا فضل ربانی
تری نسبت کو اپنائے، جسے اعزاز پانا ہو
ترے دامن سے لگ جائے، جسے قسمت ہو چمکانی
ترا نقشہ نگاہ دہر نے محفوظ رکھا ہے
ترے حسن اتم کی آج بھی دنیا ہے دیوانی
سلام اے مرد مومن، رہبر حق، پاسبان دیں
ترے حصے میں آئی باغ ملت کی نگہبانی
بچا لو ہم کو آ کر وقت کی بیداد لہروں سے
سفینہ بیچ دریا میں ہے اور آئی ہے طغیانی
ترے گھر کی بہاریں دن بدن ہوں اوج پر شاہا
مہکتا ہی رہے یہ علم و فن کا باغ نورانی
فریدی سے نہ ہو پایا رقم یہ نغمۂ مدحت
خوشا تیرے فضائل، آہ اپنی تنگ دامانی

زمانہ ہو گیا شیدا مرے تاج الشریعہ کا

سراج تابانی کلکتہ

سدا سر پر رہے سایہ مرے تاج الشریعہ کا
ہو میری زیست پہ پہرہ مرے تاج الشریعہ کا
خدا کے فضل سے بیشک ہے بعد مفتیٔ اعظم
رضا کے علم پہ دعویٰ مرے تاج الشریعہ کا
بفضل رب کبھی رجعت کی نوبت ہی نہیں آئی
مدلل ہے ہر اک فتویٰ مرے تاج الشریعہ کا
جدھر بھی رخ کیا جب بھی جہاں سے بھی وہ گزرے ہیں
زمانہ ہو گیا شیدا مرے تاج الشریعہ کا
وہ آئیں جو اندھیری شب میں تو دن کا گماں گزرے
کہ ہے ظلمت شکن جلوہ مرے تاج الشریعہ کا
نکیروں کو اے تابانیؔ نہ کیسے مجھ پہ پیار آتا
تھا میرے ہاتھ میں شجرہ مرے تاج الشریعہ کا

حضور تاج الشریعہ کے مشن کی اشاعت اقتضائے عہد ہے!

مولانا محمد اشرف رضا قادری چیف ایڈیٹر امین شریعت (سہ ماہی) بریلی شریف (انڈیا)

اللہ کے وہ عظیم بندے جو مقام ولایت و مقبولیت پر فائز ہوتے ہیں، ان کی شان و عظمت مشیت ایزدی کی طرف سے قلوب مومن میں راسخ کر دی جاتی ہے۔ ان کی طرف دل کھنچے چلے آتے ہیں۔ ان کی طرف پاکیزہ طبیعتیں خود مائل ہو جاتی ہیں۔ ان سے انسیت و لگاؤ ایسا ہو جاتا ہے کہ شعور عظمت و تقدس کی گواہی دیتا ہے اور زباں ان کے ذکر خیر سے تر رہا کرتی ہے۔ حضور تاج الشریعہ بدر الطریقۃ قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات انھیں نفوس قدسیہ میں سے ہے جن کی محبت و عظمت کی قندیلیں رب تعالیٰ فکر و باطن میں روشن کر دیتا ہے۔ جن کی عظمتوں کے نقوش دلوں پر کندہ ہو جاتے ہیں۔ جن کے نام پاک کا تقدس ایمان کے لیے تازگی اور عقیدے کے لیے تابندگی کا سبب بن جاتا ہے۔ جن کی یادیں دلوں کا چین ہوتی ہیں۔ جن کا تصور ایمانی لذتوں سے شادماں کرتا ہے۔ جن کا ذکر جمیل برکت و رحمت کی فضا ہموار کرتا ہے۔ جن کے خیال سے اجالے چھا جاتے ہیں۔ اندھیرے مٹ جاتے ہیں۔ ہاں! ہمیں ناز ہے کہ ہم ایسے عظیم اور جلیل القدر ولی کامل کے دامن اقدس سے وابستہ ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم نے حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ سے محبت و عقیدت کا تعلق رکھا۔ اور ان کی محبتوں کے چراغ روشن کرنے کا عزم مصمم رکھتے ہیں۔ ہمیں وہ لمحات یاد آتے ہیں جب ان کے چہرہ زیبا کی زیارت سے شاد ہوا کرتے تھے۔ وہ لمحے توشۂ حیات بن گئے جو بارگاہ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ میں گزرے۔ وہ لمحے یادگار بن گئے جن میں ہم نے حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا۔

کر گئے سونا چمن اختر رضا خاں ازہری

نتیجۂ فکر: مولانا اظہار احمد قادری
ڈومکم امیا، تلوک پور، سدھارتھ نگر

سنیت کی جان وتن اختر رضا خاں ازہری
کر گئے سونا چمن اختر رضا خاں ازہری
گل سا رخ، نرگس سی آنکھیں بھولتی ہرگز نہیں!
اے حسیں، شیریں دہن اختر رضا خاں ازہری
علم کا کوہ ہمالہ بول کر خاموش ہے
نازش بزم سخن اختر رضا خاں ازہری
میرے اختر کی کوئی قیمت لگا سکتا ہے کیا
ایسے تھے دردن اختر رضا خاں ازہری
کتنے شاہان زمانہ کو بھی ان پر ناز تھا
عاشق شاہ زمن اختر رضا خاں ازہری
سعدی و جامی نظامی کے تخیل کی بہار
تاج اقلیم سخن اختر رضا خاں ازہری
دیکھ لے اظہار ہرگز تو بہک جانا نہیں!
کیوں کہ تھے سرو چمن اختر رضا خاں ازہری

جہاں بھر میں بجا ڈنکا مرے تاج شریعت کا

ازہر القادری

نوازش ہے عنایت کرم ہے اعلیٰ حضرت کا
جہاں بھر میں بجا ڈنکا مرے تاج شریعت کا
نگاہ مفتی اعظم کی یہ جلوہ گری دیکھو
مرا مرشد ہما لہ ہو گیا تقویٰ طہارت کا
پڑھا جو مصر میں وہ ازہری کہلائے گا لیکن
نہیں ہو گا کوئی ثانی میرے تاج شریعت کا
حوالہ جات برجستہ سے ظاہر ہے کہ کچھ حصہ
ملا ہے بو حنیفہ سے ذہانت اور فطانت کا
بصیرت کی حدوں کا ہم تعین کر نہیں سکتے
نہیں محدود ہے جب سلسلہ ان کی بصارت کا
طفیل غوث و خواجہ مفتی اعظم کے صدقے میں
بلاشبہ ملا فیضان ہے عشق رسالت کا
نہ کیوں نازاں ہوں ہم اختر رضا کی ذات والا پر
مقدر ہے ثریا پر تمامی اہل سنت کا
یکایک بول اٹھے عرب و عجم کے عبقری علما
ہے اونچا مرتبہ پروانۂ شمع رسالت کا
لکھو مصرع رضا کا بس کرو ازہر کہو یارب!
گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا

قلم آج چلتا چلا جا رہا ہے

ازہر القادری

میرے پیر و مرشد ہیں تاج الشریعہ جنھیں فخر ازہر کہا جا رہا ہے
بفیضان احمد رضا خان ان کا، بہر سمت خطبہ پڑھا جا رہا ہے
حقیقت ہے کوئی کہانی نہیں ہے، کوئی دہر میں ان کا ثانی نہیں ہے
وہ ہیں نازش دہر فخر زمانہ، یہ دعویٰ مدلل کیا جا رہا ہے
کرم مفتی اعظم ہند کا ہے، نوازش عطا فیض حامد رضا ہے
مفسر کے فیضان سے عظمتوں کا، بہر سمت ڈنکا بجا جا رہا ہے
جہان رضا کے وفادار ہیں وہ، نبی کی محبت میں سرشار ہیں وہ
سر انجمن نام کا ان کے نعرہ، سر شام ہی سے لگا جا رہا ہے
یہ ہے فیض شہزادۂ اعلیٰ حضرت، کرم ہے نوازش عطا ہے عنایت
اے ازہر عقیدت کے قرطاس پر جو، قلم آج چلتا چلا جا رہا ہے

حضور تاج الشریعہ! ایک سچے عاشق رسول

مولانا محمد نظام الدین مصباحی
مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا

انسانی فطرت ہے کہ وہ سب سے زیادہ اپنی جان سے محبت کرتا ہے پھر مال اور اولاد سے مگر ایک مومن اپنی جان، مال، اور اولاد سے بھی زیادہ اپنے نبی پیغمبر کائنات سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عشق و محبت کرتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ خود اللہ کے حبیب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے "**لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین**" تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی ماں، باپ، اولاد اور تمام جہاں سے پیارا نہ ہو جاؤں۔

اس حدیث پاک سے یہ بات نہایت واضح اور منقح ہوتی ہے کہ عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک مومن کی متاع حیات اور سرمایۂ زندگی ہے عشق جتنی ترقی کرتا ہے اتنا ہی کمال کی منزلیں طے کرتا ہے اور وہ شخص اسی قدر بارگاہ خداوندی و بارگاہ مصطفوی سے رفعت و سرفرازی کی گراں قدر انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ اس امت میں سب سے زیادہ کامل ایمان حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان ذوالنورین اور پھر مولائے کائنات علی شیر خدا رضی اللہ عنھم کا ہے، ان کے بعد دیگر صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور اولیائے کاملین کا ہے۔ رضی اللہ عنھم اجمعین۔ انھیں اولیائے کاملین میں موجودہ صدی میں ایک نمایاں نام خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے چشم و چراغ تقویٰ و طہارت، علم و عمل اور عشق رسول میں اپنے آبا و اجداد کے سچے وارث و جانشین حضور تاج الشریعہ، بدر الطریقہ، جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی الشاہ اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کا ہے۔ آپ علیہ الرحمہ کی رگ و پے میں عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بسا ہوا تھا، آپ ہر وقت عشق رسول میں سرشار رہا کرتے تھے اور کیوں نہ ہو کہ عشق ان کی گھٹی پلایا گیا تھا، محبت رسول انھیں اپنے اجداد سے ورثے میں ملی تھی، خصوصاً اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام عشق و محبت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ سے جن کی پہچان ہی چہار دانگ عالم میں ایک سچے عاشق رسول کے طور پر ہوتی ہے، جس طرح امام اہل سنت کو کو بارگاہ ایزدی سے عشق رسول کا وافر حصہ عطا ہوا تھا، جس کا اظہار ان کے قول و فعل اور عمل سے ہمیشہ ہوتا تھا، آپ فرماتے ہیں ؂

جان ہے عشق مصطفی روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

اعلیٰ حضرت نے عشق رسالت میں سرشار ہو کر حدائق بخشش کا گراں قدر تحفہ قوم و ملت کو عطا فرمایا، اسی طرح ان کے حقیقی جانشین و وارث حضور تاج الشریعہ نے بھی عشق محبوب خدا میں مست و بے خود ہو کر "سفینۂ بخشش" جیسا نعت و منقبت کا حسین گلدستہ عطا کیا، جس کے ہر ایک شعر اور شعر کے ہر مصرع سے عشق رسول کی جلوہ سامانیاں مترشح ہوتی ہیں۔ حضرت موصوف جب نعت پڑھتے تو آپ پر وارفتگی کی کیفیت چھا جاتی اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری ہو جاتا! ایک عاشق صادق کو ہر خوشی اور غم میں اپنے محبوب کی یاد آتی ہے، چونکہ حضور تاج الشریعہ کو عشق مصطفی کی دولت لازوال حاصل تھی، اس لیے آپ حضور کی مدح سرائی اپنے لیے متاع حیات تصور کرتے تھے۔ چنانچہ جب جانشین مفتی اعظم کو گنبد خضریٰ کی زیارت کے بغیر سعودی حکومت نے ہندوستان واپس بھیج دیا تو آپ نے اس کے ظلم و بربریت سے متاثر ہو کر بارگاہ نبی میں کچھ اشعار پیش کیے اور اپنے درد و کرب کا اظہار فرمایا۔

داغ فرقت طیبہ قلب مضمحل جاتا — کاش گنبد خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا
میرا دل نکل جاتا انکے آستانے پر — ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا
ان کے در پہ اختر کی حسرتیں ہوئیں پوری — سائل در اقدس کیسے منفعل جاتا

تاج الشریعہ کی شان فقاہت

مفتی محمد ابو الحسن قادری رضوی
استاذ طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو

شیخ الاسلام والمسلمین، قدوۃ الواصلین، زبدۃ السالکین، سیدی مرشدی آقائی سرکار تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری قدس سرہ حق و حقانیت کے نشان، مسلک اہل سنت کی پہچان، اہل ایمان کی شان، علوم اعلیٰ حضرت کی روشن تصویر، سرکار مفتی اعظم کا تقویٰ، اپنے خاندان کے فکر و عمل کا نمونہ، اکابر و اسلاف کی یادگار تھے۔ انہیں کسی تعارف کی حاجت نہیں۔ الحمد للہ وہ محبوبیت عظمیٰ پر فائز تھے۔ یاایھا الذین آمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا کا مظہر تھے۔ اللہ رب العزت نے بے شمار فضائل و کمالات، عمدہ خصائل و صفات کا آپ کو جامع بنایا۔ یعنی آپ تنہا سیکڑوں و ہزاروں محاسن کا پیکر تھے۔ اگر آپ کی تمام خوبیوں کی قید تحریر کیا جائے تو بڑے بڑے دفاتر تیار ہو جائیں گے۔ کسی عربی شاعر نے کہا ہے۔

لیس علی اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد لاریب

آپ عالم و فاضل، محقق و مفتی، قاضی و مدبر، داعی و مرشد، صالح و متقی، عابد و زاہد، مصنف و رائٹر، شفیق و مربی، مصلح و ناصح، واعظ و لکچرر، ناشر حق و قاطع باطل، خاشع و متواضع، ناصر و حامی، مفسر و مترجم، منطقی و اصولی، فقیہ و معلم، محدث و مقرر سب کچھ تھے۔ حضور تاج الشریعہ ؟ کا خاندان عالی شان پشتہائے پشت سے فقہ و افتاء کا امین ہے۔ ممدوح گرامی حضور تاج الشریعہ ؟ اپنے اس خاندانی فضل کے سچے وارث تھے۔ آپ کی فقہی بصیرت اور شان و فقاہت کا جائزہ لیا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ آپ بلا شک و ریب و اہل اصول کے آئینے میں فقیہ تھے۔ فقہائے اسلام کے پیمانے اور ارباب تصوف کے میزان پر بھی فقیہ تھے۔ آپ کے جد اعلیٰ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی مجتہدانہ کی شان کو دنیا نے تسلیم کیا ہے۔ ان کی تحقیقات فقیہہ و تدقیقات انیقہ نے ان کی اجتہادی حیثیت کو آئینہ عالم بنا دیا ہے۔ حضور تاج الشریعہ کی فقہی تحریروں میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کا طرز استدلال اما مشامی کا اسلوب تحقیق بخوبی نظر آتا ہے۔ آپ کو مجتہد فی الشرع یا مجتہد مطلق تو نہیں کہا جا سکتا ہے مگر آپ کی علمی نگارشوں میں اجتہادی رنگ بخوبی نمایاں و عیاں ہے۔ اور فقہائے اسلام کے آئینے میں دیکھا جائے تو حضور تاج الشریعہ ایک بلند پایہ فقیہ اعظم اور فقہائے زمانہ کے سرخیل معلوم ہوتے ہیں۔ علامہ زمخشری نے فقیہ کی تعریف یوں کی ہے کہ (الفقیہ العالم الذی یشق الاحکام ویفتش عن حقائقھا) کہ فقیہ وہ عالم دین ہے جو احکام شرع کی گرہیں کھولتا ہے اور اس کے حقائق کی تشریح کرتا ہے۔ تو حضور تاج الشریعہ نے اپنی پوری زندگی ملت مسلمہ کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اسی (لئے ارباب تصوف نے کہا کہ (متصوف ولم یتفقہ فقد تفسق ومن تفقہ ولم یتصوف فقد تزندق) الحمد للہ اسی روشنی میں حضور تاج الشریعہ فقیہ اکبر تھے۔ ان کا عمل عین شریعت مصطفیٰ؟ کے مطابق ہوتا بلکہ جس کو خلاف شرع دیکھتے برملا ٹوکتے۔ دنیا ان کی طرف دوڑتی مگر آپ ٹھہراتے رہے۔ زہد و بیریائی، بے رغبتی، دنیا سے نفرت و بے اعتنائی، خشیت الٰہی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ دینی اشتغال سے ان کی زندگی عبارت تھی۔ قرآن کی تلاوت، دلائل الخیرات کی سماعت، درود شریف کا ورد، فتویٰ نویسی، ارشاد و اصلاح نظم نعت و منقبت، احقاق حق ازہاق باطل، حاجت روائی، دعوت حق میں ان کے لمحات گزرتے رہے۔ حاصل یہ کہ تاج الشریعہ ہر جہت سے فقیہ تھے۔ اللہ عزوجل ان کی نفقاہت کے صدقے جماعت اہل سنت و مسلک اعلیٰ حضرت کی حفاظت فرمائے اور ان کی قبر انور کو گلزار بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

عالم اسلام کو
عرس تاج الشریعہ
مبارک ہو
من جانب
علامہ کیفی اکیڈمی
ٹینواں گرانٹ روڈ رضا نگر مٹھنا کھنڈسری سدھارتھ نگر یوپی انڈیا۔
9451207213

تاج الشریعہ! شان فقاہت

مولانا ظفر احمد نورانی امجدی مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا

حدیث۔ من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین
ترجمہ۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں فقیہ بنا دیتا ہے

ممتاز المحدثین، سند المفسرین، سید المحققین، عمدۃ المتکلمین، زینۃ المورخین، زبدۃ المفکرین، اعلم العلماء، افضل الفضلاء، خیر المشائخ، سیدی مرشدی حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری حنفی بریلوی علیہ الرحمہ سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کے علوم کے عکس جمیل تھے آپ کی ہمہ جہت شخصیت علم و فضل اور روحانیت کا ایسا روشن آفتاب تھی جس کی ضیاء بار کرنوں سے قلوب اہل سنن منور ہوئے یوں تو آپ کی ذات بیک وقت محدث، فقیہ، متکلم، مفسر، محشی، مترجم، جیسے عظیم اوصاف کے حامل تھی مگر علم فقہ میں آپ پایا بہت بلند نظر آتا ہے جس کی نظیر ماضی قریب میں نہیں دکھائی دیتی کہ ایک مفتی کے لئے چند اوصاف کا ہونا ناگریز ہے وہ تمام اوصاف حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ذات میں نمایاں طور پر موجود تھے۔

سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اپنی تصنیف لطیف (ابانۃ التواری فی مصالحۃ عبد الباری) میں تحریر فرمایا ہے اور وہ یہ ہیں فقہ یہ نہیں کہ کسی جزیہ کے متعلق کتاب کی عبارت نکال کر اس کا لفظی ترجمہ سمجھ لیا جائے یوں ہر اعرابی ہر بدوی فقیہ ہوتا کہ ان کی مادری زبان عربی ہے بلکہ فقیہ بعد ملاحظہ اصول مقررہ و ضوابط محررہ و وجود تکلم و طرق تفاہم و تنقیح مناط و لحاظ انضباط و مواضع یسر و احتیاط تجنب تفریط و افراط و فرق روایات ظاہرہ و نادرہ و تمیز درآیات غامضہ و ظاہرہ و منطوق و مفہوم و صریح و قول و جمہور و مرسل و معلل ووزن الفاظ مفتنین و سبر مراتب ناقلین و عرف عام و خاص و عادات بلاد و اشخاص و حال زمان و مکان و احوال رعایہ و سلطان و حفظ مصالح دین و دفع مفاسد مفسدین و علم وجوہ تجرتح و اسباب ترجیح و مناہج تو فیق و مدارک تطبیق و مسالک تخصیص و مناسک تقیید و مشارع قیود و شوارع مقصود و جمع کلام نقد مرام فہم مراد کا نام ہے کہ تطلع تام و اطلاع عام و نظر دقیق و فکر عمیق و طول خدمت علم و ممارست فن و تیقظ وافی و ذہن صافی معتاد تحقیق مئوید بتوفیق کا کام ہے اور حقیقتہ وہ نہیں مگر ایک نور کہ رب عزوجل محض کرم اپنے بندہ کے قلب میں القا فرماتا ہے (وما یلقھا الا الذین صبروا وما یلقھا الا ذو حظ عظیم) الآیہ اور یہ دولت نہیں ملتی مگر صابروں کو اور اسے نہیں پاتا مگر بڑے نصیب والا

آپ کی ذات میں مذکورہ اوصاف کی جامعیت ہی آپ کے فتوی پر خواص و عام کے اعتماد کا سبب ہے اور فقہی جزئیات کے استحضار کا عالم یہ ہیکہ ایک بار آپ جمشید پور تشریف لے گئے جناب علیم الدین صاحب کے مکان پر رونق بار تھے کہ ایک استفتا آیا آپ نے فورا اس کا جواب ارقام فرمایا اور متعدد فقہی عبارات سے بھی مزین فرمایا اور دستخط کر کے حوالہ کر دیا جبکہ کوئی کتاب سامنے نہ تھی۔ ٭٭٭ بحوالہ حیات تاج الشریعہ صفحہ نمبر ۱۱۱، آپ کے فتاؤں میں حوالہ جات کی بہتات بھی فقہی جزئیات کے استحضار پر دال ہے

اللہ تعالیٰ نے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کو نو پید مسائل کے احکام شرعیہ کے استنباط و استخراج کا ملکۂ راسخہ عطا فرمایا اسی خداداد استعداد کی بدولت آپنے ٹیلیفون سے خبر استفاضہ کے متعلق ایسی تحقیق انیق پیش فرمائی کہ مد مقابل آج تک ساقط ہے ٹیوی اور ویڈیو میں نظر آنے والی تصویر کے تصویر ہونے پر دلائل عقلیہ و نقلیہ براہین واضحہ حجت ناطقہ کے انبار لگا کر ثبت فرمایا کہ یہ تصویر ہے لھذا اس کا حکم بھی وہی ہے جو کاغذ وغیرہ پر پرچھی تصویر کا ہے مسائل جدیدہ پر لکھی گئی آپ کی تصنیفات و تحقیقات و مقالات آج بھی اہل علم و فن سے خراج تحسین اصول کر کے آپ کی شان فقاہت کو اجاگر کر رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات جلیلہ وعظیمہ کو قبول فرمائے مگر افسوس کہ ان گوناگوں صلاحیتوں کا حامل آفتاب علم و فضل ۲۰ جولائی ۲۰۱۸ مطابق ۶ ذی قعدہ ۱۴۳۹ بروز جمعہ بوقت مغرب لب پر سوغات تکبیر لئے ہوئے ہمارے درمیان سے غروب ہو گیا اللہ تعالیٰ رشدنا الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور آپ کے فیضان کرم سے ہم غلاموں کو مالا مال فرمائے آمین

www.muftiakhtarrazakhan.com